ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
رنگین شمارہ
(دعوتِ اسلامی)
ذُوالقعدۃِ الحرام 1441ھ / جولائی 2020ء
اللّٰہ
اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ
شریعت کے عین تقاضوں
کے مطابق بال بچوں کیلئے
حسبِ ضرورت رزقِ حلال
کمانا عبادت ہے۔
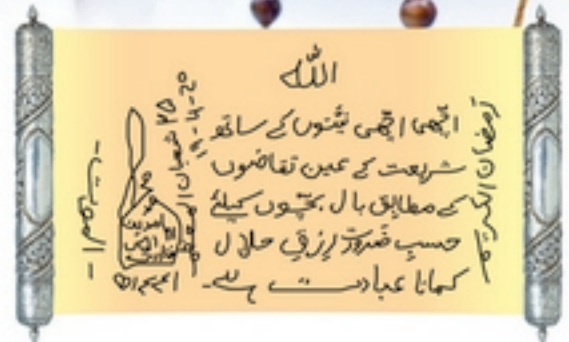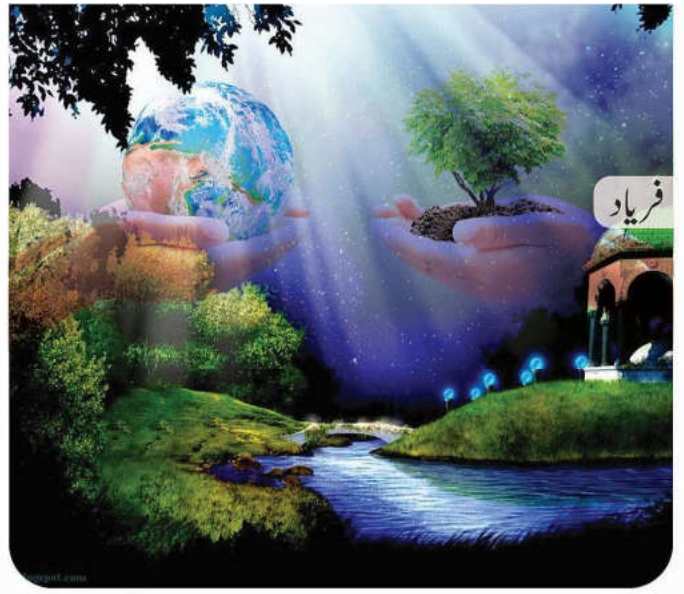
نیکی کی دعوت کے ذرائع

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

بُزرگانِ دین نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جو ذرائع اختیار فرمائے ان میں سے تین یہ ہیں: ❁ تحریر ❁ بیان اور ❁ کردار۔ 1 **تحریر:** تحریر کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی راہ کی طرف بلانے کا سلسلہ بہت پُرانا ہے۔ حضرت سیّدُنا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا آدم علیہ السّلام نے اپنی وفات سے تین سو سال قبل سب سے پہلے عربی و سُریانی زبانوں میں کتابیں لکھیں۔ پہلے انہیں گیلی مٹی پر لکھا اور پھر آگ سے پختہ کیا۔[1] حضرت سیّدُنا سلیمان علیہ السّلام نے ملکہ بلقیس کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے ایک خط لکھا جس کا ذِکْر قراٰنِ کریم میں بھی موجود ہے۔[2] صلح حُدَیبیہ کے بعد جب جنگ و جِدال کے خطرات ٹل گئے اور ہر طرف امن و سکون کی فضا پیدا ہوگئی تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے روم کے بادشاہ "قیصر" فارس کے بادشاہ "کسریٰ" حبشہ کے بادشاہ "نجاشی" مصر کے بادشاہ "عزیز" اور دوسرے سلاطینِ عرب و عجم کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط روانہ فرمائے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! عُلَمائے کرام ہر دور میں اللہ پاک کے بندوں کو اس کی طرف بلانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے تحریر کا سہارا لیتے رہے ہیں۔ مُفسّرین، مُحدّثین، فُقَہا، مجتہدین وغیرہ نے اُمّت کی راہنمائی کے لئے اس قدر کتابیں لکھیں ہیں کہ ان کا شمار بھی ممکن نہیں۔ بعض عُلَمائے کرام نے مختصر سی زندگی میں بھی اس قدر زیادہ اور ضخیم کتابیں لکھی ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ کثیر کتابیں لکھنے والے بزرگوں میں سے چند نام یہ ہیں: امام ابوالوفاء ابن عقیل نے 80 فنون پر کتابیں لکھیں جن میں سے ایک کتاب 800 جلدوں پر بھی مشتمل ہے۔ امام محمد کی تالیفات 1 ہزار کے قریب ہیں۔ امام ابنِ جریر نے اپنی زندگی میں 3 لاکھ 58 ہزار اوراق لکھے۔ امام غزالی نے 78 اصلاحی، علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں جن میں صرف یاقوت التاویل چالیس جلدوں میں ہے۔ امام ابنِ حجر مکی شافعی نے 500 سے زائد تصانیف یادگار چھوڑیں۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہزار سے زائد تصانیف فرمائیں۔ دورِ حاضر میں امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی دعوتِ اسلامی کے حوالے سے کثیر مصروفیات اور عبادات و معاملات وغیرہ کے باوجود سینکڑوں کُتب و رَسائل تحریر فرمائے ہیں۔ 2 **بیان (تقریر):** مخلوق کو خالق کی طرف بلانے کا ایک اہم ذریعہ زبان سے درس و بیان اور انفرادی کوشش کرنا بھی ہے۔ انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام ہر دور میں اللہ کے بندوں کو زبانی طور پر اللہ کی طرف بلاتے رہے یہاں تک کہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی یہی انداز اختیار فرمایا۔ جب اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خاندان کے قریبی لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کا حکم فرمایا تو حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوہِ صفا پر تشریف لے جاکر اپنے بیانِ عالیشان کے ذریعے لوگوں کو اللہ پاک کے دین کی طرف بلایا۔ اعلانِ نبوت کے بعد اپنی 23 سالہ ظاہری حیات میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زبان مبارک سے مسلسل اللہ کے بندوں کو اللہ کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھا اور آج بھی آپ

بقیہ صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

بفیضانِ نظر امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ
بفیضانِ کرم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ جولائی 2020ء
جلد: 4 شمارہ: 8

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:40 رنگین: 65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:785 12 شمارے سادہ:480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی
فون: 2660 +92 21 111 25 26 92 Ext:
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدَّظِلُّہُ العالی دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطّاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

مناجات

شرف دے حج کا مجھے میرے کبریا یارب
روانہ سُوئے مدینہ ہو قافلہ یارب

دِکھا دے ایک جھلک سبز سبز گنبد کی
بس اُن کے جلووں میں آجائے پھر قضا یارب

مِرا ہو گُنبدِ خَضْرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں
رسولِ پاک کے قدموں میں خاتمہ یارب

بوقتِ نَزْع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یارب

جواب قبر میں مُنکَر نکیر کو دوں گا
ترے کرم سے اگر حوصلہ ملا یارب

بروزِ حشر چھلکتا سا جام کوثر کا
بدستِ ساقیِ کوثر ہمیں پلا یارب

بقیعِ پاک میں عطّار دَفْن ہوجائے
برائے غوث و رضا از پئے ضِیا یارب

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص87

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

نام تیرا یانبی میرا مُفَرِّح جان ہے
تیرے نامِ پاک سے دل میرا شاد ہر آن ہے

جس گھڑی مشکل میں لیوے کوئی تیرا نامِ پاک
یارسولَ اللہ! مشکل اس کی سب آسان ہے

قُرب میں اپنے جگہ دی تیرے ربِّ پاک نے
واسطہ آدم نے چاہا، یہ تو تیری شان ہے

تُو وہ ہے اللہ خود تعریف کرتا ہے تِری
اور تِرا مَدّاح یاں دنیا میں خود قرآن ہے

جو وسیلہ تم سے چاہے اس کا بیڑا پار ہے
جو نہ جانے تم کو شافع، وہ تو بے ایمان ہے

نوح نے طوفان میں، یوسف نے ہے زِندان میں
رب سے تیرا واسطہ چاہا، یہ تیری شان ہے

واں خلیلُ اللہ نے آتش سے پائی تھی نجات
اور شفاعت کا تِری خواہاں یہاں برہان ہے

جذباتِ برہان، ص125

از خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی برہانُ الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ

مُفَرِّح: راحت پہنچانے والا۔ **شاد:** خوش۔ **مَدّاح:** تعریف کرنے والا۔ **شافع:** شفاعت کرنے والا۔ **زِندان:** قید خانہ۔ **آتش:** آگ۔ **خواہاں:** خواہش مند۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نعت شریف صرف 9 سال کی عمر میں تحریر فرمائی تھی۔

انسان اور قرآن

قسط: 01

مفتی محمد قاسم عطاری*

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً﴾ ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑ پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پھیلا دیئے۔ (پ4، النسآء:1)

آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جان یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پیدا کیا اور ان کے وجود سے ان کا جوڑا یعنی حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو پیدا کیا پھر انہی دونوں حضرات سے زمین میں نسل در نسل کثرت سے مرد و عورت کا سلسلہ جاری کیا۔

قرآنِ مجید میں انسان کی ابتدا، تخلیق کے مراحل اور انسانی نفسیات پر بہت شان دار کلام موجود ہے اور کیوں نہ ہو کہ انسان کو خدا نے بنایا اور بنانے والے سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں بیان فرمایا: ﴿اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ﴾ کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی جاننے والا، بڑا خبردار ہے۔ (پ29، الملک:14)

قرآنِ پاک میں انسان کا خدا کی بارگاہ میں مقام، اس کی خوبیاں، خامیاں، مثبت و منفی پہلو، طاقت و کمزوری نیز طاقت کے درست استعمال اور کمزوریوں سے نجات کے طریقے بڑے خوبصورت انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ قرآن میں تفکر و تدبر کرنے والے کے لئے یہ سب تفصیل بہت دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔ اس مضمون میں کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات سے معزز و مکرم بنایا، چنانچہ قرآنِ پاک میں فرمایا: ﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا﴾ ترجمہ: اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔ (پ15، بنی اسرآءیل:70) مراد یہ ہے کہ انسان کو عقل، علم، قوتِ گویائی، پاکیزہ صورت، مُعْتَدِل قد و قامت عطا کئے گئے، جانوروں سے لے کر جہازوں تک کی سواریاں عطا فرمائیں نیز اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت سنوارنے کی تدبیریں سکھائیں اور تمام چیزوں پر غلبہ عطا فرمایا، قوتِ تسخیر بخشی کہ آج انسان زمین اور اس سے نیچے یونہی ہواؤں بلکہ چاند تک رسائی اور

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

مریخ تک کی معلومات حاصل کر چکا ہے، بَحر و بَر میں انسان نے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اس کے علاوہ لاکھوں چیزیں اولادِ آدم کو عطا فرما کر اللہ تعالیٰ نے اسے عزت و تکریم سے مشرف کیا ہے اور اسے بقیہ مخلوقات سے افضل بنایا ہے حتیٰ کہ انسانوں میں افضل ترین ہستیاں یعنی انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام تمام فرشتوں سے افضل ہیں اور نیک مسلمان عام فرشتوں سے افضل ہے۔

باطنی کمالات و فضائل کے ساتھ **اللہ تعالیٰ نے انسان کو ظاہری شکل و صورت میں بھی ممتاز بنایا**، چنانچہ فرمایا: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ ترجمہ: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔ (پ30، التین:4) یعنی ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل و صورت میں پیدا کیا، اس کے اَعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مُزَیَّن کیا۔

قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ **مقصودِ کائنات انسان ہے** اور بقیہ کائنات کو خدا نے انسان کے کاموں میں لگایا ہوا ہے حتیٰ کہ زمین میں جو کچھ پیدا کیا وہ سب انسانوں ہی کی خاطر پیدا کیا گیا، چنانچہ سورۂ بقرہ میں بتایا: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا﴾ وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا (پ1، البقرۃ:29) یعنی زمین میں جو کچھ دریا، پہاڑ، کانیں، کھیتی، سمندر وغیرہ ہیں سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دنیاوی فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ **دینی فائدہ** تو یہ ہے کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر انسان اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت پہچانے اور عقل استعمال کر کے اسرارِ کائنات تک رسائی حاصل کرے جبکہ **دنیاوی فائدہ** یہ کہ دنیا کی ہزاروں چیزیں کھائے پیئے اور اربوں، کھربوں چیزیں اپنے فائدے میں استعمال کرے۔

پھر صرف زمین ہی انسان کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ قرآن کے بیان کے مطابق نظامِ کائنات کی دیگر عظیم چیزیں جیسے سورج، چاند، ہوا، پانی، دن رات، دریا، نہریں، سمندر وغیرہا بھی خدا نے انسانوں کے لئے کام میں لگائے ہوئے ہیں۔ زندگی گزارنے کے لئے جن چیزوں کی حاجت تھی یا مفید تھیں اللہ تعالیٰ نے وہ سب انسان کو مہیا فرمائیں چنانچہ فرمایا: ﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ (۳۲) وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىٕبَیْنِۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ (۳۳)﴾ ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالے اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں دیدیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور دریا تمہارے قابو میں دیدیئے اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو مسخر کر دیا۔ (پ13، ابراہیم:32، 33) الغرض انسان کو اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم اور رحمت سے اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ اگر گنتی کرنا چاہیں تو شمار نہ کر سکیں چنانچہ فرمایا: ﴿وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔

(پ14، النحل:18)

قرآن کی آیتیں اور خدا کی عطا کردہ نعمتیں بآوازِ بلند بتا رہی ہیں کہ خدا کی اِس کائنات میں انسان کا مقام و مرتبہ اور حیثیت کتنی عظیم ہے، لہٰذا صاحبِ عظمت کو چاہئے کہ عظمتوں والا طریقہ اختیار کرے اور وہ طریقہ **"ربِّ عظیم کے حضور بندگی کا"** ہے جبکہ ناشکری، سرکشی، جہالت، ظلم، تکبر، فخر و غرور، گھٹیا اخلاق و عادت انسان کے شایانِ شان نہیں بلکہ یہ اسے احسن تقویم (بہتر صورت) سے اسفل سافلین (سب سے نچلی اور کم تر حالت) میں جا گراتا ہے۔ انسانی کمزوریوں اور ان کے علاج پر اِنْ شَآءَ اللہ اگلے مضمون میں کلام کریں گے۔

رزقِ حلال کمائیے

محمد حمزہ عطاری مدنی*

اللہ پاک کے پیارے نبی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ یعنی حلال کمائی کی تلاش ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حلال روزی کمانے کی دینِ اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ قراٰنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر رزقِ حلال کھانے اور حرام سے بچنے کا حکم اور ترغیب ہے۔ اُوپر بیان کی گئی حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تلاش سے مراد جستجو کرنا اور حاصل کرنا ہے مزید یہ کہ عباداتِ فرضیہ کے بعد یہ فرض ہے کیونکہ اس پر بہت سے فرائض موقوف ہیں، خیال رہے یہ حکم سب کے لئے نہیں، صرف ان کے لئے ہے جن کا خرچ دوسروں کے ذمّہ نہ ہو بلکہ اپنے ذمّہ ہو اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو ورنہ خود مالدار پر اور چھوٹے بچّوں پر فرض نہیں، یہ بھی خیال رہے کہ بقدرِ ضرورت مَعاش کی طلب ضروری ہے، صرف اکیلے کو اپنے لائق اور بال بچّوں والے کو ان کے لائق کمانا ضروری ہے۔[2]

امام شرفُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسا فرض ہے کہ جس کی انتہا نہیں اس لئے کہ حلال کمانا پرہیز گاری اور تقویٰ کی بنیاد ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل بہت سے ایسے افراد ملتے ہیں کہ جنہیں نماز یا کسی دوسرے فرض یا نیکی کے کام کی دعوت دی جائے تو کہتے ہیں: ”بھائی! اہلِ خانہ کیلئے حلال کمانا بھی فرض ہے“ اور یوں فرض نمازیں اور بعض تو روزے تک چھوڑ دیتے ہیں۔ اس حدیثِ پاک میں حلال کمائی کو اگرچہ فرض فرمایا گیا ہے لیکن واضح رہے کہ یہ ایسا فرض نہیں کہ اس کی وجہ سے دوسرے فرائض کو چھوڑ دیا جائے، چنانچہ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ ”فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ“ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حلال کمائی طلب کرنا ایسا فرض نہیں کہ جو نماز روزہ اور حج وغیرہ کی فرضیت کے برابر ہو۔[4]

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ فرمانے سے معلوم ہوا کہ کمائی کی فرضیت نماز روزے کی فرضیت کے مثل نہیں کہ اس کا مُنکِر کافر ہو اور تارِک فاسِق (یعنی اس کا اِنکار کرنے والا کافر نہیں اور تَرک کرنے والا فاسق نہیں)۔[5]

حلال کمانے اور حلال کھانے میں مسلمان کے لئے دنیا اور آخرت کی نَجات ہے جبکہ حرام کا لقمہ دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب بن جاتا ہے۔ حرام روزی کے بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے:

1. ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اُس کی حالت ایسی ہے کہ جو دُعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہتا ہے (یعنی دُعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اُس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام پھر اُس کی دُعا کیونکر

*استاذ دورۃ الحدیث جامعۃ المدینہ اوکاڑہ

مقبول ہو! (یعنی اگر قبولِ دعا کی خواہش ہو تو کسبِ حلال اختیار کرو)[6]

2 جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صَدَقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لئے اُس میں بَرَکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے۔ اللہ پاک بُرائی سے بُرائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے بُرائی کو مٹاتا ہے، بے شک خبیث (یعنی ناپاک) کو خبیث نہیں مٹاتا۔[7]

لقمۂ حرام کی نحوست: مُکاشَفَۃُ الْقُلوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لقمۂ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرے گا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آگئی تو داخِلِ جہنم ہو گا۔[8]

اللہ کریم ہم سب کو حلال کمانے اور حرام سے کامل طور پر بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شعب الایمان، 11/175، حدیث: 8367 (2) مراٰۃ المناجیح، 4/239 ملخصاً (3) شرح طیبی، 6/26 (4) مرقاۃ المفاتیح، 6/31 (5) مراٰۃ المناجیح، 4/239 (6) مسلم، ص506، حدیث: 1015، حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص3 (7) مسند احمد، 2/34، حدیث: 3672 (8) مکاشفۃ القلوب، ص10۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رَجَبُ المُرَجّب اور شعبانُ المُعَظَّم 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دِلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا:

1 یاربِّ کریم! جو رِسالہ **"دُعا مانگنے کے 34 آداب"** کے 39 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو رِیا سے بچتے ہوئے گِڑگِڑا کر اور رو رو کر دُعائیں مانگنے کی سعادت عنایت فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت کر۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 15 ہزار 854 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 93 ہزار 737 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 22 ہزار 117)

2 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رِسالہ **"اشکوں کی برسات"** کے 36 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے خوف اور اپنے آخری پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عشق میں رونے والی آنکھیں نصیب فرما۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 14 ہزار 15 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 62 ہزار 576 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 51 ہزار 439) 3 یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ **"مُعاف فرمائیے ثواب کمائیے"** کے 18 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کے تمام گناہ معاف فرما کر جنّتُ الفِردوس میں اُس کو بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 27 ہزار 653 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 63 ہزار 429 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 64 ہزار 224) 4 یااللہ پاک! جو کوئی **"ایمان پر خاتمہ"** (رسالے) کے 38 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کا مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ خاتمہ فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 46 ہزار 299 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کو پڑھا / سُنا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 57 ہزار 57 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 89 ہزار 242)۔

کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ احادیث کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔

سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلانے کے لئے دنیا میں پھیل گئے اور مخلوق تک خالق کا پیغام پہنچایا۔ ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تابعین، تبع تابعین، علمائے ربّانیین وصالحین بھی اپنے اپنے مَنصب اور صلاحیت کے مطابق نیکی کی دعوت میں مصروف رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "دعوتِ اسلامی" بھی اسی عظیم مشن کی ایک کڑی ہے اور تادمِ تحریر دنیا کے 200 سے زائد ممالک تک اپنا پیغام پہنچا چکی ہے جس کی برکت سے لاکھوں بے عمل مسلمان تائب ہو کر سنّتوں کے عامل اور نیکی کی دعوت عام کرنے والے بن چکے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین اللہ کے بندوں کو اس کی طرف بلانے کے لئے درس و بیان کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ یاد رکھئے! اچّھا بیان کرنے کے لئے مُبلّغ چند چیزوں کا ضرور خیال رکھے۔ سب سے پہلے تو یہ کہ جہاں بیان کرنا ہے اس جگہ کے متعلق معلومات حاصل کرے کہ وہاں بیان میں لوگ کس طرح کے ہوں گے تاکہ ان کے ذہن اور مراتب کے لحاظ سے ان کے سامنے بیان کی تیاری کی جاسکے، اس علاقے اور شہر میں کون سے گناہ اور بُرے کام ہوتے ہیں تاکہ ان کے عذابات وخرابیوں کا پیشگی مُطالَعہ کیا جاسکے، نیز بیان کے لئے آسان الفاظ کا انتخاب کیا جائے۔

3 کردار: پیارے اسلامی بھائیو! تحریر اور تقریر کے ذریعے دین کی تبلیغ کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ تحریر کے ذریعے اللہ کی طرف بلانے کے لئے علمِ دین ضروری ہے، اگر غیر عالم دینی کتاب لکھنے کی کوشش کرے تو غلطی ہونے کا کثیر امکان ہے۔ زبان سے نیکی کی دعوت دینے کے لئے علم کے ساتھ ساتھ بولنے کا ڈھنگ بھی چاہئے۔ اگر غیرِ عالم درس و بیان کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ کسی مستند عالمِ دین کی کتاب سے پڑھ کر سُنا دے۔ البتہ دین کی تبلیغ کا ایک ذریعہ ایسا ہے جو تحریر اور تقریر سے آسان ہے اور وہ ہے کردار کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی کُفّارِ مکّہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلیٰ کردار کے سبب آپ کو صادق اور اَمین کہا کرتے تھے۔ بُزُرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم نے تحریر اور تقریر کے علاوہ اپنے کردار سے بھی نیکی کی دعوت عام فرمائی۔

حضرتِ سیّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک یہودی کے مکان کے قریب کرائے پر مکان لے لیا اور آپ کا حُجرہ یہودی کے دروازے سے مُتَّصِل تھا۔ یہودی نے ایک ایسا پَرنالہ بنوایا جس کے ذریعے گندگی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ڈالتا رہتا اور آپ کی نماز کی جگہ ناپاک ہوجایا کرتی۔ بہت عرصہ تک وہ یہ عمل کرتا رہا لیکن آپ نے شکایت نہیں کی۔ ایک دن اس یہودی نے خود ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: میرے پَرنالے کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پَرنالے سے جو غَلاظت گرتی ہے اس کو جھاڑو لیکر روزانہ دھوڈالتا ہوں۔ یہودی نے عرض کی: اِتنی اَذِیَّت برداشت کرنے کے بعد بھی کبھی آپ کو غُصّہ نہیں آیا؟ فرمایا: خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمۂ کنزُالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔[4] یہ آیاتِ مقدسہ سُن کر وہ یہودی بہت متأثر ہوا، اور یوں عرض گزار ہوا، یقیناً آپ کا مذہب بَہُت عُمدہ ہے کیونکہ اس میں دشمنوں کی اَذِیّتوں پر صبر کرنے کو اچّھا کہا گیا ہے۔ آج میں سچّے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔[5]

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ اللہ کے بندوں کو اس کی طرف بلانے کے لئے اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق تحریر، تقریر اور اپنے کردار کو استعمال فرمائیں اور اس مقصد میں آسانی کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملاً وابستہ ہو جائیں۔

اللہ کریم ہمیں اخلاص کے ساتھ دینِ اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) روح البیان، 10/473 (2) پ19، النمل: 28 (3) سیرتِ مصطفیٰ، ص364
(4) پ4، اٰلِ عمران: 134 (5) تذکرۃ الاولیاء، ص51۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 چھوٹے بچّے کا اذان دینا کیسا؟

سوال: کیا چھوٹے بچّے اذان دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر چھوٹے بچّے سمجھ دار ہیں اور دُرست اذان دینا بھی جانتے ہیں تو وہ اذان دے سکتے ہیں۔

(ماخوذ از در مختار، 2/73- مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

2 عِمامے کی مقدار

سوال: عِمامے کی مقدار کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی ہونی چاہئے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عِمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/186- مدنی مذاکرہ، 7 ربیع الآخر 1441ھ)

(عمامہ کے مزید احکام جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عمامہ کے فضائل" پڑھئے)

3 جس پانی میں مکھی مرجائے تو اس سے وضو کرنا کیسا؟

سوال: پانی میں مکھی یا مچھر مرا ہوا ہو تو اس پانی سے وُضو ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب: مکھی، مچھر، لال بیگ یا اس طرح کے دیگر کیڑے مکوڑے جن میں بہنے کی مقدار میں خون نہ ہو اگر پانی میں مرجائیں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ اگر کوئی اس پانی سے وضو کرے گا تو وضو ہوجائے گا، اگرچہ طبیعت میں کراہت آئے گی اور دل نہیں کرے گا اس سے وضو کرنے کا مگر اس کو ناپاک نہیں کہیں گے، البتہ گھر کے پتیلے یا کولر یا ٹنکی میں کوئی ایسا جانور جس میں بہنے کی مقدار میں خون ہوتا ہے جیسے چھپکلی یا چوہا وغیرہ مرجائے تو وہ پانی ناپاک ہوجائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

(پاکی، ناپاکی کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" پڑھئے)

4 خطبۂ نِکاح کا مسئلہ

سوال: نِکاح میں اگر خطبہ نہ پڑھیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: نِکاح میں خطبہ پڑھنا سنّت ہے، نہیں پڑھیں گے تو نکاح ہوجائے گا، البتہ سنّت ترک ہوگی۔

(مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1441ھ)

5 دوسروں سے دعا کروانا

سوال: لوگ عُموماً ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہتے ہیں تو کچھ لوگ یہ حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ

علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اے عمر! مجھے بھی دعامیں یاد رکھنا۔“ تو کیا یہ حدیث سچ ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے عمرے پر جانے کی اجازت مانگی تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اے میرے بھائی![(1)] ہمیں بھی دعامیں یاد رکھنا اور ہمیں بھول نہ جانا۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ ایک ایسی بات ارشاد فرمائی جس سے مجھے دنیا میں سب سے زیادہ خوشی ملی۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/421، حدیث:2248)

بہر حال ہم دُعا کا اُس کو کہتے ہیں جس کی شہرت ہوتی ہے کہ یہ نیک آدمی ہے، اُس کو کہنے میں بھی حرج نہیں ہے لیکن عام لوگوں کو بھی دُعا کا کہنا چاہئے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینۂ منوّرہ کے بچّوں سے فرماتے تھے کہ بچّو! دُعا کرو عمر بخشا جائے۔ (فضائلِ دُعا، ص112 ملخصاً)

(مدنی مذاکرہ، 30ربیع الاول 1441ھ)

کرتے رہو یہ حق سے دُعا میرے بھائیو!
عطّار کو دے موت نبی کے دِیار میں

(وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص275)

6 زندہ مچھلی کے ٹکڑے کرنا کیسا؟

سوال: مچھلی کو اگر زندہ حالت میں پکڑیں تو اس کو کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: کاٹ سکتے ہیں مگر رحم کی اپیل ہے کہ جب اس کو پکڑ لیں اور یہ بغیر پانی کے دَم توڑ دے تو اب اس کی کھال اُتاری جائے اور ٹکڑے وغیرہ کئے جائیں۔ بسا اوقات مچھلی زندہ تڑپ رہی ہوتی ہے اور بڑی بے دردی سے اس کی کھال اُدھیڑتے ہیں اور اس کے ٹکڑے کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 2ربیع الآخر 1441ھ)

7 کیا والدین کو قبر میں اولاد کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں؟

سوال: کیا قبر میں والدین کو اولاد کی زندگی کے بارے میں پتا چلتا ہے؟

جواب: ہر جمعہ فوت شدہ والدین کو قبر میں ان کی اولاد کے اچّھے بُرے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، نیکیاں دیکھ کر وہ خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ خوشی سے کِھل اٹھتا ہے (یعنی ان کے چہرے پر خوشی کے آثار ہوتے ہیں) جبکہ گناہ دیکھ کر رنجیدہ (یعنی غمگین) ہوتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/392، 401 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 7ربیع الآخر 1441ھ)

8 دُعائے قُنُوت بھول جائیں تو کیا کریں؟

سوال: وِتر کی نماز میں دُعائے قُنُوت بھول جائیں تو کچھ اور پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: وِتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد رکوع سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کی طرح ہاتھ اُٹھا کر اَللہُ اَکْبَر کہیں اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں۔ اس تکبیر کو تکبیرِ قُنُوت کہتے ہیں اور یہ واجب ہے اور اِس کے بعد دعائے قُنُوت پڑھنا واجب ہے۔ اگر کوئی دُعائے قُنُوت بھول جائے تو وہ یہ دُعا ”رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار“ پڑھ لے یا تین بار ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی“ پڑھ لے، یہ بھی ذہن میں نہ آئے تو تین بار یَارَبِّ، یَارَبِّ، یَارَبِّ کہہ لے واجب ادا ہو جائے گا۔

(درمختار وردالمحتار، 2/533 تا 535 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 7ربیع الآخر 1441ھ)

---

(1) حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے جو حضرت عمر کو بھائی فرمایا یہ انتہائی کرمِ کریمانہ ہے، جیسے سلطان اپنی رعایا سے کہے میں تمہارا خادِم ہوں مگر کسی مسلمان کا حق نہیں کہ حُضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بھائی کہے، رب فرماتا ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًاؕ﴾ الآیہ (ترجَمۂ کنزُالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے (پ18، النور:63)) اسی لئے کبھی صَحابۂ کرام نے حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بھائی کہہ کر نہ پکارا، روایتِ حدیث میں تمام صَحابہ یہ ہی کہتے تھے: قَالَ النَّبِی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/299، 300)

دَارُالافْتَاء اَھلِسُنَّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 چاندی کی دو انگوٹھیاں پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مرد کے لیے چاندی کی دو انگوٹھیاں پہننا کیسا ہے؟ نیز چاندی کی دو انگوٹھیاں پہننے والے شخص کو امام بنانا، اس کا نماز پڑھانا کیسا؟ اگر جائز نہیں ہے، تو اگر اس کے پیچھے نماز پڑھ لی ہو، اس کے متعلق کیا شرعی حکم ہے؟

سائل: محمد ارسلان (اورنگی ٹاؤن، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد کے لیے چاندی کی صرف ایک انگوٹھی جائز ہے، وہ بھی ایسی کہ جو ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو اور اس میں نگینہ لگا ہو۔ دو یا ایک سے زیادہ انگوٹھیاں پہننا اگرچہ تمام انگوٹھیاں چاندی کی ہوں، اگرچہ ان سب کا وزن ملا کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہو، پھر بھی جائز نہیں ہے۔ ایک سے زیادہ انگوٹھیاں پہننے والا شخص فاسقِ معلن ہے، اس کو امام بنانا ناجائز و گناہ ہے اور ایسے شخص کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے اور ساتھ توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

2 حج بدل کرنے والے کا فرض حج ادا ہو گا یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا حج بدل کرنے والے کا، فرض حج ادا ہو جاتا ہے یا جب اس میں حج کی شرائط پائی جائیں گی، پھر سے حج کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حجِ بدل کرنے والے کا اپنا فرض حج ادا نہیں ہوتا بلکہ جس کی طرف سے حجِ بدل کیا جا رہا ہو، اسی کا حج ادا ہو گا نیز یہ مسئلہ بھی یاد رکھیں کہ جس شخص پر اپنا حج فرض ہو، اسے حجِ بدل کے لئے بھیجنا مکروہِ تحریمی، ناجائز ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ وہ شخص دوسرے کی طرف سے حجِ بدل کی بجائے اپنا فرض حج ادا کرے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو حجِ بدل کے لئے بھیجا جائے جس نے اپنا فرض حج ادا کر لیا ہو جبکہ ایسے شخص کو بھیجنا جس پر ابھی حج فرض نہیں ہوا یہ بھی جائز ہے لیکن ایسے شخص کے پاس جب استطاعت و حج کی دیگر شرائط موجود ہوں گی، تو حج فرض ہو جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

مصدق

مفتی محمد قاسم عطاری

③ مقتدی کے لئے نمازِ جنازہ کی تکبیریں کہنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ کیا مقتدی کے لیے بھی نمازِ جنازہ کی تکبیریں کہنا ضروری ہیں؟ سائل: احمد رضا (صدر، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! مقتدی کے لیے بھی نمازِ جنازہ کی چاروں تکبیریں کہنا ضروری ہیں کہ یہ تکبیرات نمازِ جنازہ کا رُکن ہیں اور رُکن ادا کیے بغیر نمازِ جنازہ نہیں ہو گی۔ نیز ان میں سے ہر تکبیر رکعت کے قائم مقام ہے اور جس طرح رکعت والی نماز، رکعت چھوڑنے سے فاسِد ہو جاتی ہے، اسی طرح نمازِ جنازہ بھی تکبیر چھوڑنے سے فاسِد ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

④ قربانی کے جانور کا سینگ ٹوٹنا کب عیب شمار ہوتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک جانور خریدنے کا ارادہ ہے، مگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہے۔ اس کے مالک سے پوچھا، تو اس نے بتایا کہ ایک سینگ ٹوٹ گیا تھا، دوسرے کو بھی ہم نے شروع سے ہی نکال دیا تھا، تو کیا ایسے جانور کی قربانی ہو سکتی ہے، جبکہ جانور کے سر پر کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ہی سر پر اب کسی طرح کا کوئی زخم ہے۔ راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس جانور کی قربانی جائز ہے، سینگ کا ٹوٹنا اس وقت عیب شمار ہوتا ہے، جبکہ جڑ سمیت ٹوٹ جائے اور زخم بھی ٹھیک نہ ہوا ہو، لہٰذا اگر کسی جانور کا سینگ جڑ سمیت ٹوٹ جائے اور زخم بھر جائے، تو اب اس کی قربانی ہو سکتی ہے، کیونکہ جس عیب کی وجہ سے قربانی نہیں ہو رہی تھی، وہ عیب اب ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اس کی قربانی ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی	مفتی محمد قاسم عطاری
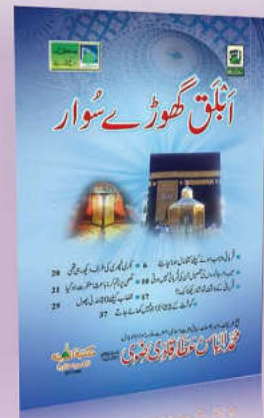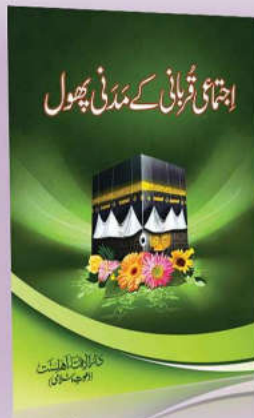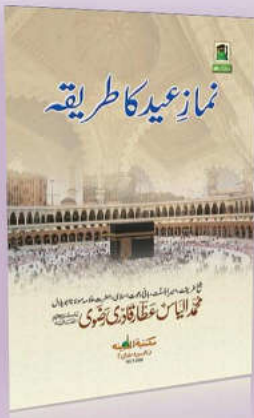
مُوازنہ
Comparison

محمد آصف عطّاری مَدَنی*

جمیل کو گھر آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کی زوجہ اُمِّ خلیل کہنے لگی: آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے، وہ یہ کہ اب ہمیں نیا اور بڑا فریج لے لینا چاہئے۔ جمیل نے پوچھا: پہلے فریج کو کیا ہوا؟ دو سال پہلے ہی تو خریدا تھا، کیا کُولنگ نہیں کر رہا؟ ”نہیں! ایسی بات نہیں ہے، بس میں چاہ رہی تھی کہ اب اس کو بدل لیں، نیا فریج کچن میں رکھا ہوا اچھا لگے گا“، اُمِّ خلیل نے جواب دیا۔ جمیل سوچ میں پڑ گیا کہ کل تک تو سب ٹھیک تھا، آج اچانک نیا فریج لینے پر اِصرار کیوں ہو رہا ہے! معاملے کی تہہ تک پہنچنے کیلئے اس نے نرمی سے پوچھا: اچھّا یہ تو بتاؤ! آج یہ خواہش ایک دَم کیسے جاگ گئی؟ اُمِّ خلیل نے بات کھولی: وہ دراصل آج میں اپنی سہیلی کے گھر گئی تھی، اس نے کل ہی ایک مشہور کمپنی کا بڑے سائز کا نیا فریج خریدا ہے، بس اسے دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے سوچا کہ ہمارا فریج بہت پرانا ہو گیا ہے اس لئے ہم بھی ویسا ہی فریج نیا خرید لیں۔ جمیل نے بیوی کو سمجھایا: دیکھو! تمہاری سہیلی نے فریج کیوں خریدا! مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، لیکن ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمیں کس قسم کے فریج کی ضرورت ہے؟ اور اللہ کا شکر ہے کہ موجودہ فریج ہماری ضرورت کے لئے کافی ہے اور ویسے بھی ہم اتنے امیر کبیر تو ہیں نہیں کہ جب چاہیں نئی چیزیں خرید لیں، بہر حال! ہمیں چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ جمیل کے سمجھانے پر بیوی خاموش تو ہو گئی لیکن اس کا مُوڈ آف دِکھائی دینے لگا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! خیالات، خواہشات اور تصورات ہماری زندگی کو آسان یا مشکل، تنگ حال یا خوشحال بنانے میں بہت اثر رکھتے ہیں کیونکہ انہی کی بنیاد پر ہم اپنی عملی زندگی (Practical life) کا راستہ مُنْتَخَب کرتے ہیں۔ اِن میں سے ایک سوچ خود کا دوسروں سے مُوازنہ (Comparison) کرنا بھی ہے کہ اس کے پاس فُلاں چیز ہے لیکن میرے پاس نہیں ہے۔ تھوڑا غور کیا جائے تو پتا چلے گا کہ ہم اکثر و بیشتر کسی نہ کسی سے اپنا موازنہ کر رہے ہوتے ہیں، وہ ہمارا دوست بھی ہو سکتا ہے اور رشتہ دار بھی! وہ ہمارے دفتر یا کاروبار کا رفیق (Colleague) بھی ہو سکتا ہے اور پڑوسی بھی! وہ ہمارا کلاس فیلو بھی ہو سکتا ہے اور ساتھی ٹیچر بھی! ہم اس کی کسی خُوبی، کامیابی، ترقی، آمدنی، سواری اور طرزِ زندگی کو دیکھ کر خود کا اس کے ساتھ لاشعوری طور پر موازنہ (Comparison) کرتے ہیں کہ جیسا اس کے پاس ہے ویسا میرے پاس ہے یا نہیں؟

* چیف ایڈیٹر
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

بات یہیں ختم نہیں ہوتی کیونکہ اگر ہمارے پاس وہ شے نہیں ہوتی تو اس کے حصول کے لئے ہم جو قدم اُٹھاتے ہیں اس کے نتیجے (Result) میں یہ مُوازنہ مُثبت (Positive) یا مَنفی (Negative) صُورت اختیار کرتا ہے۔ اس بات کو چند مثالوں سے واضح (Explain) کرتا ہوں:

مُثبت اور مَنفی موازنے کی 10 مثالیں

1 کلاس میں کسی اسٹوڈنٹ کی علمی مضبوطی اور امتحانات میں اچھی پوزیشن دیکھ کر اگر محنت کا شوق اُبھرے، خود کو بہتر طالبِ علم بنانے کا جذبہ پیدا ہو تو یہ موازنہ مثبت (Positive) ہو گا اور اگر جیلسی (جلن) محسوس ہو، آپ خود کو کمتر سمجھنے لگیں، اس کے زوال (Downfall) کی تمنا دل میں آئے تو یہ مُوازَنہ منفی (Negative) ہو گا 2 کسی کا چلتا کاروبار دیکھ کر اس کے اسباب جاننے کی کوشش کی، پھر اس کے انداز کو اپنے کاروبار کی بہتری کے لئے اپنایا تو موازنہ مثبت اور اگر اس کی راہ میں روڑے اَٹکانے کی کوشش کی، اس کے کاروبار کے تباہ (Collapse) ہونے کی خواہش کی تو یہ موازنہ منفی ہو گا 3 دوسروں کے بچّوں کے اُٹھنے بیٹھنے، بولنے چالنے، کھانے پینے کے اچّھے انداز کو دیکھ کر اپنے بچّوں کی تربیت بہتر کرنے کی کوشش کی تو یہ موازنہ مثبت اور اگر اِحساسِ کمتری (Inferiority Complex) میں مبتلا ہو گئے کہ میرے بچے ایسے کیوں نہیں ہیں یا بچّوں کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ دیکھو فلاں کے بچّے کتنے اچھے انداز سے رہتے ہیں، تم لوگ تو لگتا ہے جنگل سے آئے ہو! تو یہ موازنہ منفی ہو گا 4 کسی کے گھر، لباس، سواری کی صفائی ستھرائی دیکھ کر خود کو صاف سُتھرا رکھنے کی کوشش شروع کر دی تو یہ موازنہ مثبت ہے 5 آفس میں اپنے سینئر کی اچھی سیلری اور سہولیات دیکھ کر جونیئر تشویش میں پڑ جائے کہ میری سیلری اتنی کیوں نہیں تو یہ موازنہ منفی ہو گا 6 کسی کے گھر کا فرنیچر، پردے، فریج، قالین وغیرہ دیکھ کر اپنی مالی حیثیت (Financial Status) بُھول کر اس خواہش کے پیچھے بھاگ پڑے کہ ہم بھی ایسی ہی چیزیں لیں گے چاہے وہ چیزیں کم قیمت میں اپنے گھر میں پہلے سے موجود ہوں تو یہ موازنہ منفی ہو گا 7 عورت کا اپنی سہیلی، پڑوسن یا رشتہ دار خاتون کے پاس ہار، کنگن، انگوٹھی یا دوسری جیولری دیکھ کر اپنے باپ یا شوہر کو پریشان کرنا کہ کچھ بھی کریں مجھے بھی ایسی ہی جیولری لے کر دیں، اب وہ اپنی جان چُھڑانے کے لئے حرام کمائے، رشوت لے، چوری کرے، فراڈ کرے تو یہ موازنہ منفی ہو گا 8 کسی نے شادی پر خوب خرچہ کیا یا اپنی بیٹی کو عالیشان اور مہنگا جہیز دیا، یہ دیکھ کر ذہن بنالینا کہ ہم اس سے بڑھ کر دُھوم دھام سے شادی کریں گے یا اپنی بیٹی کو اس سے بڑھ کر جہیز دیں گے، پھر مالی حیثیت نہ ہونے کی وجہ سے اس کے لئے سُود تک پر قرض لینے کو تیار ہو جائیں، تو ایسا موازنہ منفی ہو گا 9 کسی کا حسن وجمال، گورا رنگ، خوبصورت بال، قد کاٹھ دیکھ کر اپنے آپ کا جائزہ لینا اور اس شکوے میں پڑ جانا کہ میں اس جیسا کیوں نہیں ہوں! یہ موازنہ منفی ہو گا 10 عید اور خوشی کے دیگر مواقع پر بھی خوب موازنہ ہوتا ہے، فلاں نے تین سوٹ سلائے ہیں میرے چار ہونے چاہئیں، یہ موازنہ بھی بعض صورتوں میں منفی رنگ اختیار کرتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہم غور کرتے چلیں جائیں تو ہمیں اپنی زندگی میں موازنے (Comparison) کی مُثبَت اور منفی دونوں طرح کی مثالیں مل جائیں گی۔ کسی کو غلط فہمی نہ ہو جائے، اس لئے ایک بار پھر وضاحت کر دوں کہ میں نے محض موازنہ کرنے کو بُرا نہیں کہا بلکہ اس کے اچھے یا بُرے نتیجے کے اِعتبار سے مُثبت یا مَنفی قرار دیا ہے اور اسی بات کو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

مُوازنہ کے حوالے سے 8 اہم باتیں

1 مثبت مُوازنہ اُمّید دلاتا، محنت و کوشش پر اُبھارتا اور ترقی کی منزل تک پہنچاتا ہے، منفی موازنہ پریشان کرتا ہے اور طرح طرح کی مشکلات میں ڈال سکتا ہے 2 فرنیچر، زیور،

موبائل، بائیک، کار وغیرہ کوئی بھی چیز صرف اس لئے نہ خریدیں کہ فلاں کے پاس ہے اس لئے میں بھی خریدوں گا، اگر کسی کی رِیس کی اور اس جیسی چیزیں خریدنے میں کامیاب ہو بھی گئے تو کل کسی اور کی چیزیں پسند آجائیں گی پھر اس جیسی خریدنے کو دل چاہے گا، اگر سکھی رہنا چاہتے ہیں تو خریداری کا فیصلہ صرف اور صرف اپنی ضرورت اور سہولت کو سامنے رکھ کر کیجئے 3 حسن وجمال، رنگ رُوپ، قد کاٹھ اور مضبوط جسم وغیرہ اللہ کی عطا ہوتی ہے ان چیزوں میں اگر ذہن موازنے کی طرف جائے کہ میں اس جیسا حسین اور لمبا چوڑا کیوں نہیں تو اپنی سوچ کا سفر روک دیں کیونکہ یہ مالکِ کائنات کی تقسیم ہے جس کو جتنا چاہے دے! 4 دوسروں کے پاس عمدہ چیزیں دیکھ کر موازنہ کریں گے تو اپنی چیزیں بے وقعت (Worthless) لگنے لگیں گی، اس کے ساتھ ساتھ ناشُکری، اِحساسِ کمتری اور حَسَد جیسی بیماریاں آپ کو لگ سکتی ہیں اور اگر تکبّر سے بچتے ہوئے اپنے سے نچلے لوگوں سے اپنا تقابُل و مُوازنہ کریں گے تو شُکر کے کلمات آپ کی زبان پر جاری ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ 5 کسی کی غیر معمولی صلاحیتیں (Unusual Skills) مثلاً حاضِر جوابی دیکھ کر پریشان نہ ہوں کہ میں اس جیسا حاضِر جواب کیوں نہیں! بلکہ اپنے اندر تلاشیں کہ اللہ نے آپ کو بھی کسی نہ کسی غیر معمولی صلاحیت سے نوازا ہوگا مثلاً ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس دوسروں سے بڑھ کر قوتِ ارادی (Will Power) ہو! کیونکہ یہ اللہ پاک کی عطائیں ہیں کہ کسی شخص کو ایک خُوبی زیادہ دیتا ہے تو دوسرے کو دوسری خوبی زیادہ دے دیتا ہے مثلاً کسی کے پاس ذہانت تو ہوتی ہے لیکن محنت مزدوری کرنے والا مضبوط جسم نہیں ہوتا اور کسی کا جسم مضبوط ہوتا ہے لیکن وہ ذہین نہیں ہوتا۔ شیر اور شارک مچھلی دونوں بہترین شکاری ہیں لیکن ایک صرف جنگل میں ہی شکار کر سکتا ہے اور دوسرا صرف سمندر میں، اسی طرح ٹماٹر اور گلاب دونوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے لیکن گلاب کو سالن میں نہیں ڈالا جاتا اور ٹماٹروں کا گلدستہ بنا کر اسے میز پر نہیں سجایا جاتا، الغرض ہر ایک کی اپنی فیلڈ ہوتی ہے اس لئے خوامخواہ کے مُوازنے کرکے اپنا وقت اور صلاحیتیں ضائع نہ کیجئے 6 کسی کی ترقی و خوشحالی دیکھ کر خود کو کمتر سمجھنے کے بجائے یہ غور کیجئے کہ اس کی ترقی و خوشحالی کے پیچھے دس بیس سالوں کی مسلسل کوشش ہوگی جس کے بعد وہ اس مقام تک پہنچا ہوگا۔ (حکایت) ایک نوجوان کسی کامیاب بزنس مین کے پاس ملنے پہنچا اور کہا کہ میں بھی آپ جیسا کامیاب بزنس مین بننا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس زیادہ سرمایہ نہیں ہے، بزنس مین نے کھڑکی سے پردہ ہٹایا اور نوجوان کو دس فلور نیچے فٹ پاتھ پر بیٹھا پندرہ سولہ سال کا ایک نوجوان دکھایا جو ٹرے میں پیسٹریاں بیچ رہا تھا، پھر بولا: میں نے پندرہ سال پہلے وہیں سے اپنا سفر شروع کیا تھا اگر آپ میں ہمت ہے تو کل سے ہی کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کردیں، قسمت نے ساتھ دیا تو آپ کا جذبہ آپ کو ترقی دلوائے گا اور آپ بھی اس مقام تک پہنچ سکتے ہیں جہاں آج میں کھڑا ہوں 7 اللہ جسے عزّت دے اسے ہمیں بھی عزت دینی چاہئے، صرف اس لئے کسی کو بے عزت (Defame) کرنے کی کوشش کرنا کہ میری عزت اس جیسی کیوں نہیں ہوتی! بہت ہی بُری بات ہے 8 ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی، کسی کا عالیشان رہن سہن (Luxurious living) دیکھ کر اپنے اندازِ زندگی کو حقیر نہ سمجھیں کیونکہ ممکن ہے کہ یہ چمک دمک قرض لے کر بڑھائی گئی ہو اور بظاہر خوشحال نظر آنے والا وہ شخص قرض کی ٹینشن سے شدید تنگ ہو۔

الختصر! پہلے تو ہمیں موازنے کی کثرت سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر مُوازنہ کریں بھی تو مثبت سوچ کے ساتھ کریں تاکہ اس کے نتیجے میں ہماری زندگی بہتر ہو نا کہ بدتر! اللہ کریم ہمیں عافیت، سلامتی اور بے حساب بخشش سے نوازے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حُروفِ مُقَطَّعات

شاہ زیب عطّاری مدنی*

قراٰنِ حکیم میں 114 سورتیں ہیں، جن میں سے 29 سورتوں کی شروعات مختلف مُفرد حُروف اور کلمات سے ہوتی ہے جیسا کہ الٓمّٓ، یٰسٓ، طٰهٰ، نٓ وغیرہ، ان کو حُروفِ مُقَطَّعات کہتے ہیں۔ **حُروفِ مُقَطَّعات کی اقسام:** حروف مقطعات پانچ طرح کے ہیں: **ایک حرفی:** یہ تین سورتوں میں ہیں، جیسا کہ نٓ، قٓ اور صٓ۔ **دو حرفی:** یہ نو سورتوں میں ہیں جیسا کہ حٰمٓ، یٰسٓ، طٰهٰ، طٰسٓ وغیرہ۔ **تین حرفی:** یہ تیرہ سورتوں میں ہیں جیسا کہ الٓمّٓ، طٰسٓمّٓ، الٓرٰ، عٓسٓقٓ وغیرہ۔ **چار حرفی:** یہ دو سورتوں میں ہیں جیسا کہ الٓمّٓرٰ، الٓمّٓصٓ۔ **پانچ حرفی:** یہ بھی دو سورتوں میں ہیں جیسا کہ كٓهٰیٰعٓصٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ۔[1] **ان حروف کا معنٰی:** حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کلمات کے معنٰی تک دماغوں کی رسائی نہیں اور ان کے معنٰی سمجھ ہی نہیں آتے ہیں۔[2] علّامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غالب گمان یہ ہے کہ حروف مقطعات پوشیدہ علم اور راز ہیں، جن سے علما ناواقف ہیں۔[3] اسی وجہ سے حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر کتاب کے راز ہوتے ہیں اور قراٰن مجید کے راز سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف ہیں۔[4] **ان کے بارے میں عقیدہ:** چونکہ یہ حروف و آیات، قراٰنِ مجید کی آیاتِ مُتَشَابِهَات سے تعلّق رکھتی ہیں تو جو عقیدہ اُن کے بارے میں ہے وہی اِن کے بارے میں ہے، چنانچہ آیاتِ مُتَشَابِهَات میں اہلِ سنّت کے دو موقف ہیں: 1 **تَفْوِیض:** یعنی کہ ہم ان کے معنی کچھ نہیں جانتے، اللہ پاک اور رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں، جو معنٰی اللہ پاک کی مراد ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔ 2 **تاوِیل:** کہ ایسی آیات کو حسبِ مُحاورہ معنی جائز پر حمل کریں یعنی ان آیات کے ایسے احتمالی معنٰی بیان کئے جائیں گے جو صاف ہوں، آیات مُحْکَمات کے مخالف نہ ہوں اور مُحاوراتِ عَرَب کے مطابق ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ اپنے نکالے ہوئے معنی پر یقین نہیں کرسکتے کہ اللہ پاک کی یہی مراد ہے۔ یہ مسلک خلف کا ہے۔ یعنی کہ ان آیات کا ایسا معنٰی بیان کیا جائے گا جو بالکل واضح ہو، دوسری آیات کے مخالف نہ ہو اور عربی زبان کے مُحاوروں کے مطابق ہو۔ یہ ضرور ہے کہ اپنے نکالے ہوئے معنٰی پر یقین نہیں کرسکتے کہ اللہ پاک کی یہی مراد ہے۔[5] ان آیات کی تاویلات میں بیس سے زائد قول مروی ہیں۔[6] **دو فائدے:** 1 حروف مقطعات میں تکرار (Repetition) ختم کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ عَرَبی زبان کے حروفِ تہجی (Alphabets) کے نِصف یعنی آدھے پر مشتمل ہیں بلکہ یہی نہیں حروف کے اندر علمِ تجوید کے اعتبار سے جو مختلف صفات پائی جاتی ہیں مہموسہ، مجہورہ، شدیدہ، رِخْوہ، مُسْتَعْلِیہ، مُنْخَفِضہ وغیرہ ان صفات کے حروف میں سے بھی حروف مقطعات نصف پر مشتمل ہیں۔[7] 2 چونکہ ان آیات میں عرب دانوں کو چیلنج اور عاجز کرنے والا معنٰی بھی ہے اس لئے جن 29 سورتوں میں حروف مقطعات آئے ہیں ان میں سے 26 سورتیں مکی ہیں کہ کفارِ مکہ کو اپنی عربی پر بڑا غرور تھا اب انہی کی زبان، انہی کے حروف میں کلامِ مجید کو نازل کیا گیا ہے اور چیلنج کیا گیا کہ اگر یہ کسی مخلوق کا کلام ہے تو پھر ایسا کلام بنا کر دکھائیں لیکن وہ ہرگز نہیں بنا سکتے۔[8] **پیارے طلبہ!** علومِ قراٰن کی بہت سی ابحاث درسیات پڑھتے وقت حسب مقام مختصر اور طویل صورت میں سامنے آتی ہیں۔ ایسی ابحاث کو تفصیل سے سمجھنے کیلئے اس کے متعلق دیگر کتب و رسائل کو پڑھنا بہت مفید ہوا کرتا ہے، کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں، مختلف طریقوں سے سمجھنے اور غور کرنے کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

---

(1) بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ:1، 1/ 88، البرہان فی علوم القراٰن، 1/ 216 (2) علم القراٰن، ص 26 ماخوذاً (3) روح المعانی، البقرۃ، تحت الآیۃ:1، 1/ 136 (4) البرہان فی علوم القراٰن، 1/ 222
(5) فتاویٰ رضویہ، 14/ 619، 620، 29/ 123، 124 (6) البرہان فی علوم القراٰن، 1/ 222 (7) الاتقان فی علوم القراٰن، 1/ 665 (8) سابقہ حوالہ۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

امام صاحب اور درس و بیان (قسط:02)

راشد علی عطاری مَدَنی*

گزشتہ سے پیوستہ

❁ امام صاحب کو چاہئے کہ جمعہ کے علاوہ بھی موقع بموقع درس و بیان کا سلسلہ جاری رکھیں بالخصوص طہارت، نماز اور مہینوں کے اعتبار سے معلومات و عقائد کے حوالے سے درس دیتے رہنا چاہئے، کبھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو بعدِ سلام وجہ اور مسئلہ آسان انداز میں سمجھا کر بیان کر دینا چاہئے نیز جس وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوا اس موقع پر لقمہ دینا ہے یا نہیں؟ یہ بھی سمجھا دینا چاہئے۔ ربیعُ الاول میں سیرت و شانِ مصطفےٰ کا بیان، ربیعُ الآخر میں حُضور غوثِ اعظم اور دیگر اولیا کا ذِکْر، رَمَضان میں روزوں کے مسائل، عیدین کے قریب عید کے مسائل الغرض جیسے دن چل رہے ہوں ویسے ہی موضوعات پر درس و بیان کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔

❁ امامت جیسے عظیم و اہم منصب میں علم و معلومات کی فراوانی بہت ضروری و مفید ہے، نماز کے فرائض، واجبات، سنتوں، مکروہات اور مُفْسِدات کے ساتھ ساتھ طہارت، اخلاقیات، سیرت، ذکرِ اسلاف، قراٰن و حدیث اور بقدرِ ضرورت فقہی مسائل کی معلومات منصبِ امامت کا تقاضا ہیں۔ جیسا کہ سجدۂ سہو کب کب واجب ہوتا ہے؟ لقمہ کے اہم مسائل، نماز کن کن صورتوں میں ٹوٹ جاتی ہے؟ اس لئے امام صاحبان کو چاہئے کہ کتب بینی و مطالعہ کو اپنی عادت اور روزمرہ کی مصروفیات کا لازمی حصہ بنائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کتب کے ساتھ ساتھ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مختلف عنوانات کو ایک ہی جگہ پڑھنے کا بہترین ذریعہ ہے، اس میں ہر ماہ 40 سے زائد اہم علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مضامین شامل ہوتے ہیں، جن میں تفسیر، حدیث کی شرح، عقائد، فتاویٰ جات، تجارت و لین دین کے جدید مسائل، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت، صحابۂ کرام اور بُزرُگانِ دین کی سیرت و تعارف، صالحات کا تعارف، بچّوں کی تربیت کے مضامین، خواتین کے لئے بہت ہی مفید مضامین کے ساتھ ساتھ دیگر مضامین شامل ہوتے ہیں۔

❁ پیارے امام صاحبان! ہمیشہ یاد رکھئے کہ مقتدی بڑی امید سے امام صاحب سے سوال پوچھتے ہیں، آپ کو چاہئے کہ لوگوں

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کے سوالات کا مناسب انداز میں جواب دیں، نہ تو خود پر یہ لازم کریں کہ ہر ہر سوال کا جواب دینا ہی دینا ہے اور نہ ہی ہر سوال کے جواب میں ”لَا اَدْرِی یعنی میں نہیں جانتا“ کہنے کو اپنا وظیفہ بنالیں، جو معلوم ہو اس کا مناسب جواب دیں اور جو نہ پتا ہو اس کے بارے میں سیکھیں، معلوم کریں، مطالعہ کریں اور اگلے وقت میں جواب دے دیں، یہ انداز جہاں امام صاحب کے علم میں اضافہ کا سبب بنے گا وہیں اندازے سے جواب دینے سے بچائے گا اور لوگوں کی نظر میں عزّت بڑھائے گا۔ ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب امام صاحب ہر بات پر ”معلوم نہیں، میں نہیں جانتا، پتا نہیں“ جیسے الفاظ کہتے ہیں تو لوگوں کی امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں، ہوسکے تو کبھی بھی کسی کو اندھیرے میں نہ چھوڑیں کوئی نہ کوئی مناسب جواب اور راستہ بتادیں، اسے ایک مثال سے سمجھئے: کسی نے امام صاحب سے پوچھا کہ ”کاتبینِ وحی (وحی لکھنے والوں) کی تعداد کتنی ہے اور نام کیا کیا ہیں؟“ اس سوال کے جواب چار طرح ہوسکتے ہیں: (1) معلوم نہیں (2) تفصیل تو یاد نہیں البتہ آپ سیرت کی کتاب مدارج النبوۃ مترجم یا سیرتِ مصطفیٰ میں دیکھ لیں اس میں لکھے ہوئے ہیں (3) ابھی یاد نہیں کتاب سے دیکھ کر شام میں یا کل بتاتا ہوں (4) مکمل تفصیل بتادی جائے۔ چوتھا جواب اگرچہ احسن ہے لیکن مشکل ہے، جبکہ دوسرا اور تیسرا جواب بہت مناسب ہے، کم از کم ہر امام کو اس انداز پر تو لازمی ہونا چاہئے۔

❁ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی مخالف پر اعتراض کرنے، اپنے موقف کی تائید لینے یا اپنا کوئی مذموم مقصد پورا کرنے کے لئے امام صاحب سے گھما پھرا کر سوال کرتے ہیں، امام صاحب کو اس حوالے سے بیدار مغز ہونا چاہئے کہ علاقے یا ملک میں چلنے والے اختلافات وغیرہ سے کچھ نا کچھ آگاہ رہیں تاکہ رائے کے اظہار میں محتاط رہ سکیں۔ سیاسی شخصیات کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جواب دینے سے پرہیز کریں، ایک نمازی کسی دوسرے نمازی کے بارے میں اعتراضانہ بات کرے تو ہاں میں ہاں نہ ملائیں، سابقہ امام یا کمیٹی کے بارے میں یا موجودہ کمیٹی کے بارے میں کسی بھی اعتراض یا چال کا حصہ نہ بنیں، کوئی اعتراض کرے تو جِھڑکنے کے بجائے پیار سے جواب دیں، بے جا اعتراض ہو تو مناسب انداز سے بات کو ٹال دیں۔ مؤذن، خادم اور مسجد کے دیگر عملے کے بارے میں بھی کسی اختلاف کا حصہ نہ بنیں۔

❁ کبھی کوئی کسی سنی عالم یا سابقہ امام یا کسی مفتی وغیرہ کا نام لے کر کوئی مسئلہ بیان کرے اور وہ مسئلہ غلط ہو تو بجائے کسی پر بھی اعتراض کرنے کے صرف درست مسئلہ بتادیں اور پوچھنے والے کو یہی کہیں کہ آپ کو سننے میں خطا ہوئی ہوگی، مسئلہ یوں نہیں یوں ہے، کسی سنی مفتی، عالم یا سابقہ امام صاحب پر اعتراضات و تنقید کا حصہ نہ بنیں۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

اِختیاراتِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطاری مَدَنی*

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کی عطا سے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہیں "فرض و واجب" یا "ناجائز و حرام" فرمادیں اور کسی عام حکم میں سے جس کو چاہیں مُستثنٰی (الگ، Exempt) فرمادیں۔ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیات (Particularities) میں سے یہ ایک عظیمُ الشّان خصوصیت ہے جسے بڑے بڑے عُلَماء، فُقَہاء، مُفسّرین، مُحدّثین اور مجتہدین نے بیان فرمایا ہے۔ امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ائمۂ مُحَقِّقِین تصریح فرماتے ہیں کہ احکامِ شریعت حضور سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو سپرد ہیں۔ جو بات چاہیں واجب کردیں، جو چاہیں ناجائز فرمادیں، جس چیز یا جس شخص کو جس حکم وغیرہ سے چاہیں مُسْتَثْنٰی (یعنی الگ) فرمادیں۔[1]

اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس خصوصی اختیار (Special Authority) کی کچھ تفصیل مُلاحَظہ فرمائیے:

حلال یا حرام کرنے کا اختیار: قراٰنِ کریم کی کئی آیات اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس چیز کو چاہیں حلال یا حرام، فرض یا واجب فرمادیں۔ بطورِ دلیل ایک ایک آیت اور حدیث مُلاحظہ فرمائیے:

اللہ کریم نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 2 صفات یہ بیان فرمائی ہیں: ﴿وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور ان کیلئے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔[2]

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنِّی حَرَّمْتُ کُلَّ مُسْکِرٍ یعنی بے شک نشہ لانے والی ہر چیز میں نے حرام کردی ہے۔[3]

عام حکم میں سے کسی کو خاص کردینا: اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ کسی عام حکم میں سے جس کو چاہیں الگ کردیں۔ احادیث میں موجود کثیر مثالوں میں سے 6 ملاحظہ فرمائیں:

1 **نماز کا عام حکم:** فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ اللهَ قَدْ اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ یعنی بے شک اللہ پاک نے اپنے بندوں پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔[4]

تین نمازیں معاف فرمادیں: رب کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک صاحب اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف 2 ہی نمازیں پڑھیں گے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کی اس شرط کو قبول فرمالیا۔[5]

2 **گواہی کا عام حکم:** اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَاسْتَشْهِدُوْا

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالو۔[6]

ایک کی گواہی دو کے برابر قرار دے دی: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذُوالشَّہادَتَیْن حضرت سیدنا خُزَیمہ بن ثابت اَنصاری رضی اللہ عنہ کی اکیلے کی گواہی ہمیشہ کے لئے دو مَردوں کی گواہی کے برابر قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهٗ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهٗ یعنی خُزیمہ جس کے حق میں یا جس کے خلاف گواہی دیں تو ایک ان ہی کی گواہی کافی ہے۔[7]

3 **ریشم کا عام حکم:** رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے سیدھے ہاتھ میں ریشم اور اُلٹے ہاتھ میں سونا لے کر ارشاد فرمایا: اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ یعنی بے شک یہ دونوں چیزیں میری اُمّت کے مَردوں پر حرام ہیں۔[8]

ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت: حضرت سیّدنا زبیر بن عوام اور حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے بدن میں خُشک خارش تھی۔ سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دے دی۔[9]

4 **سونے کا عام حکم:** حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔[10]

سونے کی انگوٹھی پہنادی: حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ لوگوں کے اعتراض کرنے پر انہوں نے بیان کیا: ہم رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے۔ آخر میں جب صرف یہ انگوٹھی باقی رہ گئی تو نظر مبارک اٹھاکر حاضرین کو مُلاحظہ فرمایا اور نگاہیں جھکالیں، دوسری بار بھی نظریں اٹھاکر دیکھا اور نگاہ نیچی کرلی، تیسری بار پھر نظرِ رحمت ڈالی اور فرمایا: اے براء! میں قریب حاضر ہوکر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے بیٹھ گیا۔ انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی اور ارشاد فرمایا: اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ یعنی اللہ و رسول تمہیں جو پہناتے ہیں اسے پہن لو۔[11]

5 **عدت کا عام حکم:** (شوہر کی) موت کی عِدّت دس دن چار مہینے ہے۔[12] اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔[13]

تین دن کی عدّت: حضرت اسماء بنتِ عمَیس رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: تَسَلَّبِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا شِئْتِ یعنی تین دن تک بناؤ سنگھار سے الگ رہو، پھر جو چاہو کرو۔[14] یہاں حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو اس حکمِ عام سے اِستِثْناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔[15]

6 **جنابت کا عام حکم:** (جُنبی یعنی) جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا حرام ہے۔[16]

رُخصت: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّجْنَبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرَكَ یعنی اے علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں داخل ہو۔[17]

تُو نائبِ خدا ہے محبوبِ کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا[18]

---

(1) زرقانی علی المواھب، 7/346، فتاویٰ رضویہ، 30/518 (2) پ9، الاعراف: 157 (3) نسائی، ص886، حدیث: 5614 (4) بخاری، 1/471، حدیث: 1395 (5) مسند احمد، 7/283، حدیث: 20309 (6) پ3، البقرۃ: 282 (7) معجم کبیر، 4/87، حدیث: 3730 (8) ابوداؤد، 4/71، حدیث: 4057 (9) بخاری، 4/61، حدیث: 5839 (10) المجالسۃ وجواہر العلم، 3/283، حدیث: 3639 (11) مسند احمد، 6/427، حدیث: 18625 (12) بہارِ شریعت، 2/237 (13) پ2، البقرۃ: 234 (14) جامع الاحادیث، 4/89، حدیث: 10362 (15) فتاویٰ رضویہ، 30/529 (16) بہار شریعت، 1/326 (17) ترمذی، 5/408، حدیث: 3748 (18) قبالۂ بخشش، ص23۔

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors
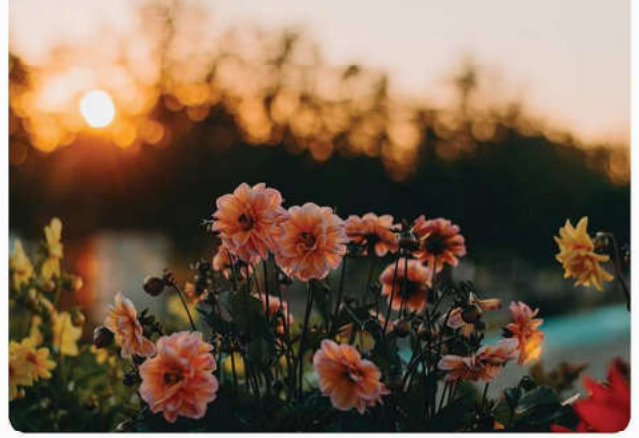
باتوں سے خوشبو آئے

نیک بندوں کی بُرائی کرنا

کسی شخص کے بُرا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ خود نیک نہ ہو لیکن نیک بندوں کی بُرائی کرتا پھرے۔

(اِرشادِ حضرت سیّدُنا مالِک بن دِینار رحمۃ اللہ علیہ)

(شعب الایمان، 5/316، رقم:6780)

دل کی سختی کی نشانی

دل کی سختی کی نشانی یہ ہے کہ سمجھانے کا فائدہ نہ ہو، نصیحت اثر نہ کرے اور نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی بَرَکت بھی ظاہر نہ ہو۔

(اِرشادِ حضرت سیّدُنا ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ)

(حسن التنبہ، 2/18)

نیک بندوں سے محبت کی بَرَکت

جو نیک بندوں سے مَحبت کرتا ہے وہ ان کی برکتیں ضرور پاتا ہے۔ ایک کتے (Dog) نے نیک بندوں یعنی اَصحابِ کَہف سے محبت کی اور ان کے ساتھ رہا تو اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اَصحابِ کَہف کے ساتھ ان کے کتے کا ذِکر بھی فرما دیا۔

(اِرشادِ حضرت سیّدُنا ابو الفضل جوہری رحمۃ اللہ علیہ)

(حسن التنبہ، 3/31)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عاق کرنے کی شرعی حیثیت

بے علموں کے ذہن میں یہ ہے کہ جس طرح عورت کا علاقۂ زوجیت قطع (یعنی بیوی ہونے کا رشتہ ختم) کرنے کے لئے شرعِ مُطَھَّر نے طلاق رکھی ہے کہ اس کا اختیار (Authority) بدستِ شوہر ہے اور اس کے لئے کچھ الفاظ ہیں کہ جب شوہر سے صادِر ہوں طلاق واقع ہو، یوں ہی اولاد کا علاقۂ ولدیت قطع (یعنی اولاد ہونے کا رشتہ ختم) کرنے کے لئے عاق کرنا بھی کوئی شرعی چیز ہے جس کا اختیار بدستِ والدین ہے اور اس کیلئے بھی کچھ الفاظ مُقرّر ہیں کہ والدین ان کا استعمال کریں تو اولاد عاق ہو کر ترکہ سے محروم ہوجائے۔ مگر یہ محض تراشیدہ (یعنی گھڑے ہوئے) خیال ہیں جس کی اَصْل شرعِ مُطَھَّر میں اصلاً (یعنی بالکل) نہیں، نہ علاقۂ ولدیت وہ چیز ہے کہ کسی کے قطع کئے منقطع ہوسکے، مگر مَعَاذَ اللہ بحالتِ اِرْتِداد (یعنی صرف دینِ اسلام سے نکل جانے کی صورت میں اولاد اور والدین کا رشتہ ختم ہو سکتا ہے) وَالْعِیَاذُ بِاللہ تَعَالٰی۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/85)

حرام کے مختلف درجات

حرام حرام میں فرق ہوتا ہے۔ بھنگ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بد تَر (Worst) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/606)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

بچّوں کی فطرت

اے عاشقانِ رسول! بچّوں میں یہ فِطری (یعنی قدرتی Natural) بات ہوتی ہے کہ وہ بڑوں کی نَقّالی (یعنی انہیں Copy) کرتے ہیں، اگر گھر میں نَمازوں کا ماحول ہوگا تو بچّے بھی نَمازوں کی نَقّالی کریں گے اور اگر (مَعَاذَ اللہ) گانے باجے یا ڈانس کا ماحول ہو گا تو بچّے بھی ڈانس کریں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 19 صفر المظفر 1441ھ)

نیک اعمال پر اِسْتِقامت پانے کا نسخہ

نیک اعمال پر اِسْتِقامت پانے کے لئے اِبتداءً نفس کو جَبْراً نیکیوں کی طرف گامزن کرنا پڑتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 29 جمادی الاخریٰ 1436ھ)

بندروں کا تاجر

ابو رجب عطّاری مَدَنی*

ایک پہاڑی گاؤں کے اِرد گرد بہت زیادہ بندر (Monkeys) رہتے تھے۔ جانوروں کا ایک تاجِر (Trader) وہاں پہنچا اور اعلان کروادیا کہ وہ گاؤں والوں سے ایک بندر 100 روپے میں خریدے گا۔ دیہاتی اس آفر پر بہت خوش ہوئے اور دھڑا دھڑ بندر پکڑنا شروع کردیئے۔ اس تاجر نے کچھ ہی دنوں میں سو سو روپے میں 1000 بندر خرید لئے۔ اب وہاں بندروں کی تعداد بہت کم رہ گئی، وہی باقی بچے تھے جنہیں پکڑنا بہت مشکل تھا۔ اب تاجر نے اعلان کیا کہ اب وہ ایک بندر 200 روپے میں خریدے گا۔ دیہاتیوں میں نیا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے ایک مرتبہ پھر بھاگ دوڑ کرکے بندر پکڑنا شروع کئے اور مزید 120 بندر تاجر کے حوالے کردیئے۔ اب کبھی کبھار ہی کوئی بندر آس پاس دکھائی دیتا تھا۔ تاجر کے پنجرے میں تقریباً 1120 جمع ہوچکے تھے۔ ایک دن تاجر نے اعلان کیا کہ وہ کسی کام سے باہر جارہا ہے اور اپنے ملازم کو وہیں بندروں کی رکھوالی کے لئے چھوڑ رہا ہے۔ پانچ دن بعد واپسی پر فی بندر 500 میں خریدے گا۔ اب تو جو بندر انسانی آنکھ سے دکھائی دے جاتا، لوگ مل کر اسے پکڑ لیتے لیکن دو دن گزر گئے صرف 9 بندر ہی پکڑے جاسکے۔ اب ملازم نے لوگوں کو آفر کی اس بڑے پنجرے (Cage) میں سوا گیارہ سو کے قریب بندر ہیں، میں ایسا کرتا ہوں کہ 350 روپے فی بندر کے حساب سے یہ سارے بندر تمہیں بیچ دیتا ہوں جب میرا سیٹھ آئے تو تم اسے یہ بندر 500 کے حساب سے بیچ دینا۔ دیہاتی بہت خوش ہوئے، انہوں نے اپنی ساری جمع پونجی خرچ کرکے تمام بندر خرید لئے اور تاجر کا انتظار کرنے لگے۔ پانچواں کیا! چھٹا دن بھی گزر گیا، تاجر نہیں آیا وہ بھاگم بھاگ گاؤں کے باہر بندروں کے پنجروں کے پاس پہنچے تو اس کا ملازم بھی غائب ہوچکا تھا۔ اب ان کی سمجھ میں آیا کہ انہیں لالچ میں پھنسا کر کس طرح لُوٹا گیا ہے لیکن پچھتاوے سے کچھ حاصل نہ تھا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! یہ اسٹوری فرضی (Fictitious) سہی، اس میں شامل دیہاتی بھی آپ کو دنیا کے احمق ترین انسان دکھائی دیں گے لیکن فراڈ کی جو خبریں ہمیں آئے دن سننے کو ملتی ہیں ان میں بھی حماقت و بے وقوفی کی کچھ ایسی ہی داستانیں ہوتی ہیں کہ جس کے ساتھ فراڈ ہوتا ہے اسے ”راتوں رات امیر ہونے“ کا لالچ دیا گیا ہوتا ہے، سرمایہ چند دنوں میں ”چار

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

گُنا" کرنے کی پٹی پڑھائی جاتی ہے، "لاکھوں کی زمین کوڑیوں کے مول" بیچ دی جاتی ہے، پچاس ہزار کی موٹر سائیکل صرف "پانچ ہزار ایڈوانس" کے بدلے دینے کا جھانسا دیا جاتا پھر اسکیم والے ہزاروں لوگوں کا ایڈوانس لے کر رَفُو چکر ہوجاتے ہیں، کسی قرعہ اندازی میں "لاکھوں کا انعام" نکلنے کی خبر دے کر ہزاروں روپے بٹور لئے جاتے ہیں، ایسی پارٹنر شپ کی آفر کی جاتی ہے کہ 10 مہینے میں رقم "بیس گُنا" بڑھ جانے کا آسرا دیا جاتا ہے۔ اگر ہم سمجھ داری سے اپنے دور میں سامنے آنے والے فراڈ کے نِت نئے طریقوں پر غور کریں گے تو ہمیں اس جال میں پھنسنے والے لوگ "بندر بیچنے والے دیہاتیوں" سے مختلف دکھائی نہیں دیں گے۔ اب رہا سوال یہ کہ طرح طرح کے فراڈ سے بچا کیسے جائے؟ تو گزارش ہے کہ فراڈی شخص شکار کرنے کے لئے حِرص و لالچ کا جال استعمال کرتا ہے اگر ہم کسی قسم کی خلافِ عقل کاروباری آفر سننے کے بعد عقل کے مطابق فیصلہ کریں تو محفوظ رہ سکتے ہیں اور اگر لالچ کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر فیصلہ کیا تو ہمارا حال بھی ان دیہاتیوں سے مختلف نہ ہوگا۔

اللہ پاک ہمیں فراڈ کا شکار ہونے سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حُسنِ ظن رکھئے

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

دل اور دِماغ انسانی جِسْم کے اہم اَعضاء ہیں۔ دل انسانی جسم کیلئے بادشاہ ہے اور دماغ اس بادشاہ کیلئے وزیر و مُشیر کے مرتبے پر ہے۔ کسی بھی واقعے کی تصدیق یا تَردِید کی تحریک دماغ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کبھی تو یہ تحریک اتنی زبردست ہوتی ہے کہ دل بھی دماغ کی تائید کر بیٹھتا ہے۔ ایسے میں دماغ سے دُرست اور مُثبَت (Positive) خیالات کا پیدا ہونا ضروری ہے ورنہ گناہوں کا نہ رُکنے والا سلسلہ بھی شروع ہو سکتا ہے۔ قربان جایئے اسلامی تعلیمات پر جو دماغ کو ہمیشہ مُثبَت سوچنے یعنی حُسنِ ظن کی پابند بناتی اور بُری سوچ یعنی بد گُمانی سے بچنے کی تاکید فرماتی ہیں۔ غور کیجئے کہ حُسنِ ظن میں انسان کو کچھ عمل نہیں کرنا پڑتا صرف اپنی سوچ کو مُثبَت سَمْت میں ڈھالنا ہوتا ہے یوں وہ بغیر کچھ عمل کئے اپنے رب سے اَجر و ثواب کا مستحق بن جاتا ہے۔ حُسنِ ظن کی فضیلت پر دو احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمایئے۔

(1) بے شک حُسنِ ظن رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔[1]

(2) حُسنِ ظن ایک اچھی عبادت ہے۔[2]

حُسنِ ظن کی تعریف و حکم: کسی مسلمان کے بارے میں اچّھا گمان رکھنا "حُسنِ ظن" کہلاتا ہے۔ حُسنِ ظن کبھی تو

وَاجب ہوتا ہے جیسے اللہ کے ساتھ اچّھا گمان رکھنا اور کبھی مستحب جیسے کسی نیک مؤمن کے ساتھ نیک گمان کرنا۔ حسنِ ظن نہ رکھنے کا مطلب ہے بدگمانی کرنا اور قراٰنِ پاک کی سورۂ حُجُرات میں بدگُمانی سے بچنے کا واضح حکم دیا گیا ہے۔

اسلام اور حُسنِ ظن: اسلام میں بدگُمانی حرام اور حُسنِ ظن عبادت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بدگُمانی انسان کی ذاتی زندگی کے ساتھ معاشرے میں اجتماعی زندگی کے بگاڑ کا بھی سبب بنتی ہے۔ جس شخص کے دل میں بدگمانی بیٹھ جائے اب وہ صلح صفائی کے تمام امکانات کو ختم کر دیتا ہے، اسے سچ جھوٹ لگتا ہے اور وہ حقیقت کو دھوکے کی خوشنما تصویر سمجھتا ہے۔ ایسے خیالات معاشرے کی اجتماعیت کو خراب کرتے ہیں۔ اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں ہمیشہ حُسنِ ظن سے کام لینا اسلام کی وہ تعلیم ہے جو معاشرے میں اَمْن و سکون، ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری اور باہمی عزت و تکریم میں اضافے کا سبب ہے۔

حُسنِ ظن! آخر کب تک؟ کہاں تک حُسنِ ظن قائم کیا جائے اس کے متعلق امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی کے منہ سے شراب کی بُو آ رہی ہو تو اس کو حَد لگانا (یعنی شرعی سزا دینا) جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے اس نے شراب کا گھونٹ بھرا ہو پھر اسے پھینک دیا ہو، پیا نہ ہو یا اسے زبردستی پینے پر مجبور کیا گیا ہو۔ چونکہ یہاں یقینی طور پر احتمال پایا جارہا ہے لہٰذا (جب تک وہ خود اقرار جرم نہ کرے یا گواہوں سے ثابت نہ ہو اس وقت تک) دل کے ساتھ تصدیق کرنا اور اس کے سبب مسلمان کے ساتھ بُرا گمان رکھنا جائز نہیں۔(3)

غور کیجئے! اسلام ہمیں مسلمان کی عزت کی حفاظت کی کیسی تاکید کررہا ہے کہ ایک شخص جو ہمارے سامنے موجود ہے، منہ سے شراب کی بُو آرہی ہے لیکن پھر بھی اس کے ساتھ حُسنِ ظن قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ پینا تو دُور ہم اگر کسی کو شراب خانے کے پاس سے گزرتا دیکھ لیں تو اسے شرابی قرار دے کر ہی دَم لیتے ہیں۔ کسی معاملے میں بعض اوقات خوش گُمانی کے کئی پہلو سامنے ہی ہوتے ہیں لیکن ہمیں دُور کی سُوجھتی ہے اور ہم خود کو کھینچ تان کے بدگُمانی کے تالاب میں غوطے دے ہی دیتے ہیں۔ بعد میں اس پر افسوس کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی کیوں کی، حالانکہ اس موقع پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ کہیں یہ بدگمانی ہمیں نیکی کے نور سے محروم کرکے گناہ کی دَلدل میں نہ پھنسادے۔

حُسنِ ظن کے فوائد: یاد رکھئے! حُسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں ہے اور بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیشہ حُسنِ ظن سے کام لیجئے۔ اس سے بُغض، کینہ، حَسد، دشمنی اور عَداوت دور ہونے کے ساتھ سکونِ قلب اور دوسروں کی عزت کی حفاظت ہوتی ہے۔ لہٰذا دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھئے، حُسنِ ظن کے مواقع تلاش کیجئے۔ اللہ کریم ہم سب کو مسلمانوں سے حُسنِ ظن رکھنے کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تفسیر روح البیان، 9/84 (2) ابوداؤد، 4/388، حدیث:4993
(3) احیاء العلوم، 3/456 ملخصاً

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“شعبان المعظم 1441ھ کے سلسلہ ”نماز کی حاضری“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”بنت سرتاج خان (کراچی)، ایان عبدالرحمٰن (لاہور)، عبید ارشد عطاری (بہاولپور)“ انہیں ”چیک“ روانہ کردیئے گئے ہیں۔

نماز کی حاضری بھیجنے والوں میں سے منتخب نام
(1) مکی عطاری (حیدر آباد)، (2) منیب عبد الوہاب (کراچی)، (3) بنت فیض علی (لاہور)، (4) بنت اکرم (کراچی)

کیا وبائیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں؟

(قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطاری*

مختلف قسم کی وبائیں، ہلاکتیں، حادثات، طوفان، زلزلے، تباہیاں آنے پر دو طرح کے رویے سامنے آتے ہیں۔ اہلِ علم اور دین داروں کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ مصیبتیں خدا کے حکم سے بہت سی حکمتوں کے پیشِ نظر آتی ہیں، ایک حکمت مصیبتوں میں لوگوں کا امتحان مقصود ہوتا ہے کہ صبر کرتے ہیں یا بے صبری؟ ایک حکمت نیک بندوں کے کردار وعمل کو سامنے لانا ہوتا ہے تاکہ عام لوگ ان کے حسنِ عمل کی پیروی کریں۔ ایک حکمت نیک بندوں کے مراتب و درجات کی بلندی ہوتی ہے۔ ایک حکمت گناہگاروں کو تنبیہ اور نصیحت ہوتی ہے کہ وہ گناہوں سے باز آجائیں اور زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک حکمت گناہوں کی سزا ہے اور ان گناہوں میں سب سے بڑھ کر بے حیائی، بدکاری اور بے شرمی ہے۔ یہ چند ایک حکمتوں کا بیان ہے جس پر مزید بھی بہت سے اسباب کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف لبرل، آزاد خیال، دین بیزار، مغربی فلسفے کے اسیر اور خود کو عقلِ کُل سمجھنے والے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے قلموں کو تیر بنا کر اہلِ ایمان کے دلوں کو چھلنی کرنے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کا شکار کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ طرح طرح سے ان باتوں کا مذاق اڑانے، عذابِ الٰہی پر مزاحیہ جملے کسنے اور بے مقصد و بے ربط دلائل دینے کے لئے کمر کس لیتے ہیں۔ ان میں کچھ افراد عذابِ الٰہی کے متعلق غیر مسلم مغربی فلسفیوں کے وہی باطل دلائل ان کا حوالہ دیئے بغیر ایسے انداز میں پیش کرتے ہیں جیسے یہ خود اِن ارسطوؤں، افلاطونوں کے دماغ کی اختراع ہے حالانکہ وہ سب چوری کی دلیلیں ہوتی ہیں اور یہ بیچارے تو روزی روٹی کی خاطر لکھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض تو اِس حد تک گر جاتے ہیں کہ دنیا بھر میں سود پھیلانے والے کسی مرکزی ملک کی سیر کرکے واپس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مولوی کہتے ہیں کہ سود خدا سے جنگ ہے، سود سے تباہی ہوتی ہے لیکن ہم تو فلاں مرکزی سودی ملک دیکھ کر آئے ہیں، ہمیں تو کوئی خدائی جنگ نظر نہیں آئی بلکہ وہ تو ہم سے ہزاروں گُنا خوش حال ہیں۔ ایسے لوگ سیدھا سیدھا قرآن کا رد کرنے کی جرأت تو نہیں رکھتے اس لئے مولوی کا لفظ بطورِ حیلہ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ سود کو خدا سے جنگ کسی مولوی نے قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کی آیت میں لکھا ہے۔ بہر حال مسلمان کی حیثیت سے ہم مسلمانوں کی تسلی کے لئے مسلمانوں کے قرآن اور احادیث سے دلائل پیش کرتے ہیں کہ مصیبتوں کے اسباب کیا ہوتے ہیں اور کیا گناہوں کی سزا بھی ان میں شامل ہے یا نہیں؟

آیئے جواب لیجئے: **مصیبتوں سے امتحان مقصود ہوتا ہے** چنانچہ اس کے متعلق قرآن میں ہے: ﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵) الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ(۱۵۶) اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۱۵۷)﴾ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو، وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔[1]

مصیبتوں سے کھوٹے اور کھرے کا فرق مقصود ہوتا ہے

چنانچہ قرآن میں ہے: ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ یَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۴۲)﴾ کیا تم اس گمان میں ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تمہارے مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور نہ (ہی) صبر والوں کی آزمائش کی ہے۔[2] اور سورۂ عنکبوت میں فرمایا: ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ(۲) وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ(۳)﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ہم ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تو ضرور ضرور اللہ انہیں دیکھے گا جو سچے ہیں اور ضرور ضرور جھوٹوں کو (بھی) دیکھے گا۔[3]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جتنی آزمائش کڑی ہو گی اجر بھی اتنا ہی عظیم ہو گا، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کی آزمائش فرماتا ہے چنانچہ جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر راضی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش پر ناراضی کا اظہار کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضی ہوتی ہے۔[4]

مصیبتوں سے مقصود مقربینِ بارگاہِ الٰہی کا امتحان، درجات کی بلندی اور لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ قائم کرنا ہوتا ہے

چنانچہ حضرت نوح علیہ السَّلام کی سینکڑوں سال کی تبلیغ کے بعد بھی اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کا آگ میں ڈالا جانا، فرزند کو قربان کرنا، حضرت ایوب علیہ السَّلام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، ان کی اولاد اور اموال کا ختم ہو جانا، حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا مصر سے مدین جانا، مصر سے ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا ستایا جانا اور انبیاءِ کرام علیہمُ السَّلام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کا صبر ان کے لئے بلندیٔ درجات اور مسلمانوں کے لئے ایک نمونے کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ﴾ بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔[5] اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی ایسا درجہ مختص ہو جسے پانے کے لئے انسان کے اعمال ناکافی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو جسم، مال یا اولاد کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔[6] اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تکالیف میں مبتلا کرتا ہے۔[7] صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگانِ دین کا مختلف وباؤں میں انتقال کرنا بھی اسی قسم میں داخل ہے۔(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) پ2، البقرۃ:155تا157 (2) پ4، اٰلِ عمرٰن: 142 (3) پ20، العنکبوت:2، 3 (4) ترمذی، حدیث:2396 (5) پ28، الممتحنۃ:4 (6) ابو داؤد، حدیث:3090 (7) بخاری، حدیث:5645

تَلَفُّظ درست کیجئے
Correct Your Pronunciation

صحیح تلفظ	غلط تلفظ
اِعْراب	اَعْراب
اِخْلاص	اَخْلاص
اَخْبار	اِخْبار
اِفْتِتاح	اِفْتَتاح/اَفْتَتاح
اِقامَت	اَقامَت

(اردو لغت، جلد 1)

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

فرنیچر پر کارٹون بنانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم بچوں کا فرنیچر بناتے ہیں تیار ہونے کے بعد کسٹمر بسا اوقات تصویر بنواتے ہیں اس کے بارے میں شرعی رہنمائی فرمادیں کہ کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: تصویر کے حوالے سے سب سے پہلے تو یہ یاد رہے کہ ڈیجیٹل تصویر بنانا، جائز ہے کیونکہ وہ تصویر نہیں ہے عکس ہے لیکن جب وہ چھپ جائے یعنی پرنٹ ہو جائے تو اب اس پر تصویر کا اطلاق ہو گا اور جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔ اب کارٹون پر تصویر کا اطلاق آتا ہے یا نہیں یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔

آجکل جس انداز کے کارٹون بن رہے ہیں ان میں عموماً دو طرح کے کارٹون ہوتے ہیں: (1) اگر وہ ذی روح کی حکایت نہ کرتا ہو تو جائز ہے جیسے بس کے آگے آنکھ لگادی تو اس طرح کی کوئی جاندار مخلوق دنیا میں نہیں پائی جاتی لہٰذا یہ خیالی مخلوق کا کارٹون ہے جو تصویر کے حکم میں نہیں آتا (2) اگر کسی شخص یا جانور وغیرہ کا کارٹون بنایا جو ذی روح کی حکایت کر رہا ہوتا ہے تو ایسا کارٹون بنانا جائز نہیں۔ لہٰذا کسٹمر اگر فرنیچر پر ایسا کارٹون بنانے کا کہے جو ذی روح کی حکایت کرتا ہو تو وہ بنا کر نہیں دیا جاسکتا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاۃ نہیں ہو سکتی فقط فرق حکایت و فہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 24/587)

ایسی تصویر جو موضع اہانت میں ہو اس کا بھی بنانا اور بنوانا جائز نہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ بنانا بنوانا ایسی تصویروں کا بھی حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 24/587)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وقت پر پیمنٹ نہ کرنے پر اضافی رقم لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی دکاندار سے کھاد وغیرہ چھ ماہ کی ادھار پر لیتا ہے مگر چھ ماہ میں نہیں دے پاتا بلکہ سال دو سال گزر جاتے ہیں تو کیا جس وقت وہ پیسے دے گا وہ اتنے ہی دے گا یا زیادہ بھی لے سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جتنے کا سودا ہوا اتنے ہی پیسے لئے جائیں گے اس سے زیادہ نہیں لے سکتے۔ کیونکہ رقم اس نے مال کے عوض دینی ہے اور مال میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اس نے قیمت ادا

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

کرنے میں جو تاخیر کی ہے اس تاخیر کی بناء پر اضافی رقم وصول نہیں کرسکتے، اگر کریں گے تو وہ سود ہو گا۔

ہاں اگر دینے والے نے بلاوجہ تاخیر کی ہے تو وہ گناہگار ہو گا۔

لیکن اگر تنگدست ہے کہ ادائیگی پر قادر نہیں نہ ہی کوئی ایسا مال ہے جسے بیچ کر ادا کرسکے تو گناہ نہیں بلکہ جہاں ادائیگی کے کوئی اسباب نہ ہوں تو وہاں تنگدست کو مہلت دینی چاہئے، یہی قرآن کی تعلیمات ہیں۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۲۸۰﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔ (پ3، البقرۃ:280)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

پسند نہ آئی تو واپس کردیں گے، اس شرط پر خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو بسا اوقات چیز پسند نہیں آرہی ہوتی یا خدشہ ہوتا ہے کہ گھر والوں کو پسند آئے گی یا نہیں اس لئے کہہ دیتے ہیں کہ اگر پسند نہیں آئی تو واپس کر دیں گے۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عام طور پر جو سودے ہوتے ہیں اس میں خریدتے وقت سودا فائنل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پسند نہ آنے پر واپسی کا اختیار نہیں۔ البتہ جب سودا کرتے ہوئے آپ نے یہ شرط رکھ لی کہ اگر پسند نہ آیا تو ایک دو دن میں واپس کر دوں گا تو یہ جائز ہے اسے فقہ کی اصطلاح میں خیارِ شرط کہتے ہیں اور اس میں زیادہ سے زیادہ تین دن تک کی شرط رکھی جاسکتی ہے اگر چیز پسند نہ آئی تو تین دن کے اندر اندر واپس کرنے کا اختیار ہو گا تین دن کی مدت پوری ہونے پر بیع لازم ہو جائے گی اور اب واپسی کا اختیار ختم ہو جائے گا۔ خرید و فروخت میں خیار رکھے جانے کا یہ انداز حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے: ”قال رجل للنبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم انی اخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابة فکان رجل یقوله“ ترجمہ: ایک شخص نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں خرید و فروخت میں دھوکا کھاجاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو ”لا خلابة“ یعنی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ وہ صاحب یہ کہہ دیا کرتے تھے۔“ (بخاری، 1/324)

اس حدیث پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: ”اس جملے کے بہت سے معانی کئے گئے ہیں اور ہر معنی کی بنا پر فقہاء کے مذاہب ہیں، ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کہہ دیا کرو کہ بھائی میں تجارتی کاروبار میں سادہ بندہ ہوں مجھ سے قیمت زیادہ نہ وصول کرلینا میں اپنے لیے اختیار رکھتا ہوں کسی کو دکھاؤں گا اگر قیمت زیادہ لگائی گئی تو مجھے خیارِ شرط ہے واپس کردوں گا۔ چنانچہ بعض روایات میں یوں ہے ”لا خلابة ولی الخیار ثلثة ایام“ یعنی دھوکا نہ ہو اور مجھے تین دن تک اختیار ہے اس صورت میں حدیث بالکل واضح ہے۔“ (مراۃ المناجیح، 4/247)

بہارِ شریعت میں ہے: ”بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں۔ بلکہ عقد میں یہ شرط کردیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیارِ شرط کہتے ہیں اور اس کی ضرورت طرفین کو ہوا کرتی ہے کیونکہ کبھی بائع اپنی ناواقفی سے کم داموں میں چیز بیچ دیتا ہے یا مشتری اپنی نادانی سے زیادہ داموں سے خرید لیتا ہے یا چیز کی اسے شناخت نہیں ہے ضرورت ہے کہ دوسرے سے مشورہ کرکے صحیح رائے قائم کرے۔“ (بہار شریعت، 2/647)

اسی میں ہے: ”خیار کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے اس سے کم ہو سکتی ہے زیادہ نہیں۔“ (بہار شریعت، 2/649)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

تاجر صحابۂ کرام (قسط:02)

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

حضرت سَعْد بن عَائِذ "اَلْمُؤَذِّن" رضی اللہ عنہ: تاجر صحابہ میں حضرت سیّدُنا عمّار بن یاسِر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سیّدُنا سعد بن عائِذ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو مسجدِ قُبا کا مُؤَذِّن بنایا تھا پھر جب حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور حضرت سیّدُنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینا چھوڑ دی تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سعد بن عائِذ رضی اللہ عنہ کو مسجدِ نَبَوی کا مُؤَذِّن مقرّر کر دیا، چنانچہ آپ اپنے وِصال تک مسجدِ نَبَوی میں اذان دیتے رہے اور آپ کے بعد آپ کے بیٹوں نے بھی اذان دینے کی ذمّہ داری نبھائی۔

حضرت سیّدُنا سعد بن عائِذ رضی اللہ عنہ کے ذریعۂ آمدن کے حوالے سے مذکور ہے کہ آپ قَرَظ دَرَخْت کے پتّوں کی تجارت کرتے تھے (قَرَظ کیکر کی طرح کا ایک درخت ہوتا ہے جس کے پتّوں سے چمڑے کی دباغت کی جاتی (یعنی چمڑے کو سُکھایا جاتا) ہے)۔

مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مشورہ کیا: آپ نے ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اپنی تنگ دستی کی شکایت کی تو حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو تجارت کرنے کا حکم دیا، چنانچہ آپ بازار گئے اور قَرَظ کے پتے خرید کر انہیں بیچا جس سے آپ کو نَفْع (Profit) ہوا۔ آپ نے اس بات کا ذِکْر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیا تو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو اس کی تجارت کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم دیا۔ آپ کو سَعْدُ القَرَظ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ جب بھی کسی چیز کی تجارت کرتے اس میں آپ کو نقصان (Loss) ہوتا پھر آپ نے قَرَظ کی تجارت کی تو اس میں آپ کو نفع ہوا، چنانچہ آپ نے اسی کی تجارت کو لازم پکڑ لیا اور اسی مناسبت سے آپ کو سَعْدُ القَرَظ کہا جانے لگا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 3/54، تہذیب الاسماء واللغات، 1/207)

اے عاشقانِ رسول! اس واقعے سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ جو کاروبار کسی دینی بُزُرگ کے مشورے سے شروع کیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔

دودھ کا کاروبار کرنے والے صحابی: حضرت سیّدُنا مِقدام بِن مَعْدِیْکَرِب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کا دودھ کا کاروبار تھا، چنانچہ مسند احمد میں ہے: آپ کی ایک کنیز تھی جو دودھ بیچا کرتی تھی اور اُس کی قیمت آپ لیا کرتے تھے۔ آپ سے کسی نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! آپ دودھ بیچتے ہیں اور اُس کی قیمت لیتے ہیں (گویا اس نے اس تجارت کو نظرِ حقارت سے دیکھا۔ (بہار شریعت، 2/612)) آپ نے جواب دیا: ہاں میں یہ کام کرتا ہوں اور اس میں حَرَج ہی کیا ہے! میں نے رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں سوائے دِرہم و دینار کے کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔ (مسند احمد، 6/96، حدیث: 17201)

* تاجر اسلامی بھائی

چلتا کاروبار تباہ نہ کریں

ابوحفص عطاری مَدَنی*

والد صاحب کے اچانک اِنتقال کی وجہ سے گھر بھر کی ذمّہ داری سلیم کے جوان کندھوں پر آ پڑی تھی، اپنی پڑھائی ادھوری چھوڑ کر وہ اپنے والدِ مرحوم کی چھوڑی ہوئی دُکان پر آ بیٹھا۔ بھلے وقتوں میں والد صاحب نے شہر کی مین مارکیٹ میں چھوٹی کریانہ شاپ سے ابتدا کی تھی جو وقت کے ساتھ ساتھ جنرل اسٹور کی صورت اختیار کر چکی تھی، بڑھتے کاروبار کو دیکھتے ہوئے والد صاحب نے ساتھ میں دو مُلازِم بھی رکھ لئے تھے۔

سلیم اپنے والد صاحب کی طرح محنت اور وقت کی پابندی کے ساتھ اسٹور چلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ایک تو ناتجربہ کاری اوپر سے گاہکوں کا رَش، اسی لئے بعض اوقات اس پر جھنجھلاہٹ طاری ہو جاتی جس کا نتیجہ گاہکوں کو غصّے سے ڈِیل کرنے کی صورت میں نکلتا، ایک طرف سے آواز آتی: سلیم بھائی! تھوڑا جلدی کرنا، آگے سے جواب ملتا: آپ نے کون سا جا کر ہَل چلانا ہے، زیادہ جلدی ہے تو دوسری جگہ چلے جاؤ۔

کہتے ہیں: گاہک میٹھے بول کا بھوکا ہوتا ہے وگرنہ تو ہر دُکان پر ایک جیسی چیزیں ہی ملتی ہیں۔ سلیم کے اس رویّے کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو چکے تھے، رَفتہ رَفتہ لوگوں نے اس سے سودا خریدنا چھوڑ دیا۔ جہاں پہلے لوگ خریداری کے لئے لائن میں کھڑے ہوتے تھے اب وہاں بُھولے بھٹکے ہی کوئی گاہک آتا۔

ایک دن ظہر کی نماز کے بعد سلیم کُرسی پر آنکھیں بند کئے دُکان کی بدلتی صورتِ حال پہ غور کر رہا تھا کہ ملازم نے آواز دی: سلیم بھائی! رفیق چچا آئے ہیں۔

سلیم کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر ملازم بولا: یہ خلیل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جوابُ دیجئے (ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: وہ کون سے صحابی ہیں جن کی گواہی دو مردوں کے برابر ہے؟

سوال: بیعۃُ الرِّضوان کا واقعہ کس ہجری سن میں پیش آیا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

* شعبہ فیضانِ قرآن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

انکل کے کاروباری دوست تھے، قریب ہی مارکیٹ میں ان کی دُکان ہے۔

سلیم نے کھڑے ہوکران سے سلام و مُصافَحہ کیااور انہیں اپنی کرسی پر بٹھاتے ہوئے خود قریب رکھے اسٹول پر بیٹھ گیااور ساتھ ہی ملازم کو چائے کا بھی اشارہ کر دیا۔

سلیم بیٹا! خلیل بھائی کی وفات کا سُن کر دُکھ ہوا۔ دو ہفتے پہلے پنجاب گیا تھا، کل ہی واپس پہنچا ہوں اور آج میرے ملازم نے خلیل بھائی کے انتقال کا بتایا تو تعزیت کے لئے آپ کے پاس چلا آیا، اللہ پاک ان کی بخشش فرمائے، اٰمین۔

اتنے میں چائے آچکی تھی، رفیق چچا نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کاروبار کا پوچھا تو سلیم نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا: چچا! کاروبار کی پوزیشن ٹھیک نہیں، پہلے تو گاہکوں کی لائن لگی رہتی تھی مگر اب تو سارادن بیٹھے مکھیاں اڑاتے رہتے ہیں۔

رفیق صاحب نے حیرت سے سلیم کو دیکھا اور کہنے لگے: بیٹا! تمہارے اسٹور کی تو کافی اچھی بِکری (Sale) ہوتی تھی اور سیزن بھی ایسا کوئی مندا نہیں ہے، پچھلی گلی میں میرا بھی جنرل اسٹور ہے،اللہ کا شکر ہے وہ تو پہلے جیسا اچھا ہی چل رہا ہے۔

سلیم انہیں حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ ہی رہا تھا کہ دُکان میں ایک گاہک داخل ہوا اور ٹوتھ پیسٹ طلب کیا، ملازم دینے لگا تو گاہک نے دوسری کمپنی کی فرمائش کر دی، یہ دیکھ کر ملازم سے پہلے ہی سلیم نے اپنی جگہ سے جواب دیا: بھائی صاحب! ہمارے پاس اسی کمپنی کا ہے، چاہئے تو لیں ورنہ کہیں اور سے پتا کر لیں۔

رفیق صاحب بیٹھے ہوئے یہ سب معاملہ دیکھ رہے تھے انہیں ساری بات سمجھ آگئی اور شفقت سے سلیم سے کہا: بیٹا! تم اس فیلڈ میں نئے ہو، میں تمہیں چند چیزیں بتاتا ہوں، ان پر عمل کرنے سے اسٹور پھر سے چلنے لگے گا۔

جی ضرور چچا جان، میں تو خود آپ سے کہنے والا تھا، سلیم نے کہا۔

تو سنو بیٹا: (1) ہمیشہ دُکان پر اچھی اور معیاری چیزیں رکھو (2) جتنا ممکن ہو گاہکوں کو ڈسکاؤنٹ دو اور اپنا منافع (Profit) کم سے کم رکھو مثال کے طور پر ایک چیز کی قیمت 100روپے ہے اور تمہیں 90 روپے میں بیچنے سے بھی منافع مل رہا ہے تو 90روپے کی بیچو (3) اگر دکان میں کسٹمر زیادہ آجائیں تو خود بھی سودا دینے میں مصروف ہوجاؤ (4) جتنا جلد ممکن ہو گاہکوں کو سودا دے کر فارغ کردو، رش کم دیکھ کر کسٹمر زیادہ آتے ہیں (5) گاہکوں کے ساتھ نرمی والا رویّہ رکھو، غصّہ اور تُوتُکار کرنے سے گاہک ٹوٹ جاتے ہیں (6) جب سامان کا ٹوٹل حساب کرو تو اس میں راؤنڈ فگر سے اوپر 2 یا 3 روپے ہوں تو وہ چھوڑ دو (7) جو گاہک پہلے آئے اسے پہلے فارغ کرو (8) اپنی دکان میں سامان ختم ہونے سے پہلے منگوا لیا کرو (9) تمہاری دکان پر گاہک کی تمام چیزیں نہ ہوں تو ایک دو چیزیں قریبی اسٹور سے خرید کر مکمل سامان اپنی دکان سے پیش کر دو، اس سے گاہک پر اچھّا اثر پڑتا ہے اور اسے زیادہ دکانوں پر نہیں جانا پڑتا۔

بیٹا! یہ چند اُصول ہیں آپ انہیں اپنا کر دیکھو آپ کا اسٹور پھر سے چل پڑے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ!

جواب یہاں لکھئے (ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:22 ذوالقعدۃ الحرام)

جواب 1:..جواب 2:..

نام........................ ولدیت........................ موبائل / واٹس اپ نمبر........................

مکمل پتا..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

روشن ستارے
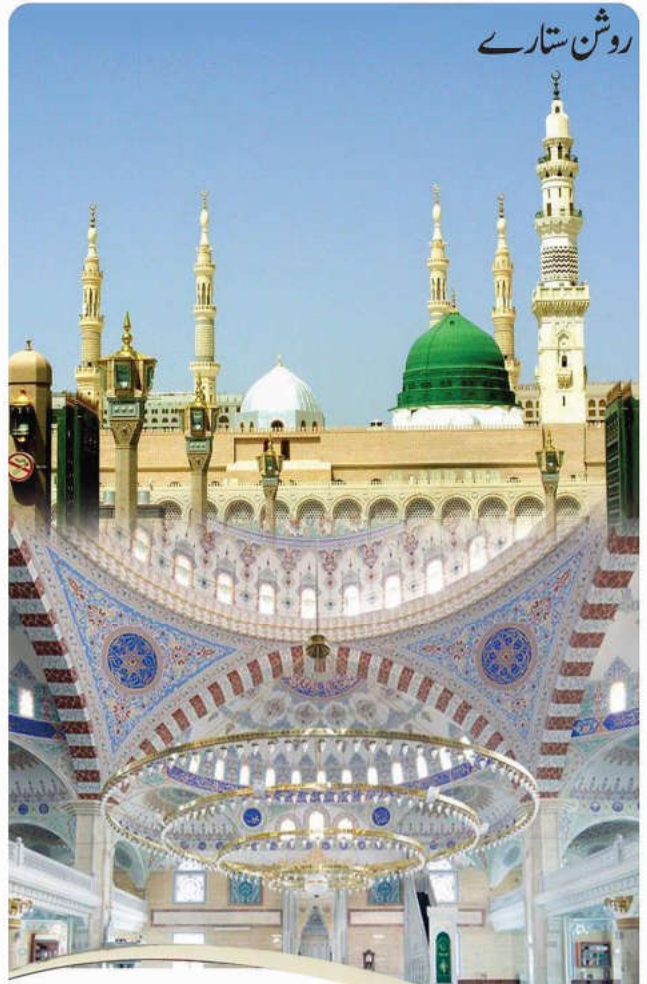
حضرت سیّدنا جَہجا بن سعید غِفاری رضی اللہ عنہ

محمد عدنان چشتی عطّاری مدنی*

اُمّت کے بہترین افراد! حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شرفِ صحبت سے فیضیاب ہو کر جو جلیلُ القدر ہستیاں صحابیت کے درجے پر فائز ہوئیں وہ ساری اُمّت میں سب سے افضل ہیں۔ انہی عظیم صحابۂ کرام میں سے ایک حضرت سیّدُنا جَہجا بن سعید غِفاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ تابعین سے لے کر قیامت تک اُمّت کا کوئی ولی، غوث، قُطب یا ابدال جیسے کتنے ہی بلند مرتبے کو پہنچ جائے ہرگز ہرگز ان کے عظیم مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

نام و تعارف: آپ رضی اللہ عنہ کا نام جہجاہ مشہور ہے جبکہ امام محمد بن یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابن جریر طبری سے نقل فرماتے ہیں: اَلْمُحَدِّثُوْنَ یَزِیْدُوْنَ فِیْہِ الْھَاء، وَالصَّوَابُ جَھْجَا، دُوْنَ ھَاء یعنی مُحدّثین نے اس میں "ہ" کا اضافہ کر دیا درست "ہ" کے بغیر "جہجا" ہے۔[1] آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے گھوڑوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔[2]

قبیلۂ غِفار کے لئے دُعائے مصطفےٰ: حضرت سیّدنا جہجا بن سعید غِفاری رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلۂ غِفار سے تھا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس قبیلے کیلئے منبرِ انور پر یوں دُعا فرمائی: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا یعنی اللہ پاک غِفار کی مغفرت فرمائے۔[3] ایک اور روایت میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غِفار سمیت سات قبیلوں کا نام لے کر فرمایا: یہ میرے مدد گار ہیں، اللہ و رسول ہی اِن کے مدد گار ہیں۔[4] جلیلُ القدر صحابی حضرت سیّدنا ابوذر غِفاری، حضرت سیّدُنا خفاف بن ایماء غِفاری، حضرت سیّدُنا اُنیس بن جُنادہ غِفاری، حضرت سیّدُنا حُذیفہ بن اُسید غِفاری، حضرتِ سیّدُنا عُباد بن خالد غِفاری، حضرتِ سیّدُنا حَکَم بن عَمْرو غِفاری اور حضرت سیّدُنا رافع بن عَمْرو غِفاری رضوان اللہ علیہم اَجْمعین کا تعلق بھی اسی قبیلۂ غِفار سے تھا۔

قبولِ اسلام کا واقعہ: حضرت سیّدُنا جہجا بن سعید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلے کے ایک گروہ کے ساتھ اسلام قبول کرنے کے لئے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مغرب کے وقت حاضر ہوا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سلام پھیر کر فرمایا: ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کا ہاتھ پکڑے اور اُسے اپنے ساتھ لے جائے۔ (جب سب جا چکے تو) اب مسجد میں میرے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ میں دراز قد اور عظیمُ الجُثّہ تھا، میری جانب کوئی بھی نہ بڑھا۔ مجھے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر لے آئے، پھر میرے لئے ایک بکری کا دودھ

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

نکالا میں نے پی لیا، حتّٰی کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سات بکریوں کا دودھ نکالا میں نے وہ سارا پی لیا پھر ایک پتھر کی ہانڈی میں کچھ لایا گیا میں نے وہ بھی کھالیا۔ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اُسے بھوکا رکھے جس نے آج رات رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھوکا رکھا۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُمِّ ایمن چھوڑو! اس نے اپنا رزق کھایا ہے اور ہمارا رزق اللہ پاک کے ذمے ہے۔

اگلے روز نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام جمع ہوئے اور جس کے ساتھ جو ہوا بتانے لگے۔ تو حضرت جہجا نے سات بکریوں کے دودھ اور ہانڈی کے کھانے کی بات بتائی۔ (اس دن اسلام لانے کے بعد حضرت جہجا بن سعید غفاری اور دیگر) صحابۂ کرام نے پھر نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور وہی فرمایا کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کا ہاتھ پکڑے اور اُسے اپنے ساتھ لے جائے۔ (اس بار بھی) مسجد میں میرے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے اپنے گھر لے آئے، پھر میرے لئے ایک بکری کا دودھ لائے میں نے اُسے پیا اور خوب سیر ہو گیا۔ حضرت اُمِّ ایمن نے کہا: کیا یہ ہمارا (کل والا) مہمان نہیں؟ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں آج اس نے مؤمن کی آنت میں کھایا ہے، پہلے اس نے کافر کی آنت میں کھایا تھا، بے شک مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔[5]

غزوۂ بنی مُصطلِق میں شرکت: آپ رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اسلام کی سربلندی کیلئے 5 ہجری میں غَزْوۂ بَنِی مُصْطَلِق ہوا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معیت میں حضرت جہجا غفاری رضی اللہ عنہ بھی اس جنگ میں شریک تھے۔[6]

اس غزوہ کے وقت آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے اور آپ کا گھوڑا پکڑ کر چل رہے تھے۔[7]

بیعتِ رضوان کی سعادت: حضرت سیّدُنا جہجا غفاری رضی اللہ عنہ کے بدری صحابی ہونے کی کوئی تصریح تو نہیں مل سکی البتہ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صُلحِ حدیبیہ کے بعد ایک درخت کے نیچے صحابۂ کرام سے بیعت لی تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں شریک تھے جیسا کہ امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شَھِدَ بَیْعَۃَ الرِّضْوَانِ بِالْحُدَیْبِیَۃ یعنی آپ صُلحِ حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان میں حاضر تھے۔[8] جو صحابۂ کرام اس بیعت میں شریک تھے قراٰنِ کریم میں انہیں رضائے الٰہی کا مژدہ سنایا گیا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۟ۙ ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔[9]

نیز حدیثِ پاک میں ان تمام صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے لئے جہنّم سے آزادی کی بشارت بھی بیان کی گئی ہے جیسا کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی جہنّم میں داخل نہیں ہوگا۔[10]

وصال: امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ ہی عرصے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔[11] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سبل الھدیٰ والرشاد، 4/356 (2) غوامض الاسماء المبھمۃ، 1/102 (3) بخاری، 2/477، حدیث: 3513 مختصراً (4) سابقہ حوالہ، 2/475، حدیث: 3504 (5) معرفۃ الصحابۃ، 1/517، حدیث: 1746 (6) الاستیعاب، 1/268 (7) سابقہ حوالہ، 2/656 (8) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 1/621 (9) پ26، الفتح: 18 (10) ترمذی، 5/462، حدیث: 3886 (11) طرح التثریب فی شرح التقریب، 1/38۔

امیرِ اہلِ سنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس قادری کی خدمات کا مختصر جائزہ

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی وِلادت آج سے 72 سال پہلے 26 رَمَضانُ المبارک 1369ھ کو کراچی میں ہوئی۔ آپ مشہور عالمِ دین(Islamic Scholar)، پُر اَثر مبلغ، بہترین مُنتَظِم، صاحبِ دیوان شاعر (Poet)، کثیر کُتُب کے مُصَنِّف(Writer)، عابد وزاہد، عاشقانِ رسول کی عالمگیر تحریک "دعوتِ اسلامی" کے بانِی (Founder) اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 41ویں پیرِ طریقت ہیں۔ آپ کا شمار پندرھویں صدی ہجری کی مُؤثِّر ترین شخصیات(Most Prominent Personalities) میں ہوتا ہے ○ آپ ہزاروں بیانات (Thousands of Speeches) اور دو ہزار سے زائد مدنی مذاکرے فرما چکے ہیں ○ فیضانِ سنّت اور نعتیہ دیوان (وسائلِ بخشش) سمیت 117 سے زائد کُتُب و رَسائل لکھ چکے ہیں ○ آپ کے مُریدین کی تعداد لاکھوں اور مُحِبِّین کی تعداد کروڑوں میں ہے ○ آج سے تقریباً40 سال پہلے ذُوالقعدہ 1401ھ (بمطابق ستمبر 1981ء) میں آپ نے اپنے چند رُفقا (Associates) کے ساتھ "دعوتِ اسلامی" کا آغاز کراچی میں فرمایا جس کا پیغام کم و بیش دنیا کے تمام مَمالک میں پہنچ چکا ہے ○ دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے 12 ہزار 500 سے زیادہ ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں جن میں شُرَکا کی تعداد ہر ہفتے اوسطاً 4 لاکھ 90 ہزار ہے ○ 29 ہزار سے زائد مدرسۃُ المدینہ بالغان و بالغات لگائے جاتے ہیں جن میں تقریباً2لاکھ کے قریب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں تعلیمِ قراٰن حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

دعوتِ اسلامی 108 سے زائد شعبہ ہائے زندگی میں خدمتِ دین سر انجام دے رہی ہے، کچھ شعبوں کی معلومات ملاحظہ کیجئے: ○ حِفْظ و ناظِرۂ قراٰن کے لئے 4 ہزار سے زائد مَدارِس میں ایک لاکھ 82 ہزار سے زائد بچّے اور بچّیاں قراٰن پاک کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ○ 845 جامعاتُ المدینہ لِلبَنِین ولِلبَنات میں درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) میں 60 ہزار 500 سے زائد طَلَبہ و طالِبات علمِ دین کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ ○ آن لائن (یعنی بذریعہ انٹرنیٹ) مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور شارٹ کورسز میں 70 ممالک کے تقریباً 16 ہزار طَلَبہ و طالبات علمِ دین حاصل کررہے ہیں۔ ○ شریعت کے مطابق دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں 98 دارُ المدینہ اسکولز قائم ہیں جن میں 25 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ **الحاصل 5 ہزار کے قریب علمی ادارے قائم ہیں جن میں 2 لاکھ 83 ہزار سے زائد طلبہ وطالبات نُورِ علم سے منوّر ہورہے ہیں۔** ○ مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت ہزاروں مَساجِد بَن چکی ہیں اور 800 سے زائد زیرِ تعمیر ہیں ○ دنیا کے کئی مَمالِک میں 650 سے زائد مدنی مراکز بنام "فیضانِ مدینہ" بن چکے ہیں۔ ○ شعبۂ تصنیف و تالیف "المدینۃُ العلمیہ" میں 107 علمائے کرام 570 کُتب و رَسائل لکھ چکے ہیں۔ ○ ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ 36 زبانوں میں 500 سے زائد کُتب و رَسائل انٹرنیٹ اور مکتبۃُ المدینہ کے ذریعے شائع (Publish) کروا چکا ہے۔ ○ چار سال سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شائع ہورہا ہے جس کی ماہانہ اِشاعت 30 سے 40 ہزار ہے (یہ میگزین اُردو، انگلش اور گجراتی تین زبانوں میں شائع ہوتا ہے) ○ مدنی چینل اور شعبہ سوشل میڈیا، چار زبانوں (اُردو، انگلش، بنگلہ اور عربی) میں اپنی خدمات پیش کررہے ہیں جن کی نشریات دنیا بھر میں دیکھی جاتی ہیں۔ ○ دارُ الاِفتاء اہلِ سنّت، شعبہ آئی ٹی (ویب سائٹ)، دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ، شارٹ کورسز، جیلوں، گونگے بہروں (اسپیشل افراد)، شخصیات، کالجز و یونیورسٹی اور تعلیمی اداروں وغیرہ میں کام نیز دنیا بھر کے قافلوں میں ہزاروں عاشقانِ رسول اور مُبلِّغین کا سفر اس کے علاوہ ہے۔

اس سارے کام کو مُنَظَّم کرنے کیلئے 20 سال پہلے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَرکزی مجلسِ شُوریٰ بنائی جس کے اَراکین کی تعداد ستائیس(27) ہے۔ اس کے تحت دنیا بھر میں 2 لاکھ 38 ہزار 700 سے زائد اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کا تقرُّر بطورِ نگران و تنظیمی ذمہ دار ہو چکا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مزار حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی

مزار حضرت علامہ سیّد عبداللہ بن علوی حداد

مزار حضرت باباشاہ چراغ سیّد عبدالرزاق گیلانی لاہوری

مزار حضرت سیّد ابراہیم بن عبداللہ محض حسنی

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ذوالقعدۃ الحرام اسلامی سال کا گیارھواں (11) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 55 کا مختصر ذِکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** (1) بدری صحابی حضرت سیّدُنا طفیل بن مالک سلمی انصاری رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔ آپ عقبہ ثانیہ میں اسلام لائے، غزوۂ بدر، اُحد اور خَنْدق میں شریک ہوئے۔ غزوۂ اُحد میں آپ کو تیرہ (13) زخم لگے اور غزوۂ خَندق ذوالقعدہ 5ھ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔(1) (2) حضرت سیّدُنا مَسْلَمہ بن مُخَلَّد خَزْرَجی انصاری رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرتِ نبوی سے چار سال پہلے ہوئی اور وِصال ذوالقعدہ یا ذوالحجہ 62ھ کو مصر یا مدینۂ منوّرہ میں ہوا۔ آپ حافظ و قارِیِ قراٰن، روایِ حدیث، بارعب مجاہدِ اسلام، مصر و افریقہ کے گورنر، کثرت سے عبادت کرنے والے، صاحبُ الرّائے اور سب سے پہلے مساجد میں مَنارے تعمیر کروانے والے تھے۔(2) (ان کے بارے میں تفصیل سے پڑھنے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ کا شمارہ پڑھئے) **اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السَّلام:** (3) شہیدِ باخمری حضرت سیّد ابراہیم بن عبداللہ محض حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 97ھ میں ہوئی اور 25 ذوالقعدہ 145ھ کو کوفہ اور واسط کے درمیانی علاقے باخمری میں شہید ہوئے، یہیں مزار پُرانوار ہے۔ آپ عالمِ دین، راویِ حدیث، شاعرِ اسلام، عابد و زاہد، شجاع و بہادر اور خاندانِ سادات کے جلیلُ القدر فرزند تھے۔(3) (4) رہنمائے خلق حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ نگراؤں (کاکوری، یوپی) ہند کے رہنے والے تھے، پیدائش 1060ھ اور وصال 12 ذوالقعدہ 1142ھ کو اورنگ آباد دکن میں ہوا، آپ حضرت شاہ کلیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت و تصنیف اور خلقِ کثیر کے ہادی تھے، نظامُ القلوب آپ کی بہترین تصنیف ہے۔(4) (5) شہنشاہِ سورت حضرت سیّد حسن بن فتحُ اللہ جیو قادری رحمۃ اللہ علیہ سورت کے رہنے والے تھے اور یہیں 5 ذوالقعدہ 1060ھ کو وصال فرمایا، آپ شمس الشموس حضرت سیّد محمد عید روس کے خلیفہ، کثیرُ الفیض و کرامت اور صاحبِ تصنیف ہیں۔(5) (6) حضرت باباشاہ چراغ سیّد عبدالرزاق گیلانی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اوچ شریف (ضلع بہاولپور) میں ہوئی اور 22 ذوالقعدہ 1068ھ کو لاہور میں وفات پائی۔ عالیشان مزار (نزد لاہور ہائیکورٹ) دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ خاندانِ غوثُ الاعظم کے چشم و چراغ، عالم و فاضل، عابد و زاہد، ولیِ کامل، سلسلہ قادریہ کے عظیمُ المرتبت شیخِ طریقت

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

اور مرجعِ خاص و عام تھے، مغل بادشاہ آپ کے عقیدت مند اور خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔[6] 7 شیخ طریقت حضرت ابوالمفاخر محمد بن عبدالواحد کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1234ھ میں ہوئی اور وصال 26ذوالقعدہ 1289ھ کو ہوا، فاس (مراکش) میں مزار معروف ہے۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل، متعدد سلاسل کے مجاز اور بانی زاویۂ کِتانیہ کُبریٰ (نزد قطانین،فاس) ہیں۔ تصانیف میں سفر نامہ حج بنام ”رِحْلَۃُ الْفَتْحِ الْمُبِیْن“ یادگار ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ محمد عبدالحی کتانی محدثِ فاس آپ کے پوتے ہیں۔[7] 8 غازیِ کشمیر حضرت پیر سیّد سردار علی شاہ بخاری جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1334ھ کو موضع پیر بڑیال (نزد گھڑی شریف) کشمیر میں ہوئی اور وصال 8 ذوالقعدہ 1377ھ کو دینہ (ضلع جہلم) میں ہوا، مزار بلدیہ روڈ پر ہے، آپ پیر جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اول، صاحبِ کرامت و مجاہدہ، فیاض و مہمان نواز، مجاہدِ اسلام اور قائدانہ صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔[8] **علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:** 9 شیخُ الاسلام حضرت امام ابو قاسم عبدالکریم رافعی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 555ھ کو قزوین (اصفہان، ایران) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں ذوالقعدہ 623ھ کو وصال فرمایا۔ آپ محدثِ جلیل، مجتہدِ فقہِ شافعی، امامِ ملت و دین، حجۃُ الاسلام، شیخُ الشّافعیہ، عالم العجم و العرب، مؤرخِ جلیل، شاعرِ اسلام، صاحبِ کرامات اور کئی کُتب کے مصنف تھے۔ فتح العزیز اور المُحَرّر فی الفقہ آپ کی مشہور کتب ہیں۔ فقہِ شافعی میں امام ابو قاسم رافعی اور امام نووی کو شیخین کہا جاتا ہے۔[9] 10 شیخُ الاسلام امام ابنِ ضیاء محمد بن احمد مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 789ھ کو مکۂ مکرمہ کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 17 ذوالقعدہ 854ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین جنّتُ المعلیٰ میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، علومِ شرعیہ وعقلیہ کے ماہر، مسجدِ حرام اور دیگر مدارس کے مدرس، مرجعِ طلبہ و مدرسین، قاضی و مفتی مکۂ مکرمہ، مصلح و مجدد اور 9کُتب کے مصنف ہیں۔ حج کے موضوع پر پانچ جلدوں پر مشتمل کتاب ”اَلْبَحْرُ الْعَمِیْقُ“ آپ کی بہترین تصنیف ہے۔[10] 11 شیخُ الاسلام حضرت علّامہ سیّد عبداللہ بن علوی حداد رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1044ھ تریم یمن میں ہوئی اور 7 ذوالقعدہ 1132ھ کو حاوی تریم میں وصال فرمایا، تریم کے مقبرہ زنبل میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظُ القراٰن، جید عالمِ دین، فقیہِ شافعی، قطبُ الدعوۃ و الارشاد، صاحبِ دیوان عربی شاعر، بارھویں صدی کے مجدد، سلسلہ باعلوی کے شیخ طریقت اور دو درجن کے قریب کُتب کے مصنف ہیں۔ رِسالہ آدابِ سلوکِ مرید یادگار ہیں۔[11] 12 ضیائے ملت و دین حضرت مولانا حکیم غلام محیُ الدّین قریشی دیالوی رحمۃ اللہ علیہ 1282ھ کو دیالی (تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم) میں پیدا ہوئے اور 10 ذوالقعدہ 1363ھ کو وصال فرمایا، مزار دیالی کے تالاب کے کنارے ایک چار دیواری میں ہے، آپ علاقے کے معروف عالمِ دین، حاذق حکیم، کتب کے شائق اور وسیع لائبریری کے مالک تھے۔[12] 13 حضرت مولانا قاضی قادر بخش بغلانی رحمۃ اللہ علیہ 1286ھ کو بستی بغلانی (نزد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان) میں پیدا ہوئے اور 14 ذوالقعدہ 1340ھ کو وفات پائی، مزار مبارک قبرستان چوہڑ کوٹ (بارکھان، ضلع راجن پور جنوبی پنجاب) میں ہے۔ عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے مجازِ طریقت بھی تھے۔ عربی، فارسی اور اُردو پر دسترس حاصل تھی، زندگی بھر دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوال کرکے استفادہ کیا۔[13]

---

(1) الاستیعاب، 2/315 (2) اسد الغابہ، 5/183، تاریخ ابن عساکر، 58/58، 64 (3) الاعلام للزرکلی، 1/48، البدایۃ والنھایۃ، 7/72 (4) حیاتِ کلیم، ص64تا75 (5) تذکرۃ الانساب، ص166 (6) خزینۃ الاصفیاء، 1/259 (7) فیض الملک المتعالی، 2/1573، تذکرہ سنوسی مشائخ، ص56 (8) تذکرہ اولیائے جہلم، ص289 تا 297 (9) المحرر فی الفقہ، 42تا56 (10) البحر العمیق، 1/25تا38 (11) الامام الحداد، ص39، 40، 164، 172 (12) تاریخ جہلم، ص314 (13) جہانِ امام احمد رضا، 5/124تا138۔

دوستی کس سے کرنی چاہئے؟

حیدر علی مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرتِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشاد ہے: ”اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ، فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ“ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کررہا ہے۔ (ترمذی،4/167، حدیث:2385)

اچّھے بچّو! کسی سے دوستی کرنے سے پہلے اچّھی طرح دیکھ لیا جائے کہ سامنے والا کیسے کردار (Character) اور عادت والا ہے کیونکہ دوستی اپنی طرف کھینچتی ہے جیسے ہمارے دوست ہوں گے ہم بھی آہستہ آہستہ ویسے ہی بنتے چلے جائیں گے۔

اچّھے دوست وہ ہوتے ہیں جو دُرُست اسلامی عقائد والے ہوں، اچھے کام کرنے اور برائیوں سے دور رہنے میں ہماری مدد کریں، یونہی مصیبت کے وقت ہمارے کام آئیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اچھے دوست مصیبت کے وقت تمہارا سہارا بنتے ہیں۔ (مساویٔ الاخلاق، ص279، حدیث:689) اسی لئے کہتے ہیں A friend in need is a friend indeed یعنی جو ضرورت کے وقت کام آئے وہی پکا دوست ہوتا ہے۔

پیارے بچّو! ہمارے والدین (Parents) ہمارے فائدے نقصان کو زیادہ بہتر جانتے ہیں لہٰذا جس سے وہ دوستی کرنے سے منع کریں اس سے دُور رہنا چاہئے ورنہ بعد میں نقصان ہوسکتا ہے۔ یونہی اپنی عمر سے بڑے بچّوں کے ساتھ بھی دوستی نہیں کرنی چاہئے۔ اپنے سے زیادہ امیر بچّوں سے دوستی کرنے سے بعض اوقات انسان احساسِ کمتری (Inferiority Complex) کا شکار ہوجاتا ہے لہٰذا اس معاملے میں بھی احتیاط کی جائے۔

اللہ پاک ہمیں اچّھا بننا نصیب فرمائے اور اچّھے دوست عطا کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوری دنیا تک اسلام کی دعوت پہنچانے کے لئے مختلف ملکوں کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے خط روانہ فرمائے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے دعوتِ اسلام لے کر جانے والے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں سے 5 صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے نام خانوں کے اندر چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف مِلا کر وہ پانچ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظِ ”حاطِب“ کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام: 1 دِحْیہ (کلبی) 2 عبدُ اللہ 3 عَمْرو 4 سلیط 5 شُجاع رضی اللہ عنہم۔

د	ح	ی	س	ل	ی	ظ	ر	ہ
ع	ش	ز	ح	ا	ط	ب	گ	ا
و	ج	ش	ج	ا	ر	ل	ب	س
ش	ا	ع	م	ر	و	د	ر	ل
ج	م	د	ح	ی	ا	ح	ک	ی
ا	ع	م	ر	ح	س	ی	ل	ط
ع	ب	د	ا	ل	ل	ہ	ل	ہ

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

اللہ پاک سے محبت

ابو حفص مَدَنی*

پیارے بچو! اللہ پاک ہمارا خالق (Creator) ہے ہمیں اس سے کیسی محبت کرنی چاہئے؟ آیئے اس بارے میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے جانتے ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "اللہ پاک ہم سے ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے لہٰذا ہمیں بھی اللہ پاک سے اپنے ماں باپ اور ہر پیاری سے پیاری چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہئے۔ وہی ہمیں روزی دیتا ہے، کھانا کھلاتا ہے، پانی پلاتا ہے، میٹھے میٹھے آم کھلاتا ہے، ایپل، اورنج، کیسی کیسی نعمتیں اللہ پاک ہم کو کھلاتا ہے! ہم سب کو اللہ پاک سے محبت کرنی چاہئے، اسی نے ہم کو بنایا ہے۔"

پیارے بچّو! جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی بات مانی جاتی ہے، اس لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "ہمیں اللہ کی عبادت کرنی چاہئے، نماز پڑھنی چاہئے اور اس کے تمام اَحکام یعنی اس نے جو جو ہمیں آرڈر فرمائے، ہمیں اُن کو ماننا چاہئے۔"

(مدنی چینل، پروگرام "بچّوں کی تربیت"، موضوع: اللہ پاک کی اپنے بندے سے محبت)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی سچی پکی محبت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو عتیق عطّاری مَدَنی*

سوال: مُلکِ عَرب کو "جَزِیرَۃُ العَرب" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: جیسے جزیرہ چاروں طرف سے پانی میں گھرا ہوتا ہے ایسے ہی اس ملک کو بھی تین طرف سے سمندر اور چوتھی طرف سے دریائے فُرات نے گھیر رکھا ہے اس لئے اسے "جَزِیرَۃُ العَرب" کہا جاتا ہے۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص40 ملخصاً)

سوال: ہمارے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پردادا کو "ہاشِم" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ایک سال قحط کی وجہ سے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ ملکِ شام سے خشک روٹیاں خرید کر لائے، ان کا چُورا کرکے اونٹ کے گوشت کے شوربے میں ثَرید بنا کر حاجیوں کو پیٹ بھر کر کھلایا۔ اس دن سے لوگ ان کو "ہاشم" (یعنی روٹیوں کا چُورا کرنے والا) کہنے لگے۔ (مدارج النبوۃ، 2/8، سیرتِ مصطفیٰ، ص52 ملخصاً)

سوال: حضرت نُوح علیہ السّلام کو "نُوح" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اللہ کریم کے خوف سے بہت زیادہ گریہ وزاری کرنے (یعنی رونے) کی وجہ سے۔ (صراط الجنان، 3/347 ماخوذاً)

سوال: قُریش کن کا لقب ہے؟

جواب: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاندان کی ایک شخصیت حضرت فِہْر بن مالک کا۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص51 ماخوذاً)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے

ارشد اسلم عطاری مدنی*

دادی جان نے آواز دی: ”کب سے نہائے جارہے ہو، کتنا نہاؤ گے ؟اب بس بھی کرو!“

بس کچھ دیر اور دادی اماں!صفدر اور ثاقب دونوں نے مل کر کہا۔ گرمیوں کی شام تھی اس لئے دونوں بھائی صحن میں پودوں کو پانی دینے والے پائپ کے ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے نہانے میں مگن تھے۔

یہ اچانک پانی کو کیا ہو گیا، کیوں بند ہو گیا؟ صفدر نے بڑے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

پانی بند نہیں ہوا بلکہ میں نے ٹونٹی بند کی ہے، جواب ثاقب کے بجائے ان کے ابو سلمان صاحب کی طرف سے آیا تھا۔ پھر سلمان صاحب نے ذرا سخت لہجے میں کہا: آپ دونوں جلدی کپڑے تبدیل کرکے میرے پاس آئیں، ضروری بات کرنی ہے، اور اندر چلے گئے۔

ثاقب: لگتا ہے ابو ناراض ہیں، چلو جلدی کرو اس سے پہلے کہ ابو کا غصہ اور بڑھ جائے۔ کچھ ہی دیر میں دونوں بھائی کپڑے بدل کر ڈائننگ روم میں ابو کے سامنے بیٹھے تھے۔

حیرت کے ساتھ ساتھ دونوں کے چہرے پر پریشانی کے آثار بھی ظاہر تھے کہ پتا نہیں ابو جان کون سی بات پر ناراض ہیں!

سلمان صاحب: پانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اگر ہم اس کی قدر نہیں کریں گے اور اس کو ضائع کریں گے تو اس نعمت سے محروم ہو سکتے ہیں۔

ثاقب نے فوراً کہا: مگر ابو! ہم نے تو پانی نہیں ضائع کیا، ہم تو بس نہا رہے تھے۔

سلمان صاحب: بیٹا! نہانا، صفائی کا خیال رکھنا اچھی بات ہے لیکن جس طرح آپ لوگ آج تفریحاً نہا رہے تھے اس طرح پانی بہت ضائع ہوتا ہے، آپ نے یہ جملہ تو سنا ہی ہوگا **”قطرے قطرے سے دریا بنتا ہے۔“** دونوں نے ایک ساتھ کہا: جی! سنا تو ہے۔ سلمان صاحب: تو بچّو! جس طرح پانی کا خیال کرنے سے اور قطرے قطرے کی حفاظت کرنے سے دریا بنتا ہے یوں ہی قطرہ قطرہ ضائع کرنے سے پانی ختم بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں پانی کا اتنا ہی استعمال کرنا چاہئے جتنی ہماری ضرورت ہو، بِلاوجہ پانی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

ثاقب نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا: ابو! اسکول سے آتے وقت میرے تھرماس میں کچھ پانی بچ جاتا ہے تو میں اسے پھینک دیتا ہوں، اسی طرح گلاس میں پانی رہ جاتا ہے تو اسے بھی گرا دیتا ہوں، یہ غلط ہے کیا؟

سلمان صاحب نے جواب دیا: ہاں! بیٹا یہ غلط ہے۔

صفدر نے بھی ہمت کی اور پوچھا: جب میں دانت بُرش کرتا ہوں یا نہانے کے لئے صابن لگاتا ہوں تو نَل کھلا چھوڑ دیتا ہوں، تو کیا یہ بھی پانی ضائع کرنا ہوگا؟

سلمان صاحب نے اسے بھی سمجھایا: جی بیٹا! ان سب صورتوں میں پانی ضائع ہو رہا ہوتا ہے اور ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ بُرش کرتے، ہاتھ منہ دھوتے یونہی نہاتے ہوئے بعض اوقات جتنا پانی ہم ضائع کرتے ہیں اس کا حساب لگایا جائے تو کئی گیلن بنتے ہیں اور دوسری طرف ہماری دنیا میں ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں لوگوں کو پینے کے لئے بھی صاف پانی میسّر نہیں ہوتا، ہمیں اگر نعمت ملی ہے تو کیا ایسے ضائع کرنی چاہئے؟

بالکل نہیں ابو جان! دونوں بچّوں نے جواب دیا۔

سلمان صاحب کی نصیحت بچّوں کو نہ صرف سمجھ آ گئی تھی بلکہ وہ اس پر عمل کے لئے بھی تیار نظر آ رہے تھے یہ دیکھ کر انہوں نے خوشی سے دونوں بیٹوں کو سینے سے لگا لیا۔

*شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

طوطے اُڑ گئے

بلال حسین عطّاری مدنی*

پہلا منظر: گرمیوں کا موسم

First scene: Summer season

فاختہ: بھولُو بھیّا! مجھے ناریل کے کچھ چھلکے دیجئے گا۔ ”بھولُو دُنبے“ کی ناریل شاپ جنگل میں بہت مشہور تھی سبھی جانور اور پرندے گرمیوں میں یہیں آکر ناریل کے ٹھنڈے پانی سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔ اس وقت بھی کافی جانور بھولُو کی شاپ پر اسٹرا (Straw) لگائے ناریل پانی پینے میں مصروف تھے۔

فاختہ کی آواز پر شرارتی طوطے نے مُڑ کے اس کی طرف دیکھا اور طنز کرتے ہوئے کہا: کیا آج کھانے کو کچھ نہیں مِلا جو ناریل کے چھلکے مانگنے آگئیں؟

فاختہ نے بُرا منائے بغیر جواب دیا: ارے نہیں طوطے بھائی! کھانا تو کھاچکی ہوں، ان چھلکوں سے آہستہ آہستہ بال نکالوں گی تاکہ اپنے لئے ایک اچھا سا گھر بنا سکوں۔

طوطے نے حیرانی سے پوچھا: خیریت؟ تمہیں بڑی فکر ہو رہی ہے نیا گھر بنانے کی!

فاختہ نے شرارتی طوطے کو سمجھاتے ہوئے کہا: ہاں بھائی! تمہیں تو پتا ہے اگلا موسم سردیوں کا ہے اور اوپر سے موسمیات والوں نے بارشوں کی بھی پیشین گوئی کر رکھی ہے، تو بھلا اسی میں ہے کہ اپنے لئے مضبوط سا گھر بنالوں تاکہ آنے والے دِنوں میں پریشانی نہ ہو، میری مانو تو تم بھی سیر سپاٹوں کو چھوڑو اور اپنا گھر بنانے میں لگ جاؤ تاکہ اگلے مہینے تک ایک مضبوط سا گھر تیار ہو جائے۔

طوطا کہنے لگا: فاختہ بی بی! سردی اور بارش نے کون سا کل ہی آجانا ہے؟ میری مانو! یہی تو دن ہیں گھومنے پھرنے اور مزے اڑانے کے، باقی آگے تمہاری مرضی! یہ کہہ کر طوطا پُھر سے اُڑ گیا۔

آہ نادان بھائی! فاختہ نے طوطے کی بے وقوفی پر افسوس کرتے ہوئے کہا اور اپنے کام میں لگ گئی۔

دوسرا منظر: سردیوں کا موسم

Second scene: Winter season

فاختہ اپنے گھر میں کمبل اوڑھے بیٹھی کہانیوں کی کتاب پڑھ رہی تھی جب اسے کسی کی آواز سنائی دی: فاختہ بہن! فاختہ بہن! مجھے اپنے گھر میں جگہ دے دو، بہت سردی لگ رہی ہے اس نے باہر آکر دیکھا تو طوطا بھائی بارش میں بھیگا، ٹھنڈ کے مارے بُری طرح کانپ رہا تھا۔

فاختہ نے طوطے کو جھاڑ پلاتے ہوئے کہا: میں نے دن رات محنت کرکے گھر بنایا ہے، تمہیں جگہ دے دوں تو خود کہاں رہوں گی؟ تم گرمیوں کے موسم میں کہاں تھے! اپنے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

لئے گھر نہیں بنا سکتے تھے؟

طوطے نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا: مجھے بہت سردی لگ رہی ہے اور بارش ہے کہ رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہی، اس طرح تو میں بیمار پڑ جاؤں گا۔ پلیز! میری مدد کرو!

مگر فاختہ نے اس کی ایک نہ سُنی اور You can go (یعنی تم جاسکتے ہو) کہتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔

فاختہ کا انکار سُن کر طوطے کے تو اپنے ہی "طوطے اُڑ گئے" اور اسے پوری رات بارش میں کانپتے ہوئے ہی گزارنی پڑی۔

اب اس کو احساس ہو چکا تھا کہ یہ سب میری سُستی (Laziness) کا نتیجہ ہے۔ کاش! گھومنے پھرنے کے بجائے میں بھی گھونسلہ بنا لیتا۔

پیارے بچّو! امتحانات (Exams) کی تیاری پہلے سے کرنا چاہئے اگر ہم کل کل کرتے رہیں گے تو یاد رکھیں کہ Tomorrow never comes یعنی "کل" کبھی نہیں آتی، یہ بات بالکل نہیں سوچنی کہ کچھ نہیں ہوتا دیکھی جائے گی! ورنہ طوطے کی طرح آپ کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ذہین بچے

کھجور کا درخت

ابو طیب عطّاری مدنی*

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابہ کے ساتھ تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے پوچھا: ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے، ہمیشہ ہی پھل دیتا ہے اور وہ مسلمان مرد کے مُشابہ (Resemble) ہوتا ہے، بتاؤ! وہ کونسا درخت ہے؟

پیارے بچّو! کیونکہ درخت بہت زیادہ ہیں لہٰذا ایسا کونسا درخت ہو سکتا ہے؟ اس لئے وہاں پر موجود صحابہ اس بارے میں سوچنے لگ گئے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن بڑے صحابہ موجود تھے، ان کے ادب کی وجہ سے میں نہیں بولا اور خاموش رہا۔

کچھ دیر بعد نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب دیکھا کہ کوئی بھی جواب نہیں دے پا رہا تو آپ نے خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بعد میں عرض کی: میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی وجہ سے میں خاموش رہا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔

(بخاری، 3/253، حدیث:4698)

پیارے بچّو! حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ آپ کا شمار "صِغار صحابہ" یعنی کم عمر صحابہ میں ہوتا ہے۔

بچّو! ہمیں بھی چاہئے اپنے بڑوں کا ادب و احترام کریں اور اگر ہمیں کسی سوال کا جواب آتا ہو تو ادب و احترام کا خیال رکھتے ہوئے بڑوں کی موجودگی میں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کیسی بچت؟

ابو عُبید عطّاری مَدَنی*

ننّھے میاں کتابیں بستے میں رکھ رہے تھے جب ابّو نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا: بیٹا ہوم ورک مکمل کر لیا آپ نے؟ ہاں جی! ابو جان!

ننھے میاں کا جواب سُن کر ابّو بولے: چلو پھر جلدی سے آجاؤ میں مارکیٹ سے کچھ سامان لینے جارہا ہوں سوچا آپ کو بھی لے چلوں۔ مارکیٹ سے ضروری سامان خریدنے کے بعد ابّو ننھے میاں کے لئے بیکری سے بسکٹ خرید کر باہر نکلے تو ننھے میاں کو آواز سنائی دی: مسجد کی تعمیر میں حصہ ملایئے اور جنّت میں گھر بنایئے!

ابّو جان یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ننھے میاں نے پوچھا۔

ابو نے اپنی جیب سے 50 روپے والے دو نوٹ نکالے اور ننھے میاں کو دیتے ہوئے کہا: بیٹا! مارکیٹ کی مسجد ابھی مکمل نہیں بنی ہے تو یہ اسی کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں، جاؤ! یہ انہیں دے آؤ، ننھے میاں پیسے پکڑ کے مسجد کے گیٹ کی طرف چلے آئے جہاں دو باعمامہ نوجوان ٹیبل رکھے چندہ (Donation) جمع کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں اور بھی لوگ انہیں چندہ جمع کروا رہے تھے، اپنی باری آنے تک ننھے میاں کے ذہن میں ایک خیال آیا اور انہوں نے ایک نوٹ جیب میں رکھا اور دوسرا جمع کرواکر ابّو کے ساتھ گھر چلے آئے۔

گھر پہنچ کر ابّو تو اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ ننھے میاں دادی کے پاس پہنچ گئے، باتوں باتوں میں ننھے میاں جیب سے پیسے نکال کر کہنے لگے: دادی! یہ دیکھئے آج میں نے ابو کے 50 روپے بچا لئے۔

ہیں! وہ کیسے ننھے میاں؟ دادی نے پوچھا۔

ننّھے میاں نے مارکیٹ والی ساری بات بتادی تو دادی پوچھنے لگیں: ننھے میاں جب آپ کے ابّو نے دونوں نوٹ چندے میں جمع کروانے کے لئے دیئے تھے تو آپ نے ایک کیوں جمع کروایا؟

دادی! وہاں اتنے سارے لوگ تو پیسے دے رہے تھے تو میں نے سوچا ابّو کے آدھے پیسے بچا لیتا ہوں۔ اس وقت ابّو کو بتا نہیں سکا، رات کے کھانے (Dinner) پر انہیں بتادوں گا، دادی! ابّو بہت خوش ہوں گے نا! ننھے میاں نے اپنی بات ختم کرکے دادی کا چہرہ دیکھا تو محسوس ہوا کہ دادی نے ان کی بات پہ کسی قسم کی خوشی کا مُظاہرہ نہیں کیا بلکہ کسی سوچ میں مگن تھیں۔ کچھ دیر بعد کہنے لگیں: ننھے میاں! آپ کو پتا ہے قحط کسے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔
① ملکِ شام سے خشک روٹیاں خرید کر لائے ② ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے ③ میٹھے میٹھے آم کھلاتا ہے ④ "بچّے من کے سچّے" ⑤ 50 روپے والے دو نوٹ نکالے ◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔
(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کہتے ہیں؟ جی نہیں دادی اماں۔

جب بارشیں بالکل ہی نہ ہوں یا کم ہوں تو پانی کی کمی کے ساتھ ساتھ فصلیں بھی کم پیدا ہوتی ہیں اسے ہی قحط کہتے ہیں، لوگوں کا بھوک اور پیاس سے برا حال ہو جاتا ہے۔ آیئے میں آپ کو ایک سچّا واقعہ سناتی ہوں: ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قَحْط پڑا تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: شام ہونے سے پہلے اللہ پاک تمہاری یہ تکلیف دور کر دے گا۔ صبح ہوئی تو گندم اور کھانے کے سامان سے لَدے ہوئے ایک ہزار اونٹوں کا قافلہ آ گیا، یہ سارے اونٹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تھے۔ صبح کے وقت ہی تاجر لوگ حضرت عثمان کے پاس پہنچ گئے، حضرت عثمان نے ان سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: آپ کے ایک ہزار اونٹ آئے ہیں جن پر گندم اور دیگر چیزیں لَدی ہوئی ہیں، آپ وہ ہمیں بیچ دیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا: کتنا منافع (Profit) دو گے؟ انہوں نے کہا: دس روپے کی چیز کے بارہ روپے، آپ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: چودہ روپے لے لیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے زیادہ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا: دس کی چیز کے پندرہ لے لیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا: مدینہ کے تاجر تو ہم ہیں، آپ کو کون زیادہ دے رہا ہے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایک روپے پر دس روپے مل رہا ہے، کیا تم اس سے زیادہ دو گے؟ انہوں نے کہا: ہم اتنا زیادہ نہیں دے سکتے۔ آپ نے فرمایا: اے تاجرو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے کھانے پینے کا یہ تمام سامان مدینے کے ضرورت مندوں کے لئے صدقہ کر دیا ہے۔ (الریاض النضرۃ، 2/43)

ننھے میاں نے فوراً پوچھا: دادی! ان کو اتنا زیادہ منافع کس نے دیا؟

دادی نے کہا: ہمارے پیارے اللہ پاک نے! اللہ کی راہ میں جو ایک روپیہ صدقہ کرتا ہے اسے دس روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے حضرت عثمان نے کھانے پینے کا سارا سامان صدقہ کر کے دس گنا صدقہ کرنے کا ثواب پا لیا۔

ننھے میاں نے سَر ہلاتے ہوئے کہا: اچھا تو یہ بات ہے۔

دادی فوراً اپنے مقصد کی طرف آتے ہوئے بولیں: ننھے میاں! غریبوں کی مدد کرنا، مسجد میں چندہ دینا، دین کے کام کی مدد کے لئے پیسے دینا یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے، کم پیسے دیتے ہوئے یہ نیّت نہیں ہونی چاہئے کہ میں نے پیسے بچا لئے بلکہ اللہ کی راہ میں جتنا زیادہ دیا جائے ثواب بھی کئی گنا زیادہ ملتا ہے اور حقیقی بچت (Saving) بھی یہی ہے، اب مجھے بتاؤ! جب آپ کے ابّو کو پتا چلے گا کہ ننھے میاں نے ان کے ثواب میں کمی کر دی تو کیا وہ خوش ہوں گے؟

ننھے میاں جو واقعہ سُن کر اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ حقیقی بچت ثواب ہی ہے انہیں اب پتا چل گیا تھا کہ ابو خوش نہیں ہوں گے بلکہ بُرا مانیں گے لہٰذا جواب دینے کے بجائے شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا، پھر پوچھنے لگے: دادی! اب کیا کروں؟

دادی نے کہا: آپ ابّو کو ساری بات سچ سچ بتا دینا اور انہیں کہنا کہ اگلی بار بازار جائیں تو مجھے بھی ساتھ لیتے جائیں میں نے یہ پیسے مسجد کے چندے میں جمع کروانے ہیں۔ ٹھیک ہے دادی اماں! یہ کہہ کر ننھے میاں ابّو کے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔ (جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 ذوالقعدۃ الحرام)

نام مع ولدیت:---------------- عمر:---- مکمل پتا:--

① مضمون---------------- صفحہ---- لائن------، ② مضمون---------------- صفحہ---- لائن-----------

③ مضمون---------------- صفحہ---- لائن------، ④ مضمون---------------- صفحہ---- لائن-----------

⑤ مضمون---------------- صفحہ---- لائن------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ذوالحجۃ الحرام 1441ھ کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

قراٰنِ پاک ہدایت کی کتاب ہے، اس میں دین و دنیا کو سنوارنے کے لئے بہترین اُصول بیان کئے گئے۔ قراٰنِ کریم کی تعلیم کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے بہت سے شعبہ جات خدمت میں مصروف ہیں۔ پاکستان کے شہر لاہور کے علاقے فضل پورہ میں واقع ”مدرسۃُ المدینہ فضل پورہ“ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

”مدرسۃُ المدینہ فضل پورہ (لاہور)“ کی تعمیر کا آغاز 1992 میں ہوا اور اللہ پاک کے فضل سے اسی سال تعلیمِ قراٰن کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 5 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 900 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 2 ہزار بچّے ناظِرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرچکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فارغ ہونے والے 400 طلبہ نے درسِ نظامی (عالِم کورس) میں داخلہ لیا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 100 طَلَبہ درسِ نظامی مکمل بھی کرچکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ فضل پورہ“ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ فضل پورہ (لاہور)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 14 سالہ محمد نبیل عطاری بن محمد ندیم صدیقی کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 62 دنوں میں ناظرہ مکمل کیا اور 11 ماہ میں قراٰنِ کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ روزانہ قراٰنِ کریم کا ایک پارہ پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں تأثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: مَاشَآءَ اللہ! بہت اچّھا بچّہ ہے، پڑھائی کے حوالے سے کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ دورانِ تعلیم قراٰنِ کریم کے تین پارے منزل میں سنانے کا معمول تھا اور حفظ مکمل ہونے کے بعد روزانہ ایک پارہ سنانے کی عادت ہے۔

جوائنٹ فیملی سسٹم اور بچوں کے جھگڑے

ابنِ جیلانی مدنی*

ہمارے ہاں بہت سے گھرانوں میں مُشتر کہ خاندانی نظام (Joint family system) رائج ہے، جہاں اس نظام کے بہت سے فوائد ہیں وہیں کچھ ضِمنی اثرات (Side effects) بھی ہیں جو حقیقتاً تو معمولی حیثیت رکھتے ہیں لیکن بعض اوقات ہمارے ردِّ عمل کی وجہ سے بڑے اثرات کے حامل قرار پاتے ہیں، انہیں میں سے ایک مسئلے "بچّوں کے جھگڑے" پر آج ہم گفتگو کریں گے۔

مُشتر کہ خاندانی نظام میں رہتے ہوئے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچّے کبھی کھیل ہی کھیل میں تو کبھی واقعی لڑائی جھگڑے میں ایک دوسرے کو پیٹ ڈالتے یا چوٹ پہنچا دیتے ہیں۔ ایسے میں والدین کو صبر و تحمّل کے ساتھ ساتھ عقلمندی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ بچّوں کے آپس کے مسائل ہمیشہ کیلئے نہیں بلکہ بسا اوقات چند لمحوں کیلئے ہوتے ہیں ایسے میں والدین دخل اندازی نہ کریں تو وہی بچّے پھر سے اکٹھے کھیل رہے ہوں گے جبکہ اس کے بَرعکس رویّہ اپنانا خود اُن کے اور بچّوں کے لئے بھی نقصان دہ ہوگا کیونکہ آپ چیزوں کو جتنا بڑا بناتے جائیں گے وہ اتنی بڑی بنتی جائیں گی۔ سات باتوں پر عمل کرنا بہت مفید ہے:

1 گھر میں سبھی بچّوں کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ سبھی پیار محبت اور اتفاق کے ساتھ رہیں۔ بِالخصوص بڑے بچّوں کو یہ تربیت دینی چاہئے کہ وہ چھوٹے بہن بھائی اور کزنز (چچازاد، تایازاد بہن بھائی وغیرہ) کا خیال رکھیں آپس میں کھیلتے ہوئے کسی ایک کو دوسرے کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرنے دیں۔

2 بچّوں کی آپسی مار پیٹ میں اگر صورتِ حال زیادہ خراب نہ ہو تو والدین کو نظر انداز (Ignore) کرنا چاہئے، کیونکہ اس لڑائی پر آپ کی طرف سے دیا جانے والا ردِّ عمل ہی بچّوں کا اگلا لائحۂ عمل طے کرے گا، وہ آپ سے سیکھتے ہیں آپ ہی اگر چھوٹی سی بات کو جنگ میں بدل دیں گے تو بچّے بھی اگلی بار وہی کریں گے کیونکہ دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ بچّے شروع شروع میں واقعی صلح کرلیتے ہیں لیکن والدین کے ایسے مستقل رویّہ کو دیکھ کر وہ بھی آپس میں نفرتیں پال لیتے ہیں۔

3 والدین کو خود کے ساتھ ساتھ بچّوں کا بھی یہی ذہن بنانا چاہئے کہ ہم سب اکٹھے ہیں تو ایک ہی فیملی ہیں لہٰذا جیسے بھائی بھائی میں لڑائی کو بڑا مسئلہ نہیں بنایا جاتا ایسے ہی کزنز میں بھی یہی رویّہ رکھا جائے۔

4 ضرورتاً بچّوں کے جھگڑے میں دخل اندازی کرنی ہی پڑ جائے تو والدین کو فریق بننے کے بجائے بڑے پَن کا مظاہرہ

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کرنا چاہئے اور کسی بھی بچّے کو خصوصی اہمیت دیئے بغیر سب کی بات سُنی جائے اور حسبِ ضرورت تفہیم اور نرمی سے سمجھانے کا سلسلہ کیا جائے۔

5 یقیناً اخلاقی تربیت کیلئے ڈانٹ ڈپٹ اسے کی جاتی ہے جو اپنا ہو لہٰذا اپنے بھتیجے وغیرہ کو سمجھانے کیلئے ڈانٹنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کسی فساد کا اندیشہ ہو تو اس سے بچا جائے۔

6 بعض اوقات بچّوں کی لڑائی کا سبب ہم خود بن رہے ہوتے ہیں کہ بچّوں کے درمیان ان کی ذہنی صلاحیت یا جنس (Gender) کی بنیاد پر فرق رکھتے ہوئے کسی ایک کو چہیتا اور لاڈلا بنائے رکھتے ہیں اور دوسرے سے بے رُخی برتتے ہیں، ایسے میں نظر انداز (Ignore) ہونے والا بچّہ ہمارے اس رویے کا بدلہ دوسرے بچّوں سے لیتا ہے۔ یونہی بعض اوقات کوئی ایک بچّہ ہمارا لاڈلا ہونے کا غلط فائدہ بھی اٹھاتا ہے لہٰذا بچّوں کو ابتداءہی لڑائی سے بچانے کے لئے ہمیں اپنے رویّہ پر بھی نظرِ ثانی کرتے رہنا چاہئے۔

7 والدین کو اس طرف بھی توجّہ دینی چاہئے کہ میڈیا وغیرہ نے بچّوں کی اکثریت کو بہت چالاک اور ہوشیار بنا دیا ہے، وہ زمانے چلے گئے جب کہا جاتا تھا کہ ”بچّے من کے سچّے“، لہٰذا صرف ان کے کہنے پر کوئی قدم نہ اٹھایا جائے بلکہ خود بھی دیکھ بھال لیا جائے کہ واقعی کچھ ہوا بھی ہے یا سارے بچّے مل کر کسی ایک کے خلاف مورچہ بنائے ہوئے ہیں اور کوئی جھوٹی کہانی گھڑ رہے ہیں!

خیال رہے کہ مشترکہ خاندانی نظام میں سبھی بچّوں کو اپنا سمجھنا چاہئے لیکن کہیں دوسرے بچّوں کی بے جا رعایت اور طرف داری کرتے ہوئے اپنے ہی بچّوں کو اپنا دشمن مت بنا لیجئے گا۔ یونہی اپنے بچّوں کی غلطی کے باوجود ان کی بے جا طرف داری ان کے بگڑنے کا سبب بن سکتی ہے، لہٰذا ایسے معاملات میں ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنے کے بعد اِعْتدال اور میانہ روی کو سامنے رکھتے ہوئے ایسی صورتِ حال سے نپٹنا چاہئے، کبھی نظر انداز، کبھی صرف زبانی تفہیم تو کبھی حسبِ ضرورت شرعی حُدود و قیود میں رہتے ہوئے تھوڑا سخت رویّہ اپنانے سے اِنْ شَآءَ اللہ نتائج مثبت ملیں گے۔

نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچّوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچّوں کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنایئے۔ والد یا مرد سرپرست بچّوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						
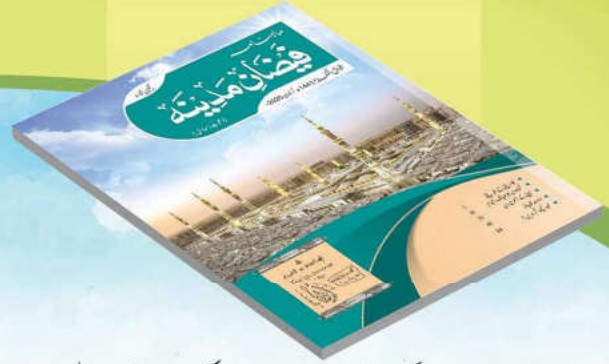
1 میں بڑا ہو کر اللہ ربُّ العزّت کی رضا کے لئے دینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خادم اور عالم بنوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔
(حافظ محمد علی قادری، عمر10 سال، گجرات)

2 میں بڑی ہو کر حافظِ قراٰن بنوں گی، اِنْ شَآءَ اللہ۔ (مومنہ سلیم، عمر10 سال، لاہور) 3 میں بڑا ہو کر حافظِ قراٰن بنوں گا۔ (سیّد مشتاق، جیکب آباد) 4 میں بڑی ہو کر نیکی کی دعوت دوں گی کہ سب (اسلامی بہنیں) اجتماع میں آئیں۔ (عینی، روہڑی) 5 میں بڑی ہو کر عالمہ بنوں گی۔ (اقصیٰ، لاڑکانہ) 6 میں بڑی ہو کر عالمہ بنوں گی۔ (فضا، روہڑی)

7 Dream job: interior designing/architect; Change the environment and place so children can learn more easily. I also want to create one place with different rooms for different classes, so there are no problems for the teachers, and students of dawat-e-islami. (Mahasin Soneji d/o Mohammed Soneji, Age: 12, Karrabah Road Auburn, Australia)

(انٹیریئر ڈیزائنر / آرکیٹکٹ بن کر اسکول کا ڈیزائن اور ماحول ایسا ترتیب دینا چاہتی ہوں جس کے ذریعے بچّے زیادہ آسانی سے سیکھ سکیں گے، اور میں دعوتِ اسلامی کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے بھی مختلف کلاسز اور کمروں پر مشتمل ایک عمارت بنانا چاہتی ہوں جہاں انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ (محاسن سونیجی بنتِ محمد سونیجی، عمر12 سال، خرباہ روڈ ابران آسٹریلیا))

دستخط	عشاء	مغرب	عصر	ظہر	فجر	ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ
						16
						17
						18
						19
						20
						21
						22
						23
						24
						25
						26
						27
						28
						29
						30

نام ---------------- ولدیت ----------------
عمر --------- والد یا سرپرست کا فون نمبر ----------------
گھر کا مکمل پتا --------------------------------

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔
اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90 فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان محرم الحرام 1442ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

عملِ نیک کیا بھی تو چُھپانے نہ دیا

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اوّل تو نفس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے ہی نہیں دیتے اور اگر ہم محنت و کوشش کرکے کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نفس و شیطان ہماری عبادت کو مقبول ہونے سے روکنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے آزماتے ہیں جن میں سے ”رِیا“ ایک مضبوط ہتھکنڈا ہے۔

رِیاکاری کیا ہے؟ ”اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا ریاکاری کہلاتا ہے۔“ گویا عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔(1)

قراٰنِ کریم میں ریا سے بچنے کا حکم: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠(۱۱۰)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔(2)

ریاکار کی علامات: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو جوش دکھائے (2) اس کی تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) اگر مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔(3)

ریاکاری کے چند نقصانات: (1) رِیاکار کا عمل قبول نہیں ہوتا(4) (2) ریاکار سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے(5) (3) ریاکار اپنے رب کی توہین کرنے والا ہوتا ہے(6) (4) ریاکار زمین و آسمان میں مَلْعُون ہے(7) (5) ریاکار اپنے رب کو ناراض کرنے والا ہوتا ہے(8) (6) ریاکار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔(9)

ریاکاری کے چند علاج: (1) اللہ پاک سے دعا کیجئے (2) ریاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے (3) اِخلاص اپنائیے (4) نیت پر نظر رکھئے (5) اکیلے ہوں یا لوگوں کے سامنے ایک سا عمل کیجئے (6) نیکیاں چھپائیے (7) اَوراد و وظائف پڑھنے کی عادت بنائیے۔

پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ ہمارے شب و روز نیک بننے میں گزر رہے ہیں یا خود کو نیک ثابت کرنے میں؟ یاد رکھیں! عمل کو ریاکاری سے بچانا، عمل کرنے سے زیادہ مشکل کام ہے، اس مشکل کام کو سر انجام دینے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اچھے اخلاق و اوصاف آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے، ہر اسلامی بہن کو چاہئے کہ فکرِ مدینہ اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرکے ریاکاری سمیت دیگر تمام ظاہری و باطنی اَمراض سے شفا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

ریاکاری کے مزید نقصانات اور بچنے کے طریقے جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”ریاکاری“ کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

---

(1) نیکی کی دعوت، ص66 (2) پ16، الکھف: 110 (3) الزواجر، 1/75 (4) حلیۃ الاولیاء، 2/139، رقم: 1732 (5) معجم کبیر، 12/136، حدیث: 12803 (6) مسند ابی یعلیٰ الموصلی، 4/380، حدیث: 5095 ماخوذاً (7) مجمع الزوائد، 10/377، حدیث: 17948 ماخوذاً (8) سابقہ حوالہ، 10/383، حدیث: 17664 ماخوذاً (9) سابقہ حوالہ، 10/376، حدیث: 17646 ماخوذاً۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ لڑکیوں کی ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لڑکیوں کی ناک اور کان چھیدنے کی اجرت لینا جائز ہے، کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں عورتوں کا ناک و کان چھدوانا، جائز ہے، پس جب ان کا چھدوانا، جائز ہے، تو دوسرے کا چھیدنا اور اس کی اجرت لینا بھی جائز ہے۔

البتہ یاد رہے کہ اس مقصد کے لئے اجنبی مرد کا بالغہ یا نابالغ مشتہاۃ (قابلِ شہوت) لڑکی کا کان دیکھنا یا کسی بھی حصۂ بدن کو چھونا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

اجنبیہ کے اعضائے ستر کی طرف دیکھنا اور اس کے کسی بھی حصۂ بدن کو چھونا، جائز نہیں، یہی حکم مشتہاۃ لڑکی کا ہے، البتہ بہت چھوٹی بچی جو شہوت کی حد تک نہ پہنچی ہو، اس کا حکم جُدا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورتوں کا جماعت کے ساتھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ عورتوں کا مِلکر صلوٰۃ التسبیح پڑھنا کیسا؟ یعنی ایک عورت امامت کرے اور بقیہ اس کی اِقتداء میں نماز پڑھیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ نوافل کی کثرت یقیناً رب تعالیٰ کے قُرب کا ذریعہ اور کثیر فضائل کے حُصول کا سبب ہے، یہاں تک کہ کل بروزِ قیامت فرائض کی کمی بھی نوافل سے پوری کی جائے گی۔

لیکن یاد رہے عورتوں کا مِلکر صلوٰۃ التسبیح یا کوئی بھی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا، جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی جماعت مطلقاً مکروہِ تحریمی ہے، خواہ وہ فرض نماز ہو، صلوٰۃ التسبیح ہو یا دیگر نوافل ہوں اور امام چاہے پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو کر امامت کروائے یا آگے بڑھ کر، بہر صورت مکروہ ہے، بلکہ آگے کھڑی ہو کر امامت کروانے میں کراہت دوہری ہو جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کا مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن گھر میں بچیوں کو قرآنِ پاک پڑھاتی ہے۔ اگر اس اسلامی بہن کے مخصوص دنوں میں بچیاں سبق سناتے ہوئے آیتِ سجدہ تلاوت کریں، تو کیا اس پڑھانے والی اسلامی بہن پر سجدۂ تلاوت لازم ہو گا؟ بالغ بچی آیتِ سجدہ تلاوت کرے، تو کیا حکم ہو گا اور نابالغ تلاوت کرے، تو کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس اسلامی بہن کے مخصوص دنوں میں آیتِ سجدہ سننے سے اس پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہو گا، کیونکہ حائضہ عورت آیتِ سجدہ خواہ خود تلاوت کرے یا کسی دوسرے سے سنے، خواہ وہ تلاوت کرنے والا بالغ ہو یا نابالغ، بہر صورت اس عورت پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

فرسٹ ایڈباکس گھر کی ضرورت

ڈاکٹر اِرَم حیدر عطاریہ*

کام کرتے وقت خواتین ایسی صورتِ حال سے دوچار ہوجاتی ہیں جس کے لئے ابتدائی طبی امداد کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ گھر میں فرسٹ ایڈ باکس اور اسے استعمال کرنے کے حوالے سے بنیادی معلومات حاصل ہوں۔ اس کے لئے فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ لینا بہت کارآمد ہوگا۔

فرسٹ ایڈ باکس کے حوالے سے اہم اور مفید نکات پیش ہیں:

• فرسٹ ایڈ باکس دو طرح سے تیار کیا جاسکتا ہے، ایک تو عمومی حالات دیکھتے ہوئے کہ روز مرہ کی زندگی میں انسان کو جن بیماریوں یا حادثات سے واسطہ پیش آسکتا ہے، دوسرا اپنے گھریلو حالات مثلاً گھر کا فَرد کون کون سی بیماری میں مبتلا ہے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مزید یہ کہ کسی ڈاکٹر وغیرہ سے مشورہ بھی کرلیجئے تاکہ کوئی کمی نہ رہ جائے۔

• عموماً فرسٹ ایڈ باکس ان چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے: آلودگی سے پاک پٹیاں، زخم کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے محلول / صابن اور چھوٹے اینٹی بائیوٹک تولیے یا وائپس۔ تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی دنیا میں ابتدائی طبی امداد (First Aid) کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حادثہ وقت اور جگہ دیکھ کر نہیں ہوتا کبھی بھی اور کہیں بھی ایسی صورت پیش آسکتی ہے جس کے لئے بنیادی طبی سامان کی ضرورت ہو۔ لہٰذا ایسے وقت میں جان بچانے یا تکلیف سے آرام پہنچانے کے لئے فرسٹ ایڈ باکس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کھیل کود کے دوران بچے یا باورچی خانے میں جراثیم زدگی کی روک تھام کے لئے اینٹی بائیوٹک مرہم وغیرہ۔ دل کے امراض کی ابتدائی دوائیاں، دَمہ کے لئے انہیلر، قبض کشا، پیٹ کی تیزابیت دور کرنے کی دوا، پیچش روکنے کی دوا، بخار کی ابتدائی دوا، اینٹی الرجک، کھانسی کا شربت، روئی، ٹارچ، ٹیپ، قینچی، شوگر اور بلڈ پریشر کی نگرانی کے آلات، تھرمامیٹر وغیرہ۔

• تاریخِ تنسیخ (یعنی Expiry date) کے حساب سے ادویات (Medicines) کو بدلتے رہنا چاہئے، لہٰذا ہر مہینے ایک بار باکس کو چیک کرلیں اور ضروری چیزوں کے ردوبدل کے ساتھ دوائیوں کی تاریخ بھی دیکھ لیں۔

• بہت بہتر ہے کہ اس کیلئے ایک جگہ مقرر ہونی چاہئے جہاں گھر کے ہر سمجھ دار شخص کی آسانی سے رسائی ممکن ہو۔

• "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ابتدائی شماروں میں "ابتدائی طبی امداد" کے مضامین شائع کئے گئے ہیں، ان کا مطالعہ بہت فائدہ مند ثابت ہوگا کہ اس میں آپ مختلف ہنگامی حالات جیسا کہ کرنٹ، آگ، گرمی، کتے کا کاٹنا، چوٹ لگنا وغیرہ کے بارے میں بہت سی تدابیر اور بنیادی معلومات جان سکیں گے۔ یہ شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔ www.dawateislami.net

اللہ پاک ہم سب کو تمام تر ظاہری و باطنی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*ہارٹ اسپیشلسٹ
جنرل ہاسپٹل، لاہور

کھانا پکانے کے طریقے

نَوَرتَن شربت

اُمِّ حریم عطاریہ

درکار اشیاء:

- دودھ: ایک کلو
- تُخمِ ملنگاں: ایک کھانے کا چمچ
- کنڈینسڈ دودھ: آدھا کپ
- جیلی (دو رنگ کی): آدھا پیکٹ
- کٹے ہوئے پستہ بادام: حسبِ ضرورت
- زَعفران: دو کھانے کے چمچ
- اُبلی ہوئی رنگ برنگی سوّیاں: 1/4 کپ
- عرقِ گلاب: 1/2 کپ
- کوٹی ہوئی برف: حسبِ ضرورت
- آئس کریم: ایک کپ

بنانے کا طریقہ:

1. پہلے لال اور ہری جیلی (Jelly) کو الگ الگ پانی میں گھول کر جیلی کے کیوبز بنالیں۔
2. تُخمِ ملنگاں کو پانی میں بھگو کر رکھ دیں اور اس میں زعفران (Saffron) ڈال دیں۔
3. اب بلینڈر میں آئس کریم، دودھ، کنڈینسڈ ملک (Condensed milk) اور عرقِ گلاب ڈال کر 30 سیکنڈ کے لئے بلینڈ کرنے کے بعد اسے ایک جگ میں ڈال دیں اور جیلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (کاٹ کر) اور رنگ برنگی سوّیاں ڈال کر ساتھ ہی برف (Ice) اور بادام پستہ بھی ڈال دیں۔
4. آخر میں تخمِ ملنگاں ڈال کر پیش کریں۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

شارٹ کورسز: ✱ مجلسِ شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام راولپنڈی میں بذریعہ اسکائپ ون ڈے سیشن کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں کم و بیش 38 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلسِ مشاورت کی رُکن اسلامی بہن نے "صالحات اور راہِ خدا میں خرچ" کے موضوع پر بیان کیا اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرنے، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لینے اور اعتکاف کی سعادت پانے کی ترغیب دلائی ✱ کراچی ریجن، فیصل آباد ریجن اور ملتان ریجن میں شعبۂ تعلیم سے وابستہ شخصیات کے درمیان آن لائن کورس "رَمَضان کیسے گزاریں؟" کا انعقاد کیا گیا جس میں لیڈی ڈاکٹرز، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس سمیت 92 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبَلِّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو رَمَضان کے فضائل، روزے کے مَسائل، شبِ قَدْر کی خصوصی عبادات اور اعتکاف کے مسائل سے متعلق معلومات فراہم کیں ✱ کراچی ریجن میں "رمضان کیسے گزاریں؟" کورس کے علاوہ شخصیات اسلامی بہنوں کیلئے آن لائن کورسز "اپنی نماز دُرست کیجئے" اور "موجودہ حالات اور اگلا راستہ" کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبوں سے وابستہ شخصیات خواتین نے بذریعہ انٹرنیٹ شرکت کی۔ مُبَلِّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کے ذریعے مختلف موضوعات پر اسلامی بہنوں کی تربیت کی۔ کورس میں شریک شخصیات نے مختلف اچھی اچھی نیتیں بھی کیں ✱ مجلسِ شعبۂ تعلیم کے زیرِ اہتمام شہداد پور کابینہ کے شہر "سَکْرَنڈ" میں اسکائپ اور کانفرنس کال کے ذریعے "فیضانِ تلاوت کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں شخصیات خواتین نے شرکت کی۔ کورس کے دوران "ہفتہ وار شخصیات اجتماع" کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں زون ذمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اجتماعِ پاک میں شریک اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے، آن لائن کورسز کرنے اور اپنے عطیات دعوتِ اسلامی کو جمع کروانے کی ترغیب دلائی۔

کفن دفن تربیتی اجتماعات: مجلسِ تجہیز و تکفین کے زیرِ اہتمام مارچ 2020ء میں پاکستان کے شہروں لاہور، کراچی، حیدرآباد، فیصل آباد، اسلام آباد اور ملتان میں 920 مقامات پر کفن دفن اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں کم و بیش 14ہزار730 اسلامی بہنوں کو دُرست طریقے سے میت کو غسل دینے کا طریقہ سکھایا گیا۔
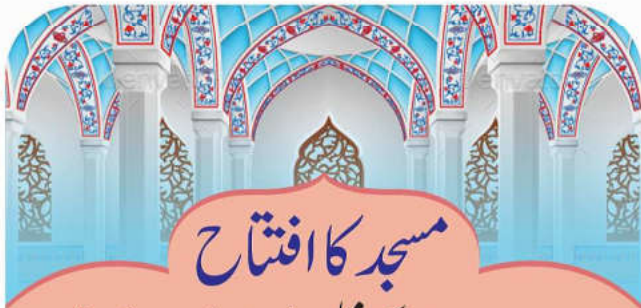
مسجد کا افتتاح

دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّامُ المساجِد کے تحت حیدرآباد سندھ کے علاقے لطیف آباد نمبر 12 میں "جامع مسجد فیضانِ حلیمہ سعدیہ" کا افتتاح کیا گیا۔ دعوتِ اسلامی کے کابینہ نگران اسلامی بھائی نے باجماعت نمازِ عصر کی اِمامت فرما کر مسجد کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مقامی اسلامی بھائیوں نے خوشی کا اظہار کیا اور مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام: گزشتہ دنوں یوکے لندن ریجن میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کی بدولت ایک غیر مسلم عورت نے اسلام قبول کرلیا جن کا اسلامی نام بھی رکھا گیا۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام انہیں نیو مسلم کورس بھی کروایا گیا۔ مَاشَآءَاللہ نومسلم اسلامی بہن نے رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرنا شروع کردی۔

"سیرتِ مصطفٰی" کورس: ● مجلسِ شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام یوکے ویسٹ مڈلینڈز کے شہر برمنگھم میں بذریعہ اسکائپ "سیرتِ مصطفٰی کورس" کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً35 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبَلِّغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت سے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے اپنی زندگی سنّت کے مطابق گزارنے، مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی ● مجلسِ شارٹ کورسز کے تحت برمنگھم ریجن کے ویسٹ مڈلینڈز ایریا میں بذریعہ اسکائپ "تجہیز و تکفین کورس" کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً69 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو غسلِ مَیّت اور کفن دَفن کے طریقے سے متعلق آگاہی فراہم کی نیز انہیں اس شعبے کے تحت مدنی کاموں میں حصہ لینے کا ذہن دیا ● یوکے کے ویسٹ مڈلینڈز کے کونٹری ڈویژن اور ساؤتھ برمنگھم کے پانچ علاقوں میں "رَمَضان کیسے گزاریں؟" کورس کا انعقاد کیا گیا جن میں تقریباً188 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبَلِّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو روزے، تراویح اور اعتکاف کے احکام سکھائے نیز انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور دیگر کورسز میں بھی شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔

مدنی انعامات اجتماعات: ● اسلامی بہنوں کی مجلسِ مدنی انعامات کے زیرِ اہتمام یوکے کے شہروں ریڈنگ، ڈربی اور نوٹنگھم(Nottingham) میں آن لائن مدنی انعامات اجتماعات منعقد کئے گئے۔ دعوتِ اسلامی کی مُبَلِّغات نے ان اجتماعات میں شریک اسلامی بہنوں کو مدنی انعامات سے متعلق تفصیلات بتاتے ہوئے آسانی کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل کرنے کے طریقے بیان کئے اور اپنی زندگی مدنی انعامات کے مطابق گزارنے کی ترغیب دلائی۔

نمکین حُسن والے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راشد علی عطاری مَدَنی*

حُسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیحِ دِل آرا ہمارا نبی
ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حسن والا ہمارا نبی
(حدائقِ بخشش، ص139)

الفاظ و معانی: **ملیح:** نمکین، حَسین۔ **دِل آرا:** دل دار، پیارا۔ **پھیکے:** بے ذائقہ، بے نمک۔ **مذکور:** ذِکر کردَہ، ذِکر کیا گیا۔

شرح: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ نے اِن اَشعار میں حُسنِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیان بڑے دلنشین انداز میں فرمایا ہے۔ چنانچہ مذکورہ اَشعار کا مفہوم یہ ہے کہ حُسن و جمال (Beauty) خود بھی جس حسین و جمیل پر فِدا ہو کر اُس کے نمک کی قسمیں کھاتا ہے اور اپنے تعارف (Introduction) میں جس کو اَعلیٰ مثال کے طور پر پیش کرتا ہے، وہ حسین کوئی اور نہیں بلکہ وہ نمکین حُسن والے ہمارے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں۔ بلاتشبیہ جس طرح کھانے میں سارے مسالے (Spices) ڈال دیئے جانے کے باوجود اُس کی لذّت اور ذائقہ نمک کے ڈالے جانے پر موقوف ہوتا ہے، یوں ہی حُسن و جمال کے سارے تذکرے اُس وقت تک بے مزہ ہی رہتے ہیں جب تک کہ ہمارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ملاحت والے (نمکین) حُسن کا تذکرہ نہ کرلیا جائے۔

نمکین حُسن والے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا ابوطُفَیل رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُسنِ ملاحت کا بیان فرماتے ہیں: كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گورے نمکین حُسن والے میانہ قَد تھے۔ (مسلم، ص981، حدیث:6072)

حُسن کی اَقسام: حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت حُسن کی دو اَقسام بیان فرماتے ہیں کہ حُسن دو قسم کا ہوتا ہے: ملیح اور صَبیح، ملیح جس کا ترجمہ ہے نمکین حُسن۔ اگرچہ صَباحت بھی حُسن ہے، مگر ملاحت حُسن کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس میں فرق بیان سے معلوم نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کی چھانٹ (یعنی شناخت) عاشق کی نگاہ کرتی ہے اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ پھر مفتی صاحب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذِکر کردَہ دوسرے شعر کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یوں سمجھو کہ سفید رنگ صبیح ہے اور سفیدی میں سُرخی کی جھلک ہو اور اس میں کشش ہو کہ دِل اُدھر کھچے اور دِیدہ (آنکھ) اس کے دیدار سے سیر (سیراب) نہ ہو، وہ ملیح ہے یعنی نمکین حُسن ہے، حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ایسے ہی حَسین تھے۔ (مراۃ المناجیح، 8/51)

* مُدرّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

بیلجیئم سے جرمنی پھر پاکستان

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

بیلجیئم سے روانگی: بیلجیئم میں تاجر اجتماع اور پھر ملاقات وغیرہ سے فارغ ہوتے ہوتے رات تقریباً 3 بج گئے اور صرف ڈیڑھ سے دو گھنٹہ آرام کا موقع ملا۔ ذمّہ داران کا کہنا تھا کہ نمازِ فجر کے بعد ہمیں جلد جرمنی کے لئے روانہ ہونا ہے کیونکہ آگے کا سفر کافی طویل ہے۔ نمازِ فجر وغیرہ سے فارغ ہوکر تقریباً 7 بجے پُرتگال، بیلجیئم، یوکے اور پاکستان کے اسلامی بھائیوں پر مشتمل قافلہ 3 گاڑیوں کے ذریعے روانہ ہوا۔ برسلز سے ہم نے جرمنی کے شہر پہنچنا تھا لیکن اس سے پہلے جرمنی کی سرحد کے قریب واقع ایک قصبے میونچن گلیڈباخ (Monchengladbach) میں جانا تھا جہاں چند عاشقانِ رسول نے ہمارے لئے ناشتے کا انتظام کیا تھا۔

جرمنی میں داخلہ: جرمنی میں عُموماً گاڑیوں کی رفتار کافی زیادہ ہوتی ہے۔ تقریباً 9 بجے ہم جرمنی کی حُدود میں داخل ہوگئے۔ جس طرح لوگ بآسانی راولپنڈی سے اسلام آباد میں داخل ہوجاتے ہیں اسی طرح بیلجیئم سے جرمنی میں داخلہ بھی غیر محسوس طریقے سے ہوگیا، کوئی بارڈر، گیٹ یا رکاوٹیں وغیرہ نظر نہیں آئیں۔ ساڑھے 9 بجے ہم جرمنی کے سرحدی قصبے میونچن گلیڈباخ پہنچے جہاں تقریباً 12 سے 15 پاکستانی تاجر، شخصیات اور دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران ہمارا انتظار کررہے تھے۔ دیارِ غیر میں گاؤں جیسے ماحول میں ان عاشقانِ رسول نے بڑی مَحبّت سے ہمیں گرما گرم حلوا پوری وغیرہ پر مشتمل ناشتہ کروایا اور مدنی پھولوں کا تبادلہ ہوا۔ ناشتے سے فارغ ہوکر جلد ہی ہم نے آگے کا سفر شروع کیا۔

ہم جلدی میں اس لئے تھے کہ اس کے بعد ہم نے جرمنی کے صوبہ NRW (North Rhine-Westphalia) کے شہر ہاگن (Hagen) میں ایک جگہ پہنچنا تھا جہاں غیر مسلموں کی عبادت گاہ خرید کر وہاں مسجد بنانے کا ارادہ تھا۔ ہم نے 11 بجے وہاں پہنچنے کا وقت دیا ہوا تھا۔ گزشتہ چار دن یورپ میں چھٹیاں تھیں جس کے سبب آج پیر کے دن ٹریفک معمول سے زیادہ تھا۔ ہم تقریباً 11:45 پر اس جگہ پہنچے، جن لوگوں نے ہمیں یہ جگہ دکھانی تھی ان کے علاوہ آس پاس سے بھی کچھ افراد جمع تھے۔

شامی مسلمانوں کیلئے مدنی مرکز: غیر مسلموں کی یہ عبادت گاہ جس جگہ واقع تھی اس کے آس پاس کے علاقے میں شام سے ہجرت کرکے آنے والے تقریباً اڑھائی لاکھ مسلمان آباد ہوچکے ہیں اور یہاں سے قریب ہی ریلوے اسٹیشن بھی موجود ہے۔ کچھ عرصے سے ہم اسی علاقے میں کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھے کہ جہاں مسجد اور دعوتِ اسلامی کا مدنی مرکز بنا کر نیکی کی دعوت عام کی جائے۔ جب ہم نے اس عمارت کو

*رکنِ شوریٰ ونگرانِ مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

تفصیل سے دیکھا تو مسجد کے لحاظ سے کافی مناسب لگی۔ ہاتھوں ہاتھ آپس میں اور پھر مجلس وَقْف اَملاک (دعوتِ اسلامی) سے رابطہ کرکے اس کے ذمّہ داران سے مشورہ کرکے ہم نے طے کرلیا کہ اس جگہ کو خرید لیا جائے۔ جو تاجِر اسلامی بھائی ہمارے ساتھ تھے اور ان کے علاوہ جنہوں نے مدنی عطیات کے لئے نیتیں کی تھیں ان سے بھی رابطہ کیا گیا۔ یہ تمام مراحل طے کرنے کے بعد اللہ پاک کے فضل و کرم سے 22 اپریل 2019ء کو سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کے مبارک دن یعنی پیر شریف کو ہم نے اس جگہ کی خریداری کا سودا کرلیا۔ 3 لاکھ 26 ہزار یورو (اور پاکستانی کرنسی کے مطابق تقریباً 5 کروڑ 69 لاکھ 5 ہزار 282 روپے) میں مُعاہدہ کیا گیا جس میں سے کچھ رقم بطورِ ایڈوانس ادا کرکے کاغذی کاروائی کرلی گئی۔ یہ خوش خبری فوراً امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی اور دیگر اراکینِ شوریٰ تک بھی پہنچادی گئی۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی مرکز میں باقاعدہ پنج وقتہ نماز، جمعہ، مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ، دارُالسُّنّہ، عربی و جرمن زبان میں مختلف مدنی و تربیتی کورسز اور درس و بیان کے سلسلے شروع ہوچکے ہیں۔

خوشی کے آنسو: یہ تمام معاملات طے ہوتے ہوتے دوپہر کے تقریباً 2 بج چکے تھے۔ مسلسل بے آرامی اور سفر کی تھکان کے باعث ارادہ تو یہ تھا کہ کچھ دیر آرام کیا جائے لیکن جب اللہ پاک نے ہم سے اپنے گھر کا اتنا بڑا کام لے لیا تو اس خوشی سے سب کے چہروں پر ایک چمک سی آگئی جبکہ کئی اسلامی بھائیوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ یہ عمارت جو پہلے غیر مسلموں کی عبادت گاہ تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے اس کے اندر پہلی اذان دینے کی سعادت نصیب ہوئی، اذان کے دوران بھی کئی اسلامی بھائیوں کی آنکھیں اشک بار تھیں۔

فرینکفرٹ آمد: نمازِ ظہر کے بعد ہم نے جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کی جانب سفر شروع کیا۔ اس سفر میں بھی ٹریفک کے کافی رش کا سامنا کرنا پڑا اور ہمیں فرینکفرٹ پہنچتے پہنچتے تقریباً 6:15 بج گئے جہاں ایک گھر میں کچھ تاجِر اسلامی بھائی دوپہر سے ہمارے مُنْتَظِر تھے۔ جگہ کی خریداری اور ٹریفک کے دباؤ کا بتا کر تاخیر سے پہنچنے پر ان سے معذرت کی۔ اس گھر میں کھانا وغیرہ کھا کر ہم فوراً فرینکفرٹ کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچے جہاں جرمنی کے مختلف شہروں سے دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران جمع تھے۔ یہاں کچھ دیر مدنی پھولوں اور تربیت کا سلسلہ ہوا۔

پاکستان واپسی: تقریباً 8 بجے ہم نے اسلامی بھائیوں سے اجازت چاہی کیونکہ سوا 10 بجے پاکستان کے لئے ہماری فلائٹ تھی۔ فرینکفرٹ کے ہوائی اڈے پر ہم نے نمازِ مغرب ادا کی، تقریباً 10 بج کر 20 منٹ پر جہاز نے اڑان بھری، نمازِ عشا ادا کرکے جہاز میں ہی آرام کیا اور متحدہ عرب امارات (UAE) پہنچنے سے پہلے جہاز میں ہی نمازِ فجر پڑھی۔ عرب امارات سے دوسری فلائٹ کے ذریعے کراچی واپسی ہوئی۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے اور مرتے دَم تک اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1441ھ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "طاہر فاروق (سیالکوٹ)، محمد احمد فرید (رحیم یار خان)، بنت عبد الصفور (ڈیرہ اسماعیل خان)" انہیں مَدَنی چیک روانہ کیا جائے گا۔

درست جوابات: 1 حضرت یونس علیہ السّلام، 2 سفید رنگ کا عمامہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 09 منتخب نام**
1 بنت ایوب (کراچی)، 2 دیدار حسین (عمر کوٹ)، 3 حمزہ محمود (لاہور)، 4 محمد فہد سعید (جھنگ)، 5 محسن ابڑو قادری (جامشورو)، 6 حافظ محمد احمد (اوکاڑہ)، 7 محمد تنویر عطاری (خیر پور میرس)، 8 محمد دانش (واہ کینٹ)، 9 شاہ نواز عطاری (کراچی)

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اورغم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مبلّغِ اسلام، شیخِ طریقت حضرت پیر سیّد عظمت علی شاہ بخاری المعروف چَن جی سرکار کے انتقال[1] پر حضرت کے شہزادگان جناب صاحبزادہ سیّد حسنین علی شاہ، صاحبزادہ سیّد سجاد حیدر علی شاہ، حضرت کے بھائیوں سیّد عارف علی شاہ اور سیّد فیاضُ الحسن شاہ سمیت تمام مریدین، محبین، معتقدین سے اور ❁ حضرت مولانا منیر حسن مجتبیٰ قادری چشتی کے انتقال[2] پر حضرت کے بھائیوں حضرت علّامہ پیر قاری ذوالفقار حسین صابر چشتی، حضرت مولانا حافظ مجیب حسین، جناب عتیق حسین اور حضرت کے شہزادوں حافظ احمد رضا، حافظ حامد رضا، مدثر حسین اور محسن حسین سمیت جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تعزیت و عیادت کے ایک پیغام میں ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول بیان کرتے ہوئے فرمایا: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بندہ جب تک اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ پاک اس کی ضرورت پوری فرماتا رہتا ہے۔

(ترمذی، 3/116، حدیث: 1431)

زہے نصیب! آقا کی دکھیاری اُمّت کی حاجت روائی کی جائے، کورونا وائرس کے سبب اس وقت مسلمان تکلیف میں ہیں تو ان میں راشن کی تقسیم ہو بلکہ مالی مدد ہو تاکہ دوائیں وغیرہ بھی لے سکیں، کئی بیچارے ڈیلی ویجز (Daily wages) پر گزارا کررہے ہوتے ہیں اور ان میں بعض کو واقعی ناقابلِ تصور تکلیفیں ہوں گی، اللہ کریم آپ کو توفیق دے، ایصالِ ثواب کے لئے ان کی مالی مدد کریں، ایصالِ ثواب کی نیت سے ان میں کھانا بناکر تقسیم کریں، اللہ آپ کا بیڑا پار کرے گا اور مرحوم کا بھی بیڑا پار ہو گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کیا، جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمایئے۔

(1) تاریخِ وفات: 30 شعبانُ المعظم 1441ھ بمطابق 24 اپریل 2020ء

(2) تاریخِ وفات: 3 رَمَضانُ المبارک 1441ھ بمطابق 27 اپریل 2020ء

معدہ کی حفاظت

محمد رفیق عطّاری مَدَنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اَلْمِعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا سَقُمَتْ صَدَرَتْ بِالسُّقْم یعنی معدہ بدن کا حوض ہے اور رَگیں اس کے پاس جاتی ہیں، اگر معدہ صحیح ہو گا تو رَگیں بھی صحت لے کر پلٹیں گی اور اگر معدہ خراب ہو گا تو رگیں بھی بیماری لے کر پلٹیں گی۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معدے سے رگیں دوسرے اعضاء کی طرف اچّھی رطوبتیں اور صالح غِذا لے کر چلتی ہیں جس سے صحت اچّھی ہوتی ہے۔ اگر معدہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر معدہ خراب ہے تو سارا جسم بیمار۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے پتا چلا کہ ہمارے جسم کے صحیح ہونے کے لئے معدہ کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ معدے کو صحیح رکھنے کے لئے ایسی اشیاء کے استعمال سے اِجتناب کرنا ضروری ہے جن سے معدہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق 80 فیصد امراض معدے اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ عموماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مسوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمراض کا سبب بنتے ہیں۔[3] **معدہ اور اس کا کام:** جسم میں تھیلی نما ایک عضو ہے جسے معدہ کہا جاتا ہے۔ بدنِ انسانی میں معدہ کیا کام کرتا ہے اس کے بارے میں حضرت سیّدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ معدہ تک پہنچنے والی غذا میں اوّلاً حصّۂ بدن بننے کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ اسے مکمل پکانے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کام کے لئے اللہ پاک نے معدہ کو ہانڈی کی طرح بنایا، غذا پہنچنے کے بعد یہ بند ہوتا ہے، پھر اس وقت کھلتا ہے جب ہضم اور پکنے کا عمل مکمل ہو جائے۔ جس طرح ہانڈی میں موجود اشیاء آگ کی حرارت سے مکس ہو جاتی ہیں اسی طرح معدہ میں موجود غذا جگر، تلی وغیرہ کی حرارت سے پک کر مائع کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔[4]

معدہ خراب ہونے کی 4 علامات: 1 پیٹ میں بوجھ محسوس ہونا 2 کھٹّی ڈکار آنا 3 منہ میں کھٹّا پانی آنا 4 پیٹ میں ہوا بھرنا۔

زیادہ کھانے سے بیماریوں کا آنا: معدہ میں پانی، غذا اور رطوبتوں کے عمل سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بنتی ہے اور یہ معدہ کے اوپر والے حصّہ میں آجاتی ہے، اگر اس حصّہ کو بھی خوراک سے بھر دیا جائے تو گیس کے لئے جگہ باقی نہ بچے گی اور اس طرح کرنا بہت سی بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔ **معدہ میں سوزش ہونا:** صبح اٹھتے وقت عموماً معدہ خالی ہوتا ہے، بعض لوگ اس ٹائم چائے پیتے ہیں اس سے معدہ کی تیزابیت میں اضافہ ہوتا ہے اور نتیجۃً معدہ میں سوزش اور السر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح گرم گرم کھانے کی وجہ سے بھی معدہ میں سوزش ہوتی ہے۔ **سوزشِ معدہ کا علاج:** جن افراد کے معدے میں سوزش ہوا نہیں چاہئے کہ صبح چائے وغیرہ پینے سے قبل ناشتہ کریں یا نہار منہ شہد استعمال کریں یا ناشتہ میں جَو کا دلیہ شہد کے ساتھ استعمال کریں یا جس وقت بھی پیٹ خالی ہو زیتون کا تیل استعمال کریں اِنْ شَآءَ اللہ معدہ کی سوزش سے نجات مل جائے گی۔ **ہاتھ سے کھانے کا طبی فائدہ:** جو لوگ ہاتھ سے کھاتے ہیں ان کی اُنگلیوں سے ایک خاص قسم کی ہاضِم رُطوبت نکل کر کھانے میں شامل ہو جاتی ہے جو جسم میں اِنسولین (INSULIN) کم نہیں ہونے دیتی، پھر کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنے سے مزید ہاضِم رُطوبت پیٹ میں داخل ہوتی ہے جو معدہ کے لئے بے حد مفید ہے۔[5] **معدہ کے لئے مفید چیزیں:** 1 مسواک کرنے سے معدہ قوی ہوتا ہے 2 شہد معدہ کو صاف کر کے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

اِعتدال میں لاتا ہے 3 گاجر کھانے سے معدہ کی تیزابیت دُور ہوتی ہے 4 سیب معدہ کو طاقت دے کر دُرست کرتا ہے 5 کیلا کھانے سے معدہ کی تیزابیت میں کمی آجاتی ہے 6 انار معدہ کو قَوی کرتا ہے جبکہ تُرش انار معدہ کی سوزش کے لئے مفید ہے 7 کدّو، بیر، آڑو، کھیرے کا جوس اور ادرک معدہ کی تیزابیت کے لئے مفید ہیں 8 کریلا اور بینگن مِعدہ کو مضبوط کرتے ہیں 9 فالسہ اور میٹھی معدہ کے لئے مفید ہیں 10 پانی میں کھجور بھگو کر اس کا پانی پینا معدہ اور آنتوں کے زخم اور سوزِش کے لئے بہت مُفید ہے 11 گنے کا رس معدہ کے زخم دور کرنے میں مفید ہے 12 ترنج عرب کا مشہور پھل ہے جو دماغ اور معدہ کو بہت قوت دیتا ہے[6] 13 مُنَقّٰی کے بیج معدے کی اصلاح کرتے ہیں۔[7]

معدے کے لئے نقصان دہ چیزیں: 1 تربوز کے ساتھ پانی پینا معدے کے لئے ٹھیک نہیں 2 مٹھائی کھانے سے دانت خراب ہوتے اور معدہ کمزور ہوجاتا ہے[8] 3 لیٹ کر یا ٹیک لگا کر کھانا پینا معدہ کے لئے نقصان دہ ہے 4 زیادہ سونے سے معدہ خراب ہوجاتا ہے 5 بخار کی حالت میں معدہ آہستہ کام کرتا ہے اس لئے بخار میں بھاری غذا استعمال نہ کریں بلکہ پتلی اور نرم غذا کا استعمال کریں۔ **بھوک لگنے پر ہی غذا کھائیں:** انسان تندرست ہو یا بیمار دونوں صورتوں میں بھوک لگنے کے بعد ہی غذا کا استعمال کریں، البتہ بیمار کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بھوک نہ لگنا اس بات کی دلیل ہے کہ یا تو معدہ میں پہلے سے ہی غذا موجود ہے یا پھر اس میں خرابی ہے۔ **شدید بھوک کے فوائد:** معدہ خالی ہونے کے بعد غذا کھانا معدہ اور جسم کے لئے فائدہ مند ہے، اگر کافی دیر تک معدہ خالی رہے اور شدید بھوک محسوس ہو تو اس میں دگنا فائدہ ہے۔ شدید بھوک کے تین فوائد ملاحظہ فرمائیں: 1 شدید بھوک سے معدہ اور انتڑیوں میں پڑا ہوا خمیر جل جاتا ہے 2 دورانِ خون (یعنی خون کا گردش کرنا) تیز ہوجاتا ہے 3 جو غذا کھائی ہے وہ جلد ہضم ہو کر خون بن جاتی ہے۔ **کھانے کے درمیان پانی پینا:** جب مِعْدہ خالی ہو اس وقت پانی پینے سے معدہ کی تیزابیت میں کمی آتی ہے، بِالخصوص اُلْسر اور بد ہضمی کے شکار افراد کیلئے کھانے کے درمیان پانی پینا زیادہ فائدہ مند ہے۔ **پیٹ کی بیماری کی بہترین دوا:** منقول ہے کہ خلیفہ ہارونُ الرشید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار چار طبیبوں کو بلایا اور فرمایا کہ ایک ایسی دوا کے متعلق بتائیں جسے استعمال کرنے کے سبب کوئی مرض نہ ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ یہ ہے کہ آپ کھانا اس وقت تک نہ کھائیں جب تک آپ کو خواہش نہ ہو اور خواہش ابھی باقی ہو کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں۔[9] **معدہ کی گرمی کا علاج:** معدے کی گرمی دور کرنے کے لئے ٹھنڈی تاثیر والے پھلوں اور سبزیوں کا استعمال مفید ہے۔ مثلاً کدو، کھیرا، ککڑی، انار، آڑو، خوبانی، امرود، تربوز جسم کو توانائی بخشنے کے ساتھ ساتھ جگر (Liver) اور معدے کی گرمی بھی دور کرتے ہیں۔[10] **مِعْدے کی تیزابیت کا علاج:** منہ کے بعض قسم کے چھالے معدے کی گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے جراثیم پھیلتے ہیں، اس کے لئے تازہ مسواک منہ میں ملیں اور اس کا بننے والا لُعاب (یعنی تھوک) بھی خوب مَلیں، اِنْ شَآءَ اللہ مَرض دُور ہوجائے گا۔[11] **معدہ کے امراض کے لئے روحانی علاج:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ (ترجمۂ کنزالایمان: اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو۔)[12] بعد نمازِ فجر تین عدد سادی چینی کی پلیٹوں پر یا مومی کاغذوں پر زردہ کے رنگ سے اوپر دی ہوئی آیتِ مبارکہ لکھئے (اِعراب لگانے کی حاجت نہیں البتّہ دائرے والے حروف کے دائرے کُھلے رکھئے) اور صبح، دوپہر اور رات ایک ایک پلیٹ پانی سے دھو کر پی لیجئے۔ (مدّتِ علاج 40 دن) اس کے علاوہ اِسی رنگ سے لکھ کر ریگزین یا چمڑے میں تعویذ بنا لیجئے۔ اسلامی بہنیں اپنے گلے میں اور اسلامی بھائی اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ یہ علاج جگر اور معدے کے علاوہ گردوں کے درد کیلئے بھی مُفید ہے۔ جب بھی تعویذ پہننا ہو اُس کو پلاسٹک کوٹنگ یا موم جامہ کر لینا چاہئے۔[13]

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش حکیم محمد رضوان فردوس عطاری نے فرمائی ہے۔

---

(1) معجم اوسط، 3/206، حدیث: 4343 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/247 ملتقطاً (3) مسواک کے فضائل، ص7 (4) احیاء العلوم، 4/139 ملخصاً (5) فیضانِ سنت، 1/199، 247 ملخصاً (6) مراٰۃ المناجیح، 3/220 ماخوذاً (7) بیٹا ہو تو ایسا!، ص40 (8) جنتی زیور، ص90 (9) احیاء العلوم، 3/108 ملخصاً (10) گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول، ص12 (11) مسواک کے فضائل، ص8 (12) پ16، الکہف: 109 (13) گھریلو علاج، ص56۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مولانا محمد عطاءُ الرَّحمٰن قادری** (لاہور): قبلۂ اول کے عکس سے مزیّن رَجَبُ الْمُرَجب 1441ھ کا ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' نظر نواز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قلب و روح کی تسکین کا باعث بنا۔ یوں تو تمام ہی مضامین خوب سے خوب تَر کا مصداق ہیں لیکن خاص طور پر ''اپنے بُزُرگوں کو یاد رکھئے''، ''سفر نامہ صوفی کانفرنس'' اور ''کولیسٹرول کے اسباب'' پڑھ کر معلومات میں خوب اضافہ ہوا۔ یہ جریدہ مَا شَآءَ اللہ! باطنی حُسن کے ساتھ ساتھ ظاہری حُسن سے بھی اس قدر مالا مال ہے کہ دیکھ کر بے اختیار سُبْحٰنَ اللہ! کے کلمات زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔ صفحۂ آخر پر مکتبۃُ المدینہ اَلْعَرَبیہ کے جدہ شریف میں اسٹال (Stall) لگنے کا پڑھ کر حیرت کے ساتھ ساتھ بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ پاک اپنے حبیب کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے مزید خیر و برکت سے نوازے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 **مولانا غلام مرتضٰی عطّاری** (مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مصباح العلوم، جڑانوالہ، فیصل آباد): ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' کی تو کیا بات ہے! ہر ماہ اپنی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے مَا شَآءَ اللہ۔ اس ماہنامہ میں اہلِ تصوّف و معرفت، عُلَما و طَلَبہ، بچّے اور بُزُرگ، تاجر اور خواتین سب کیلئے کافی راہنمائی (Guidance) موجود ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور مجلس ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

متفرق تأثرات

3 ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' میں علم کا خزانہ ملتا ہے۔ اس کا ہر ہر شمارہ بہترین ہوتا ہے۔ اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو مزید ترقّی دے۔ (رضوان عطاری، ڈی جی خان)

4 ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' علم میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہے، اس میں بہت دلچسپ معلومات پڑھنے کو ملتی ہیں۔ اللہ پاک اس ماہنامے کو مزید ترقی و عروج عطا فرمائے۔ (بنتِ بہادر، درجۂ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ چیاں)

5 مارچ 2020ء کے ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' کا مطالعہ کیا، کافی کچھ سیکھنے کو ملا، نئی باتیں پڑھنے کو ملیں۔ اس ماہنامہ میں حضرت سیّدُنا ذُوالْبِجَادَین رضی اللہ عنہ کے بارے میں پڑھ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کا احساس ہوا۔ (بنتِ طارق حسین، سکھر)

6 مجھے ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' پڑھنے کا بہت شوق ہے، میں نے جنوری اور فروری 2020ء کا ماہنامہ ڈاؤن لوڈ کیا تھا، ان میں مجھے ''کیا علماء نے دین کو مشکل بنایا ہے؟'' مضمون بہت پسند آیا۔ میں نے نیّت کی کہ اب ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' مکتبۃُ المدینہ سے لایا کروں گا اور اس کا مُطالعہ کیا کروں گا۔ پھر میں نے مارچ 2020ء کا ماہنامہ مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیا اور اس کا دینی اور دنیاوی اعتبار سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ (محمد عمر عطاری، میر پور کشمیر)

7 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' کا ہر شمارہ مدینہ مدینہ ہوتا ہے۔ مختلف موضوعات پر کافی معلومات حاصل ہو جاتی ہے۔ ایک عرض ہے کہ ماہنامہ میں کسی نئی کتاب کا تعارُف (Introduction) بھی شامل کیا جائے تو اچّھا ہو گا۔ (اکبر کندی عطاری، عیسیٰ خیل)

8 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ڈیڑھ سال سے ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' پڑھ رہا ہوں۔ اس ماہنامہ کے پڑھنے سے بہت زیادہ دینی و دنیاوی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ (محمد عرفان، فیصل آباد)

نئے لکھاری (New Writers)

جامعاتُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

کم بولنے سے ایمان، کم کھانے سے معدہ اور کم سونے سے عقل سلامت رہتی ہے۔

تقلیلِ کلام: یعنی صرف اچھی بات کہنا وہ بھی ضرورتاً آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔[1] کم بولنے سے انسان کی عقل کامل ہوتی ہے، جو جتنا عقل مند ہوتا ہے، وہ اتنا کم بولتا ہے، کم بولنا عبادت کی چابی ہے، کم بولنے سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، فضول گفتگو سے بچت ہوتی ہے، عزت اور دین سلامت رہتے ہیں، دوسروں کی بات اچھے سے سمجھ سکتے ہیں، عزت و وقار اور علم میں اضافہ ہوتا ہے، زبان کے فتنوں اور جہنم کے عذاب سے حفاظت ہوتی ہے کیونکہ اکثر لوگ زبان کی بے احتیاطی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے، سید المبلغین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتی کی وجہ سے چہروں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔[2] اس لئے پہلے تولو پھر بولو، کیونکہ کمان کے تیر کی طرح منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بھی واپس نہیں آسکتے۔

تقلیلِ طعام: یعنی بھوک سے کم کھانا، کم کھانے سے انسان صحت مند رہتا ہے، بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے، غریبوں کی بھوک کا احساس ہوتا ہے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہوتا ہے، دل نرم ہوتا ہے، نیند میں کمی آتی ہے، سینہ نور سے معمور کر دیا جاتا ہے، نفس کی مخالفت پر قوت ملتی ہے، عبادت پر قوّت ملتی ہے، عبادت کی تو بنیاد ہی کم کھانا ہے، اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے، سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا ہے۔[3] زندہ رہنے کیلئے کھائیں، کھانے کے لئے زندہ نہ رہیں، زیادہ کھانے کا نقصان بیان کرتے ہوئے حضرت سفیان ثَوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دل کی سختی کے دو اسباب ہیں: 1 پیٹ بھر کر کھانا 2 زیادہ بولنا۔[4]

تقلیلِ مَنام: کم سونے سے وقت میں برکت ہوتی ہے، سُستی دور ہوتی ہے، طبیعت خوشگوار ہوتی ہے، عقل اور حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے، دماغی امراض سے حفاظت رہتی ہے، صحت نصیب ہوتی ہے، عبادت کا شوق بڑھتا ہے، عبادت کی لذّت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن اَدْھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے کوہِ لُبْنان کے اولیائے کرام نے نصیحت فرمائی کہ 1 جو پیٹ بھر کر کھائے گا اسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی 2 جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں برکت نہیں ہوگی 3 زیادہ سونے سے انسان کند ذہن ہوتا ہے اور عقل زائل ہوتی ہے کیونکہ جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے۔[5]

کم بولنا، کم کھانا، اور کم سونا اللہ کے دوستوں کی نشانی ہے، زیادہ بولنا، زیادہ کھانا، اور زیادہ سونا شیطان کے دوستوں کی نشانی ہے۔

زیادہ بولنا، زیادہ کھانا، زیادہ سونا کسی بھی طرح فائدہ مند نہیں ہے، زیادتی کسی بھی چیز کی ہو نقصان کرتی ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کریں۔ رَحْمَۃٌ لِلْعٰلمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے حُسنِ اسلام میں سے ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔[6]

میں کم بولوں، کم سووں، کم کھاؤں یارب
تیری بندگی کا مزا پاؤں یارب

بنتِ محمد نواز
جامعۃ المدینہ طیبہ کالونی، (شادباغ لاہور)

(1) مسلم، ص44، حدیث:77 (2) ابنِ ماجہ، 4/342، حدیث:3973 (3) جامع الصغیر، ص20، حدیث:221 (4) فیضانِ سنت، 1/678 (5) منہاج العابدین، ص107 (6) ابن ماجہ، 4/344، حدیث:3976۔
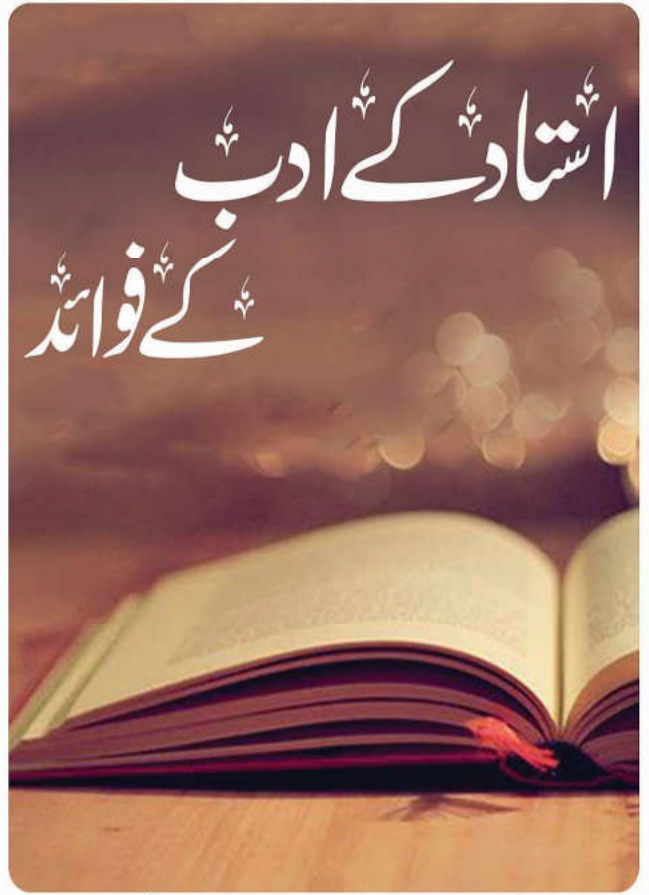
حصولِ علم کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن استاد ہے، تحصیلِ علم میں جس طرح درسگاہ و کتاب کی اہمیت ہے اسی طرح حصولِ علم میں استاد کا ادب و احترام مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ استاد کی تعظیم واحترام شاگرد پر لازم ہے کہ استاد کی تعظیم کرنا بھی علم ہی کی تعظیم ہے اور ادب کے بغیر علم تو شاید حاصل ہو جائے مگر فیضانِ علم سے یقیناً محرومی ہوتی ہے اسے یوں سمجھئے: "باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"

استاد کے ادب کے مختلف دینی اور دُنیوی فوائد طالبِ علم کو حاصل ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

1 امام بُرھان الدّین زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک طالبِ علم اس وقت تک علم حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس سے نفع اٹھا سکتا ہے جب تک کہ وہ علم، اہلِ علم اور اپنے استاد کی تعظیم و توقیر نہ کرتا ہو۔

2 امام فخر الدین ارسابندی رحمۃ اللہ علیہ مَرْو شہر میں رئیس الائمہ کے مقام پر فائز تھے اور سلطانِ وقت آپ کا بے حد ادب و احترام کیا کرتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ منصب اپنے استاد کی خدمت وادب کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔[1]

3 صلاحیتِ فکر و سمجھ میں اضافہ ہونا

4 ادب کے ذریعے استاد کے دل کو خوش کرکے ثواب حاصل کرنا، حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے فرائض کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔[2]

5 ادب کرنے والوں کو اساتذۂ کرام دل سے دُعائیں دیتے ہیں اور بزرگوں کی دعا سے انسان کو بڑی اعلیٰ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔[3]

6 ادب کرنے والے کو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ زوالِ نعمت سے بچتا ہے کیونکہ جس نے جو کچھ پایا ادب واحترام کرنے کے سبب ہی سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ ادب و احترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔[4]

7 استاد کے ادب سے علم کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔[5]

والدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو علم و اہلِ علم کا ادب سکھائیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بیٹے کو ادب سکھاؤ بے شک تم سے تمہارے بیٹے کے بارے میں پوچھا جائے گا اور جو تم نے اسے سکھایا اور تمہاری فرمانبرداری کے بارے میں اس لڑکے سے سوال کیا جائے گا۔[6]

اللہ پاک ہمیں اپنے والدین، اساتذہ اور پیر و مرشد کا فرمانبردار اور باادب بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محمد عمیر عطّاری مدنی

(مدرس جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم، ولیکا سائٹ، کراچی)

(1) راہ علم، ص35 تا 38 ملتقطاً (2) معجم اوسط، 6/37، حدیث: 7911 (3) صراط الجنان، 8/281 (4) تعلیم المتعلم، ص35 (5) علم وعلماء کی اہمیت، ص108 (6) شعب الایمان، 6/400، حدیث: 8462

وقت کا بہترین استعمال کرنے کا بہترین طریقہ

اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت ہی پیاری اور قیمتی نعمت وقت ہے۔ وقت اللہ پاک کی ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ کریم نے ہر انسان کو یکساں عطا فرمائی ہے، امیر ہو یا غریب، جوان ہو یا بوڑھا مسلمان ہو یا کافر، ہر ایک کو اللہ نے دن اور رات میں 24 گھنٹے عطا فرمائے ہیں، اب ہر انسان پر Depend کرتا ہے کہ وہ ان اوقات کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔

کسی نے کہا کہ ایک اچھی خبر ہے اور ایک بُری خبر ہے، بُری خبر یہ ہے کہ وقت اُڑتا جارہا ہے اور اچھی خبر یہ ہے کہ اس کا اُڑنا آپ کے ہاتھوں میں ہے کہ آپ اس کو کیسے اور کہاں اُڑاتے ہیں۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے وقت کا بہترین استعمال کرکے اپنی دنیا و آخرت کو بہترین بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اگر یہ قیمتی دولت ایک بار ہاتھ سے چلی گئی تو دوبارہ واپس کبھی نہیں آئے گی، چنانچہ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس وقت دن یہ اعلان کرتا ہے اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔

(شعب الایمان، 3/386)

ہمیں بھی چاہئے کہ زندگی کا جو دن نصیب ہو گیا اسی کو غنیمت جان کر اچھے اچھے کام کر لیں کہ کل نہ جانے ہمیں لوگ جناب کہہ کر پکاریں یا مرحوم کہہ کر۔ (انمول ہیرے، ص7)

اپنے وقت کے بہترین استعمال کے لئے ہمیں سب سے پہلے اپنے مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھنا ہو گا کہ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے ؟ اللہ پاک نے ہمیں کیوں پیدا کیا؟ اس کے لئے ہم کلامِ الٰہی سے رہنمائی لیتے ہیں، چنانچہ اللہ پاک نے قراٰنِ مجید میں رہنمائی فرمائی: ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پ27، الذٰریٰت:56)

اس آیتِ قراٰنی سے واضح ہو گیا کہ اللہ کریم نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، ہمیں اسی مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی ہے۔ ہماری زندگی کا جو وقت بیت گیا سو بیت گیا، اس پر افسوس کرنے کے بجائے اپنے موجودہ وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے نیکی کے کاموں میں گزارنا ہے تاکہ بروزِ قیامت بارگاہِ خداوندی میں شرمسار نہ ہونا پڑے۔

اپنے وقت کا بہترین استعمال کرتے ہوئے ہمیں سب سے پہلے 1 اپنے فرائض و واجبات (نماز، روزہ وغیرہ) کی ادائیگی کرنی چاہئے اور سابقہ فوت شدہ فرائض و واجبات کی تلافی کے لئے توبہ و استغفار کرکے جلد از جلد قضا کرنی چاہئے 2 کثرت سے قراٰنِ پاک کی تلاوت اور ذکر و اذکار کرنا چاہئے 3 اپنے وقت کو یادِ خداوندی میں گزارنا چاہئے 4 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے شب و روز گزاریں 5 نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے منع کریں 6 اپنے والدین کی خدمت کرکے ان کی دُعائیں لیں 7 ان تمام کاموں سے بچیں جو ہمارے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بنتے ہیں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی جیسی بری باتوں اور تمام حرام کاموں سے بچیں وغیرہ 8 آج کا کام کل پر نہ چھوڑیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیسے کر پاؤں گا۔

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ ہمیں اپنے وقت کا بہترین استعمال کرکے اسے اپنی رضا والے کاموں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ بابر حسین انصاری
درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ، حیدرآباد

ذوالقعدۃ الحرام کے اہم واقعات ایک نظر میں

2ذوالقعدۃ الحرام عرسِ صدرُ الشریعہ	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنفِ بہارِ شریعت، صدرُ الشریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 2ذوالقعدہ 1367ھ کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438، 1439 اور 1440ھ)
8ذوالقعدۃ الحرام عرسِ شہدائے غزوۂ خندق	8ذوالقعدہ 5 ہجری کو غزوۂ خندق رُونما ہوا جس میں 7 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان شہید ہوئے اور مسلمانوں کو فتحِ عظیم نصیب ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ)
30ذوالقعدۃ الحرام عرسِ والدِ اعلیٰ حضرت	والدِ اعلیٰ حضرت، تاجُ العلماء، رئیسُ المتکلمین، حضرت علّامہ مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 30ذوالقعدہ 1297ھ کو بریلی شریف ہند میں ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ)
ذوالقعدہ 6ھ بیعۃُ الرِّضوان و صُلحِ حُدیبیہ	ذوالقعدہ 6 ہجری میں بیعۃُ الرِّضوان کا واقعہ پیش آیا اس موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے بیعت لی جس کے بعد صُلحِ حُدیبیہ ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ)
ذوالقعدہ 59 یا 61ھ عرسِ اُمِّ سلمہ	اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا کا وِصال ذوالقعدہ 59 یا 61 ہجری میں مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ عابدہ، زاہدہ اور ماہرۂ فقہ و حدیث تھیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب اور ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی: حسن رضا عطاری بن محمد یعقوب عطاری (خامسہ)، محمد رئیس بن محمد فلک (خامسہ)، **متفرق جامعات المدینہ (للبنین):** حافظ افنان عطاری بن منصور عطاری (ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان بخاری، کراچی)، غلام مصطفیٰ عطاری (ثانیہ، جامعۃ المدینہ اپر مال روڈ، لاہور)، ایاز احمد بن محمد حسن (سابعہ، مرکزی جامعۃ المدینہ، حیدر آباد)، اویس عطاری بن محمد حنیف قادری (سابعہ، جامعۃ المدینہ فیضان اوکاڑوی، کراچی)، محمد یاسر عطاری بن غلام عامر عطاری (جامعۃ المدینہ فیضان بغداد، کراچی)، محمد شاف بن صغیر احمد (اولیٰ، جامعۃ المدینہ فیضان عثمان غنی، کراچی)، محمد عمیر عطاری مدنی (مدرس، جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم، کراچی)، محمد اریب بن یامین (اولیٰ، جامعۃ المدینہ کنز الایمان کراچی)

مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃ المدینہ للبنات عشق عطار کراچی: ہمشیرہ ابو حنظلہ احمد رضا عطاری (ثالثہ)، اُمِّ قبیصہ عطاریہ بنت عبد الواحد (ثالثہ) **متفرق جامعات المدینہ (للبنات):** بنت منصور (ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان غزالی، کراچی)، بنت محمد منصور (ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان غزالی، کراچی)، ، بنت غلام یٰسین مدنیہ (جامعۃ المدینہ فیضان عطار)، بنت بابر حسین انصاری (رابعہ، جامعۃ المدینہ، حیدر آباد)، بنت کریم عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ گلشن کالونی، واہ کینٹ)، بنت محمد نواز (ثانیہ، جامعۃ المدینہ، لاہور)، بنت محمد افتخار (دورہ حدیث، جامعۃ المدینہ، لاہور)، بنت رشید احمد (اولیٰ، جامعۃ المدینہ، حاصل پور)، بنت محمد اقبال (رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضان مرشد، کراچی)، بنت محمد ہارون عطاری (ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان مکہ، کراچی)، بنت اسلام الدین (ثالثہ، جامعۃ المدینہ، ممتاز آباد)، بنت سلیم (رابعہ، جامعۃ المدینہ، حیدر آباد)، بنت محمد علی (جامعۃ المدینہ، پاکپورہ)، بنت صفدر (دار المدینہ)، بنت خطیب الرحمٰن قریشی (مدرسۃ المدینہ آن لائن، ایبٹ آباد)، اُمُّ الخیر فاطمہ عطاریہ (جامعۃ المدینہ)

شخصیات کی مدنی خبریں

عُلَما و مشائخ کی خدمات میں حاضری: دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران و دیگر ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے مارچ 2020ء میں کثیر علما و مشائخ اور ائمۂ کرام کی خدمات میں حاضر ہو کر دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف اور کُتب و رسائل کے تحائف پیش کئے، چند نام ملاحظہ فرمایئے: ✿ مولانا پروفیسر محمد اسلم جلالی (دارُالعلوم غوثیہ رضویہ، اسلام آباد) ✿ مولانا غلام مجتبیٰ سعیدی (دارُالعلوم قادریہ وارثیہ، گوجر خان) ✿ مولانا عبدُ الوہاب قادری (شیخ الحدیث جامعہ رُکنُ الاسلام، حیدر آباد) ✿ مولانا غلام غوث سہروردی (حیدرآباد) ✿ مفتی نعمتُ اللہ نقشبندی (جامعہ غوثیہ رضویہ، حیدرآباد) ✿ مولانا قاری خلیقُ اللہ، مولانا غلام رسول نعیمی (گولارچی، سندھ) ✿ مولانا ذوالفقار قادری (جامعہ امام اعظم، شہدادپور) ✿ مولانا سیّد رحمتُ اللہ شاہ (آستانہ عالیہ ستارہ کالونی، فیصل آباد) ✿ مولانا بشیر قادری (جامعہ محمدیہ ضیاءُ القرآن، فیصل آباد) ✿ مولانا ساجد محمود رضوی (دارُالعلوم محمدیہ تدریسُ القرآن، جھنگ) ✿ مولانا اکبر ساقی صاحب (دارُالعلوم محمدیہ تدریسُ القرآن، جھنگ) ✿ مولانا امام بخش سعیدی (جامعہ محمدیہ، ساہیوال) ✿ مولانا نواز نوری (مرکزی جامع مسجد، ساہیوال) ✿ مولانا زید مصطفیٰ قادری (پروفیسر یونیک کالج، لاہور) ✿ مولانا عمران نوری (جامعہ نوری غوثیہ لیاقت چوک سبزہ زار، لاہور) ✿ پیر سیّد علی سجاد حیدر بخاری (آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف علی پور، چٹھہ) ✿ مولانا محمد اسحٰق ظفر صاحب (جامعہ رضویہ ضیاءُ العلوم، راولپنڈی) ✿ مولانا وقاصُ القادری (جامعہ مانکی شریف، نوشہرہ) ✿ مفتی وقار حسین کریمی (نوشہرہ)۔

شخصیات سے ملاقاتیں: مجلسِ رابطہ کے ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور سرکاری افسران سے ملاقات کر کے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف کروایا، چند نام ملاحظہ فرمایئے: ✿ سیّد جاوید حسنین شاہ (MNA سرگودھا) ✿ عشرت علی (کمشنر فیصل آباد ڈویژن) ✿ محمد حسین سلیم (سابق چیئرمین بلدیہ وہاڑی) ✿ حاجی حبیبُ الرّحمٰن (سابقہ آئی جی پنجاب پولیس) ✿ وحید عالم خان (MNA لاہور) ✿ سعید غنی (وزیر تعلیم و محنت سندھ) ✿ شہزاد قریشی (MPA سندھ اسمبلی) ✿ زبیر خان نیازی (چیئرمین شکایات سیل وزیر اعلیٰ پنجاب) ✿ غلام شبیر (آفیسر Rescue 1122، فیصل آباد) ✿ طلحہ برکی (پولیٹیکل سیکرٹری ٹو صدر مسلم لیگ ن) ✿ عارف اسلم (SSP کراچی) ✿ عثمان بٹ (اسسٹنٹ کمشنر کشمیر) ✿ عمر فاروق (اسسٹنٹ کمشنر کشمیر) ✿ سعید جمانی (سیکرٹری لیبر ڈپارٹمنٹ سندھ سیکریٹریٹ) ✿ خالد مقبول صدیقی (MNA کراچی) ✿ صالح محمد خان (MNA خیبر پختون خواہ) ✿ ملک محمد افضل ہنجرا (سابق ضلع ناظم مظفر گڑھ) ✿ فاروق ستار (سیاسی شخصیت) ✿ محمد بلال فیروز جوئیہ (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سرگودھا) ✿ ملک عثمان اعوان (DSP سلانوالی) ✿ چودھری طارق احمد (چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن سرگودھا)۔

شخصیات کی فیضانِ مدینہ آمد: سندھ اسمبلی کے تین ممبران غلام جیلانی، سیّد ہاشم رضا اور جمال صدیقی سمیت کئی شخصیات نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں قائم دعوتِ اسلامی ویلفیئر کے کیمپ کا دورہ کر کے فلاحی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور بعض شخصیات نے اپنی طرف سے مدنی عطیات بھی پیش کئے۔

سوشل میڈیا اور ناقابلِ تلافی نقصانات

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

جدید ٹیکنالوجی نے اگرچہ ہماری کئی مشکلات کو آسان کر دیا ہے لیکن ایک بڑی تعداد ہے جو جدید ٹیکنالوجی کا اچھا اور ضروری استعمال کرنے کے بجائے اس کا بُرا اور بے جا استعمال کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا بھی جدید ٹیکنالوجی ہی کے تحفے ہیں، لوگوں کو انہی میں مصروف رکھنے کے لئے دن بہ دن اس میں نئی نئی چیزوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے، اس وقت جس طرح معاشرہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی غیر ضروری، فضول اور بُری سرگرمیوں کی لپیٹ میں ہے تو مستقبل میں اُمّت کو ہر ہر فیلڈ میں ماہرین کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اچھے ڈاکٹرز، سائنس دان، محققین اور مفکرین آگے چل کر شاید ناپید ہو جائیں۔ مَعَاذَ اللہ! ہو سکتا ہے کہ شاید اندھوں کی تعداد بڑھ جائے، نظر کے چشمے زیادہ بکنے کی وجہ سے شاید بہت مہنگے ہو جائیں، لوگ دوسرے دھندے چھوڑ کر شاید اس کاروبار کی طرف آ جائیں، ہو سکتا ہے کہ آئی اسپیشلسٹ کی تعداد بھی بڑھ جائے۔ اس لئے کہ اسٹوڈنٹس کے عُمدہ دماغ اور نازک آنکھیں اب سوشل میڈیا پر جمے ہوئے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچّوں کو بھی بہلانے کے لئے ان کے ہاتھوں میں موبائل، ٹیبلیٹ وغیرہ دیدیئے جاتے ہیں۔ مذہبی ماحول رکھنے والوں کی بھی ایک بڑی تعداد سوشل میڈیا میں لگی ہوئی ہے۔ نہ اصلاح کرنے والوں کے پاس وقت ہے کہ متعلقین کی اِصلاح کریں اور نہ ہی چھوٹوں کے پاس ٹائم ہے کہ بزرگوں کی بارگاہ میں آ کر کچھ فیض حاصل کر لیں۔ اچھے اور منجھے ہوئے عالم و مفتی صاحبان سوشل میڈیا کو زیادہ ٹائم نہیں دیتے بلکہ وہ اس ڈر سے بچ کر رہتے ہیں کہ اگر اس کو منہ لگایا تو گلے پڑ جائے گا، اُنگلی پکڑائی تو ہاتھ پکڑ لے گا اور پھر علمی مَشاغل جاری رکھنے میں دُشواری ہوگی۔ عوام میں بھی جو سوشل میڈیا میں مَصروف رہتے ہیں تو وہ غور کر لیں کہ اس کے سبب نہ نماز میں دِل لگتا ہو گا نہ تلاوت اور اَوراد و وَظائف کے لئے وقت ملتا ہو گا۔ لوگ مجبوراً نوکری کرنے جاتے تو ہوں گے مگر کام کے دوران بھی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہوں گے۔ ڈرائیونگ کے دوران اس کے استعمال کے سبب حادثات بھی ہوتے ہیں جس سے لوگ معذوری کا شکار ہوتے اور بسا اوقات اپنی قیمتی جانوں کو ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ جن کی سیکورٹی کی نوکری ہوتی ہے وہ بھی دورانِ ڈیوٹی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کئی اِداروں میں ملازمین سے دورانِ ڈیوٹی موبائل فون لیکر جمع کر لئے جاتے ہیں۔ اے عاشقانِ رسول! سوشل میڈیا اور نیٹ سے جان چھڑائیے اور اپنی دینی و دنیاوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں لگ جائیے، نیز اپنی پیدائش کے مقصد یعنی اللہ پاک کی عبادت میں بھی کوتاہی مت کیجئے۔ ممکن ہو تو سادہ موبائل سے کام چلائیے، اگر اینڈرائڈ موبائل رکھنا اور سوشل میڈیا کو استعمال کرنا ہی ہو تو اس کے لئے کوئی وقت مقرر کر لیجئے یوں اس کے کثرتِ اِستعمال کے سبب ہونے والے نقصانات میں کمی لائیے۔ سلجھے ہوئے اور سمجھ دار لوگ ایسا ہی کرتے ہیں، مثلاً عصر اور مغرب کے درمیان یا عشا کی نماز کے بعد یا جس کو جو وقت ملتا ہو تو وہ اس میں کچھ دیر اچھی نیتوں کے ساتھ سوشل میڈیا کو شریعت کے مطابق اِستعمال کر لے، مقررہ وقت کے بعد اس سے خود کو دور کر لے اور پھر آئندہ کل استعمال کرنے کا ذہن بنا لے، لیکن سوشل میڈیا کے متوالوں کیلئے ایسا کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ انہیں ہر وقت ایک گدگدی اور بے قراری سی ہوتی ہے کہ دیکھوں تو سہی کس کا پیغام آیا ہے؟ مثال کے طور پر کوئی شخص نماز کے لئے پختہ اِرادے کے ساتھ چلا لیکن ایک دَم موبائل فون کی گھنٹی بجی اور کسی کا آڈیو پیغام یا پوسٹ آ گئی۔ اب اگر کسی عام شخص کا ہے تو صبر ہو جائے گا کہ چلو بعد میں دیکھیں گے لیکن اگر کسی خاص بندے کا پیغام یا پوسٹ ہے تو اب یہ اسے ضرور دیکھے گا یا اس آڈیو پیغام کو سننے میں لگ جائے گا اور اس دَوران جماعت بلکہ بعض کی مَعَاذَ اللہ نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہوں گی۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں ہر طرح کی آفات سے چھٹکارا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764